Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ

بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

جلد 63

شمارہ 20-21

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

15/22 رجب 1435 ہجری 15/22 ہجرت 1393 ہش 15/22 مئی 2014ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان : سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ وناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس
وبارك لنا في عمرہ وامرہ۔

مَیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور مَیں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور اُن کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ (ترجمہ: خدا نے لکھ رکھا ہے کہ وہ اور اس کے نبی غالب رہیں گے۔ منہ)

اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجّت زمین پر پوری ہو جائے اور اُس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ اُن کی سچّائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخم ریزی اُنہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے۔ اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔

غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا۔ اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائیگی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور اُن کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی۔ اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمۡ دِیۡنَھُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَھُمۡ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِھِمۡ اَمۡنًا (النور: ۵۶) یعنی خوف کے بعد پھر ہم اُن کے پیر جما دینگے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا جبکہ حضرت موسیٰؑ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچاویں فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل میں اُن کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا۔ جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰؑ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے اور ایک ان میں سے مرتد بھی ہو گیا۔

سواے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنّت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو مَیں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں جب جاؤنگا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچّا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ مَیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور مَیں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دُعا کرتے رہو۔ اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دُعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھادے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آجائیگی۔

(روحانی خزائن جلد 20۔ الوصیت: صفحہ ۶ تا ۸)

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ اور مقدس افراد خاندان پر اخبار ''منصف'' حیدرآباد کے اعتراضات کا جواب

قسط: 19

روزنامہ ''منصف'' حیدرآباد میں حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ اور مقدس افرادِ خاندان کے خلاف افترا اور بہتان طرازیوں پر مشتمل دلآزار مضامین جو محمد متین خالد کے نام سے شائع ہوتے رہے، ان گالیوں کا جواب حوالہ بخدا!

آج کل حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کے عقائد کو توڑ مروڑ کر عوام الناس کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور ''قادیانیت اپنے آئینہ میں'' عنوان کے تحت مضامین شائع کیے جارہے ہیں۔ ان مضامین کی حقیقت ظاہر کرنے کیلئے جواب بھجوایا جاتا ہے تو فائل کردیا جاتا ہے۔ ''منصف'' کو اپنے اس انصاف کا بھی دُنیا میں نہیں تو خدا تعالیٰ کی عدالت میں ضرور جواب دہ ہونا پڑے گا۔ بہر حال سو سال سے اِن گھسے پٹے اعتراضات کا جواب دیا جاتا رہا ہے، ایک مرتبہ پھر ہم اپنے ہفت روزہ اخبار ''بدر'' میں شائع کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ''منصف'' کی دُھول سے ہمارے سادہ لوح مسلمان بھائیوں کی آنکھیں صاف فرماوے آمین! (مدیر)

قارئین گزشتہ قسط میں ملاحظہ کرچکے ہیں کہ کس طرح حضرت مسیح موعودؑ باوجود انتہائی نامساعد حالات کے اپنے دعوے میں کامیاب ہوئے اور معترض نے اس کا اعتراف بھی کیا۔ پیشگوئی مصلح موعودؓ کے متعلق قارئین نے معترض کی کذب بیانی اور اس کے جواب کا کچھ حصہ بھی ملاحظہ کیا۔ اب آگے.....

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہوشیارپور میں چالیس دن تک خلوت نشینی اختیار فرمائی۔ اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ پر اپنے فضلوں کے دروازے کھولے۔ اس مجاہدہ کے خاتمہ پر حضور نے 20 فروری 1886ء کو ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں انسانی طاقتوں سے بالاتر قبولیت دعا کے نشان کے بارے میں پیشگوئی فرمائی اور ایک عظیم روحانی طاقتوں والے فرزند جلیل کی پیدائش کی خبر دی۔

اس عظیم الشان روحانی طاقتوں والے فرزند جلیل کی ولادت باسعادت کے وقت کے متعلق خدا تعالیٰ سے خبر پاکر 22 مارچ 1886ء کو سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں بتایا کہ ایسا لڑکا بموجب وعدہ الٰہی 9 سال کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا۔

معترض کی بددیانتی دیکھئے کہ پیشگوئی کے اس پہلو پر جان بوجھ کر پردہ ڈالا کیونکہ اس سے خود ان کی اپنی پردہ دری ہوتی تھی۔

معترض نے صریح جھوٹ بولا کہ حضرت مسیح موعودؑ اسی حمل سے پسر موعودؓ کی ولادت کا اعلان کرتے رہے۔ چنانچہ اس امر کے انکشاف کے لئے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جناب الٰہی میں توجہ کی تو 8/اپریل 1886ء کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو یہ خبر ملی کہ ایک لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے جو ایک مدت حمل سے تجاوز نہیں کرسکتا۔ حضورؑ فرماتے ہیں کہ اس سے ظاہر ہے کہ غالباً ایک لڑکا ابھی ہونے والا ہے یا بالضرور اس کے قریب حمل میں۔ لیکن یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ جو اب پیدا ہوگا یہ وہی لڑکا ہے یا وہ کسی اور وقت میں 9 برس کے عرصہ میں پیدا ہوگا۔

(اشتہار 8/اپریل 1886ء مجموعہ اشتہارات جلد اول)

چنانچہ اس اشتہار کے بعد 15/اپریل 1886ء کو آپ کے گھر ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام عصمت رکھا گیا۔ اس لڑکی کی پیدائش پر مخالفین خصوصاً پنڈت لیکھرام وغیرہ نے یہ شور مچایا کہ لڑکے کے متعلق جو پیشگوئی تھی وہ جھوٹی نکلی۔ مگر یہ اعتراض بالکل غلط تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے کہیں یہ نہیں لکھا تھا کہ موجودہ حمل سے ضرور لڑکا ہی پیدا ہوگا۔ بلکہ الہام 1886ء میں یہ صراحت کی گئی تھی کہ عنقریب ایک لڑکا ہوگا۔ خواہ موجودہ حمل سے ہو یا اس کے قریب آئندہ حمل سے۔ اس موقعہ پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اشتہار محک اخیار و اشرار میں مخالفین کے تعصب اور کینہ کے سخت جنون پر اظہار افسوس کرتے ہوئے لکھا کہ نہیں دیکھتے کہ اشتہار 22 مارچ 1886ء میں صاف صاف تولد فرزند موصوف کے لئے نو برس کی میعاد لکھی گئی ہے۔ (یعنی اس قدر جلد بازی کی کیا ضرورت ہے، انتظار کرو)

اس کے ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے میر عباس علی صاحب کا اشتہار بھی شائع کیا جس میں انہوں نے ایسے جلد باز معترضین پر افسوس کا اظہار کیا اور لکھا کہ یہ لوگ سوچتے نہیں کہ ابھی مقررہ میعاد باقی ہے۔ جب یہ پیشگوئی اپنے وقت پر پوری ہوگی تو انہیں کیا کیا ندامت اُٹھانی پڑے گی۔

8/اپریل 1886ء کے الہام میں سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ نے جس فرزند کی ولادت کی خبر دی تھی، اس کی ولادت 7/اگست 1887ء کو ہوئی۔ اس لڑکے کا نام پیشگوئی کے مطابق حضرت مسیح موعودؑ نے بشیر رکھا۔ اس بچے کی پیدائش سے وہ پیشگوئی پوری ہوگئی جس میں مصلح موعود سے پہلے ایک فرزند کی خبر دی گئی تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بچے کی ولادت کی خبر اشتہار 7/اگست 1887ء کے ذریعہ دی۔ لیکن اس اشتہار میں آپ نے کہیں یہ نہیں لکھا کہ یہ وہی مصلح موعود ہے۔

اشتہار 20 فروری میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بعض بچوں کے کم عمری میں فوت ہوجانے کی خبر بھی دی تھی۔ چنانچہ اس پیشگوئی کے عین مطابق 4 نومبر 1888ء کو صاحبزادہ بشیر اول کی وفات ہوئی۔ اس بچے کی وفات پر ایک مرتبہ پھر مخالفین کی طرف سے نہایت تکلیف دہ شوروغوغا اُٹھا کہ مصلح موعود جس کی خبر دی گئی تھی وہ فوت ہوگیا۔ خصوصاً پنڈت لیکھرام جس نے صاحبزادی عصمت کی پیدائش پر سخت طنز و استہزاء کیا تھا، بشیر اول کی وفات پر نہایت درجہ سخت کلامی پر اُتر آیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پنڈت لیکھرام اور اسی قسم کے معاندین کی غلط بیانیوں کا ازالہ کرنے کیلئے یکم دسمبر 1888 کو اشتہار ''حقانی تقریر بر واقعہ وفات بشیر'' شائع فرمایا جس میں حضور نے معاندین کو چیلنج دیا کہ وہ ہمارے اشتہارات میں سے کوئی ایسا حرف پیش کریں جس میں یہ دعویٰ کیا گیا ہو کہ وہ عظیم روحانی طاقتوں والا فرزند موعود یہی لڑکا تھا جو فوت ہوگیا۔ حضور نے فرمایا کہ بشیر اول کی وفات سے اشتہار 20 فروری کی پیشگوئی کا وہ حصہ پورا ہوا ہے جس میں بتایا گیا تھا کہ بعض بچے کم عمری میں بھی فوت ہوں گے۔

معترض نے اشتہار میں بیان اس پہلو کا ذکر تک نہیں کیا اور کرتے بھی کیوں! بددیانتی جو غالب تھی۔

حضرت مسیح موعود کے اس اشتہار کے متعلق جہاں تک معترض مبارک پوری صاحب کے اس قول کا تعلق ہے کہ گالیوں اور بدزبانیوں کو الگ کرنے کے بعد اس اشتہار کا خلاصہ یہ ہے کہ موجودہ لڑکے کو پسر موعود سمجھنے میں مجھ (حضرت مسیح موعودؑ۔ ناقل) سے اجتہادی غلطی ہوگئی ہے، اس ضمن میں حضرت مسیح موعودؑ کا یہ فیصلہ کن بیان (جو اسی اشتہار میں درج ہے) پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے جس میں حضرت مسیح موعودؑ مخالفین کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں:

''ہم بار بار لکھ چکے ہیں کہ ہم نے کوئی اشتہار نہیں دیا۔ جس میں ہم نے قطع اور یقین ظاہر کیا ہو کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے۔ اور گو ہم اجتہادی طور پر اس کی ظاہری علامات سے کسی قدر اس خیال کی طرف جھک بھی گئے تھے۔ مگر اسی وجہ سے اس خیال کے کھلے کھلے طور پر بذریعہ اشتہارات اشاعت نہیں کی گئی تھی کہ ہنوز یہ امر اجتہادی ہے اگر یہ اجتہاد صحیح نہ ہوا تو عوام الناس جو دقائق و معارف علم الٰہی سے محض بے خبر ہیں وہ دھوکا میں پڑ جائیں گے۔ مگر نہایت افسوس ہے کہ پھر بھی عوام کالانعام دھوکا کھانے سے باز نہیں آئے اور اپنی طرف سے حاشیئے چڑھالئے۔ انہیں اس بات کا ذرا بھی خیال نہیں کہ ان کے اعتراضات کی بنا صرف یہ وہم ہے کہ کیوں اجتہادی غلطی وقوع میں آئی۔ ہم اس کا جواب دیتے ہیں کہ اوّل تو کوئی ایسی اجتہادی غلطی ہم سے ظہور میں نہیں آئی۔ جس پر ہم نے قطع اور یقین اور بھروسہ کرکے عام طور پر اس کو شائع کیا ہو۔ پھر بطور تنزل ہم یہ پوچھتے ہیں کہ اگر کسی نبی یا ولی سے کسی پیشگوئی کی تشخیص و تعیین میں کوئی غلطی وقوع میں آجائے تو کیا ایسی غلطی اس کے مرتبہ نبوت یا ولائت کو کچھ کم کرسکتی یا گھٹاسکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 172-173)

اسی اشتہار میں سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے واشگاف الفاظ میں حضرت مصلح موعودؓ کی پیدائش کی دوبارہ خوشخبری دی جسے معترض نے قارئین سے پوشیدہ رکھنے کی کوشش کی چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

''دوسرا لڑکا جس کی نسبت الہام نے بیان کیا کہ دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا دوسرا نام محمود ہے۔ وہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر 1888ء ہے پیدا نہیں ہوا۔ مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔ نادان اس کے الہامات پر ہنستا ہے اور احمق اس کی پاک بشارتوں پر ٹھٹھا کرتا ہے کیونکہ آخری دن اس کی نظر سے پوشیدہ ہے اور انجام کار اس کی آنکھوں سے چھپا ہوا ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 170)

نیز فرمایا:

''خدا تعالیٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہے۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔ یَخْلُقُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ۔ (ایضاً صفحہ 179)

معترض نے نہایت شرمناک دروغ گوئی سے کام لیتے ہوئے لکھا کہ: ''اس کے بعد مرزا کے کئی لڑکے پیدا ہوئے لیکن وہ کسی کو بھی پسر موعود قرار دینے کی ہمت نہ کرسکا۔ آخر جون 1889ء کو ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام مبارک احمد رکھا گیا اس لڑکے کو مرزا نے بڑی صراحت کے ساتھ دوٹوک الفاظ میں 20 فروری 1886ء کے اشتہار کی پیشگوئی کا مصداق یعنی مصلح موعود قرار دیا۔ (مثال کے طور پر ملاحظہ ہو تریاق القلوب صفحہ 40-44)''

جناب معترض کے اس بیان کو پڑھ کر ان کی ''تحقیق'' کی حقیقت کھل جاتی ہے۔ ہاں وہ ''تحقیق'' جس کا منبع و ماخذ صرف اور صرف معاندین احمدیت کی تحریرات ہیں نہ کہ حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات اور جماعت احمدیہ کا لٹریچر اور جہاں کہیں جماعتی لٹریچر کا ذکر بھی کیا ہے تو وہ بھی مخالفین کی تحریروں سے لیکر کیا

(باقی صفحہ 31 پر ملاحظہ فرمائیں)

جماعت احمدیہ کے خلیفہ کی حیثیت دنیا کے تمام بادشاہوں اور شہنشاہوں سے زیادہ ہے وہ دنیا میں خدا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نمائندہ ہے

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ:

تمہاری حالت اپنے امام کے ہاتھ میں ایسی ہو جیسے میت غسال کے ہاتھ میں ہوتی ہے

"آخر میں ایک بات اور کہنا چاہتا ہوں اور یہ وصیت کرتا ہوں کہ تمہارا اعتصام حبل اللہ کے ساتھ ہو۔ قرآن تمہارا دستور العمل ہو، باہم کوئی تنازع نہ ہو کیونکہ تنازع فیضان الٰہی کو روکتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کی قوم جنگل میں اسی طرح نقص کی وجہ سے ہلاک ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم نے احتیاط کی اور وہ کامیاب ہوگئے۔ اب تیسری مرتبہ تمہاری باری آئی ہے اس لئے چاہئے کہ تمہاری حالت اپنے امام کے ہاتھ میں ایسی ہو جیسے میت غسال کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ تمہارے تمام ارادے اور خواہشیں مردہ ہوں اور تم اپنے آپ کو امام کے ساتھ ایسا وابستہ کرو جیسے گاڑیاں انجن کے ساتھ اور پھر ہر روز دیکھو کہ ظلمت سے نکلتے ہو یا نہیں، استغفار کثرت سے کرو اور دعاؤں میں لگے رہو، وحدت کو ہاتھ سے نہ دو، دوسرے کے ساتھ نیکی اور خوش معاملگی میں کوتاہی نہ کرو۔ تیرہ سو برس کے بعد یہ زمانہ ملا ہے اور آئندہ یہ زمانہ قیامت تک نہیں آسکتا۔ پس اس نعمت کا شکر کرنے پر ازدیاد نعمت ہوتا ہے۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ لیکن جو شکر نہیں کرتا وہ یاد رکھے اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ (ابراہیم)۔" (الحکم 24 جنوری 1903 جلد 7 نمبر 3 صفحہ 15)

"تم اس حبل اللہ کو آپ مضبوط پکڑ لو۔ یہ بھی خدا ہی کی رسّی ہے جس نے تمہارے متفرق اجزا کو اکٹھا کر دیا ہے۔ پس اسے مضبوط پکڑے رکھو۔ تم خوب یاد رکھو کہ معزول کرنا اب تمہارے اختیار میں نہیں۔ تم مجھ میں عیب دیکھو آگاہ کرو مگر ادب کو ہاتھ سے نہ دو خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا اپنا کام ہے اللہ تعالیٰ نے چار خلیفے بنائے ہیں۔ آدم کو داؤد کو اور ایک وہ خلیفہ ہوتا ہے جو لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ میں موعود ہے اور تم سب کو بھی خلیفہ بنایا۔ پس مجھے اگر خلیفہ بنایا ہے تو خدا نے بنایا ہے اور اپنے مصالح سے بنایا ہے تمہاری بھلائی کے لئے بنایا ہے۔ خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے خلیفہ کو کوئی طاقت معزول نہیں کرسکتی۔ اس لئے تم میں سے کوئی مجھے معزول کرنے کی قدرت اور طاقت نہیں رکھتا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے معزول کرنا ہوگا تو وہ مجھے موت دے دے گا۔" (اخبار "بدر" یکم فروری 1913ء جلد 11 نمبر 18و19 صفحہ 3)

"چونکہ خلافت کا انتخاب عقل انسانی کا کام نہیں عقل نہیں تجویز کرسکتی کہ کس کے قویٰ قوی ہیں کس میں قوت انسانیت کامل طور پر رکھی گئی ہے اسلئے جناب الٰہی نے خود فیصلہ کر دیا ہے کہ "وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض" خلیفہ بنانا اللہ تعالیٰ کا ہی کام ہے" (حقائق الفرقان جلد سوم صفحہ 255)

"خلافت کیسری کی دکان کا سوڈا واٹر نہیں، تم اس بکھیڑے میں کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتے، نہ تم کو کسی نے خلیفہ بنانا ہے۔ اور نہ میری زندگی میں کوئی اور بن سکتا ہے۔ پس جب میں مر جاؤں گا تو پھر وہی کھڑا ہوگا جس کو خدا چاہے گا اور خدا اس کو آپ کھڑا کر دے گا" (بدر 4 جولائی 1912)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

جماعت کے اتحاد اور شریعت کے احکام کو پورا کرنے کے لئے ایک خلیفہ کا ہونا ضروری ہے

"جماعت احمدیہ کے خلیفہ کی حیثیت دنیا کے تمام بادشاہوں اور شہنشاہوں سے زیادہ ہے، وہ دنیا میں خدا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نمائندہ ہے۔" (الفضل 27 اگست 1937 صفحہ 8)

"نبوت کے بعد سب سے بڑا عہدہ یہ ہے۔ ایک شخص نے مجھے کہا کہ ہم کوشش کرتے ہیں تا گورنمنٹ آپ کو کوئی خطاب دے۔ میں نے کہا یہ خطاب تو ایک معمولی بات ہے۔ میں شہنشاہ عالم کے عہدہ کو بھی خلافت کے مقابلہ میں ادنیٰ سمجھتا ہوں۔" (انوار العلوم جلد 9 صفحہ 11)

"جماعت کے اتحاد اور شریعت کے احکام کو پورا کرنے کے لئے ایک خلیفہ کا ہونا ضروری ہے اور جو اس بات کو رد کرتا ہے وہ گویا شریعت کے احکام کو رد کرتا ہے۔ صحابہ کا عمل اس پر ہے اور سلسلہ احمدیہ نے بھی خدا تعالیٰ نے اسی کی تصدیق کرائی ہے۔ جماعت کے معنی ہی یہی ہیں کہ وہ ایک امام کے ماتحت ہو۔ جو لوگ کسی امام کے ماتحت نہیں وہ جماعت نہیں اور ان پر خدا تعالیٰ کے وہ فضل نازل نہیں ہوسکتے اور کبھی نہیں ہوسکتے جو ایک جماعت پر ہوتے ہیں۔" ("کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے" انوار العلوم جلد 2 صفحہ 13)

"خلافت کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ جس وقت خلیفہ کے منہ سے کوئی لفظ نکلے اس وقت سب سکیموں، سب تجویزوں اور سب تدابیروں کو پھینک کر رکھ دیا جائے اور سمجھ لیا جائے کہ اب وہی سکیم وہی تجویز اور وہی تدبیر مفید ہے جس کا خلیفہ وقت کی طرف سے حکم ملا ہے۔ جب تک یہ روح جماعت میں پیدا نہ ہو اس وقت تک سب خطبات رائگاں، تمام سکیمیں باطل اور تمام تدبیریں ناکام ہیں۔"

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 24 جنوری 1936ء مطبوعہ الفضل 31 جنوری 1936ء صفحہ 9)

"خوب یاد رکھو کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور جھوٹا ہے وہ انسان جو یہ کہتا ہے کہ خلیفہ انسانوں کا مقرر کردہ ہوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نور الدین صاحب اپنی خلافت کے زمانہ میں چھ سال متواتر اس مسئلہ پر زور دیتے رہے کہ خلیفہ خدا مقرر کرتا ہے نہ انسان اور درحقیقت قرآن شریف کے غور سے مطالعہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ ایک جگہ بھی خلافت کی نسبت انسانوں کی طرف نہیں کی گئی بلکہ ہر قسم کے خلفا کی نسبت اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ انہیں ہم بناتے ہیں۔" ("کون ہے جو خدا کے کام روک سکے" انوار العلوم جلد 2 صفحہ 11)

"خدا تعالیٰ جس شخص کو خلافت پر کھڑا کرتا ہے وہ اس کو زمانہ کے مطابق علوم بھی عطا کرتا ہے..... تو اس کے کیا معنی ہیں کہ خلیفہ خود خدا بناتا ہے۔ اس کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ جب کسی کو خدا خلیفہ بناتا ہے تو اسے اپنی صفات بخشتا ہے۔ اگر وہ اسے اپنی صفات نہیں بخشتا تو خدا تعالیٰ کے خود خلیفہ بنانے کے معنی ہی کیا ہیں"۔

(الفضل ۲۲ نومبر ۱۹۵۰ء)

"یاد رکھو ایمان کسی خاص چیز کا نام نہیں بلکہ ایمان نام ہے اس بات کا کہ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ نمائندہ کی زبان سے جو بھی آواز بلند ہو اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کی جائے......... ہزار دفعہ کوئی شخص کہے کہ میں مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لاتا ہوں، ہزار دفعہ کوئی کہے کہ میں احمدیت پر ایمان رکھتا ہوں، خدا کے حضور اس کے ان دعوؤں کی کوئی قیمت نہیں ہوگی جب تک وہ اس شخص کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ نہیں دیتا جس کے ذریعہ خدا اس زمانہ میں اسلام قائم کرنا چاہتا ہے۔ جب تک جماعت کا ہر شخص پاگلوں کی طرح اس کی اطاعت نہیں کرتا اور جب تک اس کی اطاعت میں اپنی زندگی کا ہر لمحہ بسر نہیں کرتا اس وقت تک وہ کسی قسم کی فضیلت اور بڑائی کا حقدار نہیں ہو سکتا۔" (خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 25 اکتوبر 1946ء مطبوعہ الفضل 15 نومبر 1946۔ صفحہ 6)

"خلافت بھی چونکہ ایک بھاری انعام ہے اس لئے یاد رکھو جو لوگ اس نعمت کی ناشکری کریں گے وہ فاسق ہو جائیں گے .... فسق کا فتویٰ انسان پر اسی صورت میں لگ سکتا ہے جب وہ روحانی خلفاء کی اطاعت سے انکار کرے"۔ (تفسیر کبیر، سورہ نور صفحہ ۳۷۰، ۳۷۴)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ

ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ خلیفہ، اللہ تعالیٰ ہی بناتا ہے... اور اس کے انتخاب میں کوئی نقص نہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"تو میں آپ کو وضاحت کے ساتھ بتانا چاہتا ہوں کہ جس شخص کو بھی اللہ تعالیٰ آپ کا خلیفہ بنائے گا، اس کے دل میں آپ کے لئے بے انتہا محبت پیدا کردے گا اور اس کو یہ توفیق دے گا کہ وہ آپ کے لئے اتنی دعائیں کرے کہ دعا کرنے والے ماں باپ نے بھی آپ کے لئے اتنی دعائیں نہ کی ہوں گی اور اس کو یہ بھی توفیق دے گا کہ آپ کی تکلیفوں کو دور کرنے کے لئے ہر قسم کی تکلیف وہ خود برداشت کرے اور بشاشت سے کرے اور آپ پر احسان جتائے بغیر کرے کیونکہ وہ خدا کا نوکر ہے آپ کا نوکر نہیں ہے اور خدا کا نوکر خدا کی رضا کے لئے ہی کام کرتا ہے کسی پر احسان رکھنے کے لئے کام نہیں کرتا لیکن اس کا یہ حال اور اس کا یہ فعل اس بات کی علامت نہیں ہے کہ اس کے اندر کوئی کمزوری ہے اور آپ اس کی کمزوری سے ناجائز فائدہ اٹھا سکتے ہیں وہ کمزور نہیں، خدا کے لئے اس کی گردن اور کمر ضرور جھکی ہوئی ہے لیکن خدا کی طاقت کے بل بوتے پر وہ کام کرتا ہے۔ ایک یا دو آدمیوں کا سوال ہی نہیں میں نے بتایا ہے کہ ساری دنیا بھی مقابلہ میں آجائے تو اس کی نظر میں کوئی چیز نہیں۔"

(خطبات ناصر جلد 1 صفحہ 494 خطبہ جمعہ 18 نومبر 1966ء)

"ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ خلیفہ، اللہ تعالیٰ ہی بناتا ہے اگر بندوں پر اس کو چھوڑا جاتا تو جو بھی بندوں کی نگاہ میں افضل ہوتا اسے ہی وہ اپنا خلیفہ بنا لیتے لیکن خلیفہ خود اللہ تعالیٰ بناتا ہے اور اس کے انتخاب میں کوئی نقص نہیں وہ اپنے ایک کمزور بندے کو چنتا ہے جس کے متعلق دنیا سمجھتی ہے کہ اسے کوئی علم حاصل نہیں، کوئی رُوحانیت، اور بزرگی اور طہارت اور تقویٰ حاصل نہیں۔ اسے وہ بہت کمزور جانتے ہیں اور بہت حقیر سمجھتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ اس کو چن کر اس پر اپنی عظمت اور جلال کا ایک جلوہ کرتا ہے اور جو کچھ وہ تھا اور جو کچھ اس کا تھا اس میں سے وہ کچھ بھی

باقی نہیں رہنے دیتا اور خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے سامنے کلی طور پر فنا اور نیستی کا لبادہ پہن لیتا ہے اور اس کا وجود دنیا سے غائب ہوجاتا ہے اور خدا کی قدرتوں میں وہ چھپ جاتا ہے تب اللہ تعالیٰ اسے اٹھا کر اپنی گود میں بٹھا لیتا ہے اور جو اس کے مخالف ہوتے ہیں انہیں کہتا ہے مجھ سے لڑو اگر تمہیں لڑنے کی تاب ہے، یہ بندہ بیشک نحیف، کم علم، کمزور، کم طاقت اور تمہاری نگاہ میں طہارت اور تقویٰ سے عاری ہے لیکن اب یہ میری پناہ میں آ گیا ہے اب تمہیں بہرحال اس کے سامنے جھکنا پڑے گا۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ اس لئے کہ خدا تعالیٰ یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ انتخابِ خلافت کے وقت اسی کی منشا پوری ہوتی ہے اور بندوں کی عقلیں کوئی کام نہیں دیتیں۔'' (الفضل 17 مارچ 1967ء)

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم روحانی فرزند اور آپ کے حقیقی جانشین حضرت مسیح موعودؑ نے بارہا فرمایا کہ ناکامی میرے خمیر میں نہیں ہے۔ خلافت احمدیہ بھی چونکہ قدرت ثانیہ ہے اور آپ کا ظل ہے اور آپ کی نیابت میں آپ کے مشن کی تکمیل کی ضامن ہے اس لئے آپ کے خلفاء کے خمیر میں بھی ناکامی نہ تھی اور نہ ہے...... تاریخ شاہد ہے کہ 1914ء سے لیکر 1967ء تک وہ شاندار کام ہوئے اور اسلام کو وہ شاندار ترقیات نصیب ہوئیں کہ قرون اولیٰ کی یاد تازہ ہوگئی۔ پھر حضرت مصلح موعودؓ کا جب وصال ہوا تو بعض لوگوں نے سمجھا کہ بس اب خلافت احمدیہ باہمی نزاع کی نذر ہوکر رہ جائے گی۔ مگر یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور حضرت مصلح موعودؓ کے حسن تربیت کا نتیجہ تھا کہ خلافت ثالثہ کا انتخاب ایسے پرامن طریق پر عمل میں آیا کہ دشمنوں کی ساری اُمیدوں پر پانی پھر گیا'' (الفضل 17 اگست 1971)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ:

ہر حالت میں امام کے پیچھے چلیں، امام آپ کی راہنمائی کے لئے بنایا گیا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''پس کامل بھروسہ اور کامل توکل تھا اللہ کی ذات پر کہ وہ خلافت احمدیہ کو کبھی ضائع نہیں ہونے دے گا ہمیشہ قائم و دائم رکھے گا، زندہ اور تازہ اور جوان اور ہمیشہ مہکنے والے عطر کی خوشبو سے معطر رکھتے ہوئے اس شجرۂ طیبہ کی صورت میں اس کو ہمیشہ زندہ و قائم رکھے گا جس کے متعلق وعدہ ہے اللہ تعالیٰ کا کہ اَصۡلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرۡعُهَا فِی السَّمَآءِ تُؤۡتِیۡۤ اُکُلَهَا کُلَّ حِیۡنٍۭ بِاِذۡنِ رَبِّهَا ط (ابراہیم: 25و26) کہ ایسا شجرۂ طیبہ ہے جس کی جڑیں زمین میں گہری پیوست ہیں اور کوئی دنیا کی طاقت اسے اُکھاڑ کر پھینک نہیں سکتی۔ یہ شجرۂ خبیثہ نہیں ہے کہ جس کے دل میں آئے وہ اسے اٹھا کر اسے اکھاڑ کے ایک جگہ سے دوسری جگہ پھینک دے کوئی آندھی، کوئی ہوا اس (شجرہ طیبہ) کو اپنے مقام سے ٹلا نہیں سکے گی اور شاخیں آسمان سے اپنے رب سے باتیں کر رہی ہیں اور ایسا درخت نو بہار اور سدا بہار ہے۔ ایسا عجیب ہے یہ درخت کہ ہمیشہ نو بہار رہتا ہے کبھی خزاں کا منہ نہیں دیکھتا۔ تُؤۡتِیۡۤ اُکُلَهَا کُلَّ حِیۡنٍۭ بِاِذۡنِ رَبِّهَا ط، ہر آن اپنے رب سے پھل پاتا چلا جاتا ہے اس پر کوئی خزاں کا وقت نہیں آتا اور اللہ کے حکم سے پھل پاتا ہے۔ اس میں نفس کی کوئی ملونی شامل نہیں ہوتی۔ یہ وہ نظارہ تھا جس کو جماعت احمدیہ نے پچھلے ایک دو دن کے اندر اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اپنے دلوں سے محسوس کیا اور اس نظارہ کو دیکھ کے رُوحیں سجدہ ریز ہیں خدا کے حضور حمد کے ترانے گاتی ہیں۔ پس دُکھ بھی ساتھ تھا اور حمد و شکر بھی ساتھ تھا اور یہ اکٹھے چلتے رہیں گے بہت دیر تک لیکن حمد اور شکر کا پہلو ایک ابدی پہلو ہے وہ ایک لازوال پہلو ہے وہ کسی شخص کے ساتھ وابستہ نہیں۔ نہ پہلے کسی خلیفہ کی ذات سے وابستہ تھا نہ میرے ساتھ ہے نہ آئندہ کسی خلیفہ کی ذات سے وابستہ ہے، وہ منصب خلافت کے ساتھ وابستہ ہے۔ وہ، وہ پہلو ہے جو زندہ و تابندہ ہے اس پر کبھی موت نہیں آئے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ ہاں ایک شرط کے ساتھ اور وہ شرط یہ ہے: وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ۔ کہ دیکھو اللہ تم سے وعدہ کرتا ہے کہ تمہیں اپنا خلیفہ بنائے گا زمین میں لیکن کچھ تم پر بھی ذمہ داریاں ڈالتا ہے۔ تم میں سے ان لوگوں سے وعدہ کرتا ہے جو ایمان لاتے ہیں اور عمل صالح بجالاتے ہیں۔ پس اگر نیکی کے اوپر جماعت قائم رہی اور ہماری دعا ہے اور ہمیشہ ہماری کوشش رہے گی کہ ہمیشہ ہمیش کے لیے یہ جماعت نیکی پر ہی قائم رہے۔ صبر کے ساتھ اور وفا کے ساتھ تو خدا کا یہ وعدہ بھی ہمیشہ ہمارے ساتھ وفا کرتا چلا جائے گا اور خلافت احمدیہ اپنی پوری شان کے ساتھ شجرۂ طیبہ بن کر ایسے درخت کی طرح لہلہاتی رہے گی جس کی شاخیں آسمان سے باتیں کر رہی ہوں۔'' (خطبہ جمعہ 11 جون 1982ء۔ خطبات طاہر جلد 1۔ صفحہ 4.3)

''آئندہ انشاء اللہ خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔ جماعت اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہے کوئی بدخواہ اب خلافت کا بال بھی بیکا نہیں کرسکتا اور جماعت اس شان سے ترقی کرے گی خدا کا یہ وعدہ پورا ہوگا کہ کم از کم ایک ہزار سال تک جماعت میں خلافت قائم رہے گی۔'' (خلاصہ خطبہ 18 جون 1982)

''خلافت احمدیہ کی طاقت کا راز دو باتوں میں نظر آتا ہے ایک خلیفہ وقت کے اپنے تقویٰ اور ایک جماعت احمدیہ کے مجموعی تقویٰ میں جماعت کا جتنا تقویٰ من حیث الجماعت بڑھے گا احمدیت میں اتنی ہی زیادہ عظمت اور قوت پیدا ہوگی خلیفہ وقت ذاتی تقویٰ میں جتنا ترقی کرے گا اتنی ہی اچھی قیادت اور سیادت جماعت کو نصیب ہوگی یہ دونوں چیزیں بیک وقت ایک ہی شکل میں ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ ہوکر ترقی کرتی ہیں''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25 جون 1982)

انوارِ خلافت

بھری دنیا میں تنہا یہ ہمیں اعزاز حاصل ہے — ہدایت یافتہ رہبر، معیّن اپنی منزل ہے
کوئی طوفان اٹھے یا کوئی پھر ابتلاء آئے — اندھیرے میں ہمیں اس کی دعاؤں کی ضیاء آئے
بظاہر دور ہے نظروں سے لیکن روز ملتا ہے — وہ بن کر پیار کی خوشبو ہمارے دل میں رہتا ہے
محبت کا سدا شیریں ترانہ ہم نے گانا ہے — ہمیشہ کیلئے نفرت کو دنیا سے مٹانا ہے
مخالف کو مرے، اے ہمنشیں جاکر بتا دینا — خدا پر ہے بھروسہ جب، مجھے دنیا سے کیا لینا

خدا کے فضل کا سایہ ہمیشہ ہی رہے قائم
دعا کرتا ہوں انوارِ خلافت ہم پہ ہوں قائم

(انور ندیم علوی)

تحریک جدید کے وعدہ جات کی ادائیگی کی طرف خاص توجہ دیں

تحریک جدید کے بانی سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظیم الشان پیشگوئی کے مطابق اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے تھے۔ آپؓ کی خلافت کا سُنہری 52 سالہ دور تاریخ احمدیت کا تاباں حصہ ہے۔ آپؓ کی اس مبارک تحریک، تحریک جدید پر عمل درآمد کرتے ہوئے احباب جماعت، مستورات و بچوں نے بے شمار قربانیاں کی ہیں جن کی بدولت ہم آج تحریک جدید کے شیریں ثمرات کھا رہے ہیں۔ اس کے ذریعہ سے اسلام و احمدیت کی تبلیغ اکنافِ عالم میں پھیلتی چلی گئی۔ مساجد تعمیر ہوئیں، مشن ہاؤس قائم ہوئے اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو ایک عالمگیر جماعت کی حیثیت حاصل ہے۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''احمدیت کے آج بہت مخالف ہیں اور یہ مخالف ہر جگہ پائے جاتے ہیں۔ یہ مخالف ہمارے ہر کام میں نقائص نکالتے ہیں۔ اور وہ اس بات کو نہیں دیکھتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل آج دنیا میں ایک ایسی جماعت پیدا ہوگئی ہے جو اسلام کی خاطر وہ تمام مصائب برداشت کر رہی ہے جو صحابہؓ نے کئے''۔ (ماخوذ از تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد دوم)

جُملہ احباب و مستورات جماعت احمدیہ بھارت سے گزارش ہے کہ وہ تحریک جدید کی عظیم الشان تحریک میں اپنے وعدہ جات کی ادائیگی کی طرف خاص توجہ دیں خود سیکرٹری تحریک جدید سے رابطہ کریں اور ثواب دارین حاصل کریں۔ جزاکم اللہ۔ (وکیل اعلیٰ تحریک جدید، قادیان)

انعامی مقالہ نویسی 2014ء

اراکین مجلس انصار اللہ بھارت میں مضمون نویسی کا شوق پیدا کرنے کے لئے انعامی مقالہ نویسی کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ امسال انعامی مقالہ کا عنوان ''خلافت احمدیہ برکاتِ نبوت کا ایک جاری و ساری فیضان ہے'' تجویز کیا گیا ہے۔ انصار حضرات مذکورہ عنوان پر کم از کم پندرہ ہزار تا بیس ہزار الفاظ پر مشتمل مقالہ تحریر کرکے 30 راگست 2014ء تک دفتر مجلس انصار اللہ بھارت میں بھجوادیں۔ اس انعامی مقالہ میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار کو درج ذیل تفصیل کے مطابق انعامات دیئے جائیں گے۔

انعامات کی تفصیل درج ذیل ہے۔ اوّل: سند امتیاز اور تین ہزار -/3000 روپے نقد۔ دوم: سند امتیاز اور دو ہزار -/2000 روپے نقد سوم: سند امتیاز اور ایک ہزار -/1000 روپے نقد۔

اسی طرح اطفال الاحمدیہ بھارت کے مابین انصار اللہ کی نگرانی میں مقالہ نویسی کا مقابلہ رکھا گیا ہے۔ سال 2014ء کے لئے ''اطاعت والدین اور اطفال الاحمدیہ کی ذمہ داریاں'' کا عنوان مقرر کیا گیا ہے۔ مقالہ کے الفاظ پانچ ہزار سے کم اور دس ہزار سے زائد نہ ہوں۔ اوّل، دوم اور سوم آنے والے اطفال کو انعامات دیئے جائیں گے۔ زعماء کرام اس کے مطابق اپنی مجلس کے انصار و اطفال کو انعامی مقالہ نویسی کی طرف خصوصی توجہ دلائیں اور زیادہ سے زیادہ انصار و اطفال کو ان پروگراموں میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔ (قائد تعلیم مجلس انصار اللہ بھارت)

''ہر احمدی خاص توجہ کرے کہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی ہے تاکہ اللہ کے فضلوں کو سمیٹنے والا ہو، برائیوں سے بچنے والا ہو، خدا کے حکموں پر عمل کرنے کی بھرپور کوشش کرنے والا ہو۔

اگر آپ نے ان باتوں پر عمل کرلیا تو آپ کی اولادیں محفوظ ہوجائیں گی، آپ کے گھر برکت سے بھر جائیں گے۔ آپ کی جماعت کی ترقی کی رفتار کئی گنا ہوجائے گی''۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

خلیفہ وہی ہے جو خدا بناتا ہے۔ خدا نے جس کو چن لیا اس کو چن لیا۔

مخالفین اور منافقین جتنا مرضی زور لگا لیں خلافت اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہے اور جب تک اللہ چاہے گا یہ رہے گی

سچے وعدوں والا خدا آج بھی اپنے مسیح سے کئے ہوئے وعدوں کو اسی طرح پورا کر رہا ہے جس طرح وہ پہلی خلافتوں میں کرتا رہا ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۱؍مئی ۲۰۰۴ء بمطابق ۲۱؍ہجرت ۱۳۸۳ ہجری شمسی بمقام بادکروزناخ (جرمنی)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد یہ آیت تلاوت فرمائی۔

وَعَدَاللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۔ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا ۔ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (سورۃ النور:56) اس کا ترجمہ ہے: کہ تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ان سے اللہ تعالیٰ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے لئے ان کے دین کو جو اس نے ان کے لئے پسند کیا ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے، یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے خلافت کا وعدہ کیا ہے لیکن ساتھ شرائط عائد کی ہیں کہ ان باتوں پر تم قائم رہو گے تو تمہارے اندر خلافت قائم رہے گی۔ لیکن اس کے باوجود خلافت راشدہ اسلام کے ابتدائی زمانے میں صرف تیس سال تک قائم رہی۔ اور اس کے آخری سالوں میں جس طرح کی حرکات مسلمانوں نے کیں اور جس طرح خلافت کے خلاف فتنے اٹھے اور جس طرح خلفاء کے ساتھ بیہودہ گوئیاں کی گئیں اور پھر ان کو شہید کیا گیا۔ اس کے بعد خلافت راشدہ ختم ہوگئی اور پھر ملوکیت کا دور ہوا اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان فرما دیا تھا اور اس ارشاد کے مطابق ہی تھا کہ اگر تم ناشکری کرو گے تو فاسق ٹھہرو گے۔ اور فاسقوں اور نافرمانوں کا اللہ تعالیٰ مددگار نہیں ہوا کرتا تو بہرحال اسلام کی پہلی تیرہ صدیاں مختلف حالات میں اس طرح گزریں جس میں خلافت جمع ملوکیت رہی پھر بادشاہت رہی پھر اس عرصہ میں دین کی تجدید کے لئے مجدد بھی پیدا ہوتے رہے۔ یہ ایک علیحدہ مضمون ہے، اس کا ویسے تو میں ذکر نہیں کر رہا۔

لیکن جو بات میں نے کرنی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خوشخبریاں دی تھیں اور جو پیشگوئیاں آپؐ نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر اپنی امت کو بتائی تھیں اس کے مطابق مسیح موعود کی آمد پر خلافت کا سلسلہ شروع ہونا تھا اور یہ خلافت کا سلسلہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق دائمی رہنا تھا اور رہنا ہے انشاء اللہ۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت علیٰ مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے۔ پھر جب یہ دور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم و ستم کے دور کو ختم کر دے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی اور یہ فرما کر آپؐ خاموش ہو گئے۔

(مسند احمد بن حنبل۔ مشکوۃ باب الانذار والتحذیر)

پس ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم اس دور میں اس پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں اور اس دائمی خلافت کے عینی شاہد بن گئے ہیں بلکہ اس کو ماننے والوں میں شامل ہیں اور اس کی برکات سے فیض پانے والے بن گئے ہیں۔ ایک حدیث میں آتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت ایک مبارک امت ہے۔ یہ نہیں معلوم ہو سکے گا کہ اس کا اول زمانہ بہتر ہے یا آخری زمانہ، یعنی دونوں زمانے شان و شوکت والے ہوں گے۔

اس آخری زمانے کی بھی وضاحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی فرما دی کہ وہ کیا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ آپؐ پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی جب آپؐ نے اس کی آیت وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ پڑھی جس کے معنے یہ ہیں کہ کچھ بعد میں آنے والے لوگ بھی ان صحابہؓ میں شامل ہوں گے جو ابھی ان کے ساتھ نہیں ملے۔ تو ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں جو درجہ تو صحابہ کا رکھتے ہیں لیکن ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سوال کا جواب نہ دیا۔ اس آدمی نے تین دفعہ یہ سوال دوہرایا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسیؓ ہم میں بیٹھے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ ان کے کندھے پر رکھا اور فرمایا کہ اگر ایمان ثریا کے پاس بھی پہنچ گیا یعنی زمین سے اٹھ گیا تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ واپس لے آئیں گے۔

یعنی آخرین سے مراد وہ زمانہ ہے جب مسیح موعود کا ظہور ہوگا اور اس پر ایمان لانے والے، اس کا قرب پانے والے، اس کی صحبت پانے والے صحابہ کا درجہ رکھیں گے۔ پس جب ہم کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اور یہ زمانہ پانے کی توفیق عطا فرمائی جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانے کا درجہ دیا ہے۔ تو یہ بھی ضروری تھا کہ اس پیشگوئی کے مطابق خلافت علی منہاج نبوت بھی قائم رہے۔ یہاں یہ وضاحت کر دی ہے جیسا کہ پہلے حدیث (کی روشنی) میں مَیں نے کہا کہ مسیح موعود کی خلافت عارضی نہیں ہے بلکہ یہ دائمی خلافت ہوگی۔

اب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں اس آیت کی کچھ وضاحت کرتا ہوں، آپؑ فرماتے ہیں:۔

''اللہ تعالیٰ دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے، دوسرے ایسے وقت جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آ جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتے ہیں خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشیں نادان مرتد ہو گئے اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا۔ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا (النور:۵۶)۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچاویں فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل میں ان کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا۔ جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰؑ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ معاملہ ہوا اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے اور ایک ان میں سے مرتد بھی ہو گیا''۔

فرمایا: ''سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے''۔ اور یہ وعدہ بھی کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اس لئے اس وقت تک ہے جو لوگ نیک اعمال بجا لاتے رہیں گے وہ ہی خلافت سے چمٹے رہیں گے۔ '' اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا

خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو۔ تم نہیں جانتے کہ کسی وقت وہ گھڑی آجائے گی‘‘۔

اور فرمایا کہ: ’’چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں‘‘۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کئی کھڑے ہو جائیں بیعت کرنے کے لئے بلکہ مختلف اوقات میں ایسے آتے رہیں گے۔ ’’خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو‘‘۔

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۴۔۳۰۷)

چنانچہ دیکھ لیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد آپؑ نے ہمیں خوشخبریاں بھی دے دی تھیں کہ آپؑ کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے انشاء اللہ خلافت دائمی رہے گی اور دشمن دو خوشیاں کبھی نہیں دیکھ سکے گا کہ ایک تو وفات کی خبر اس کو پہنچے اور اس پر خوش ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر ایسے بھی تھے جنہوں نے خوشیاں منائیں اور پھر یہ کہ وہ جماعت کے ٹوٹنے کی خوشی وہ دیکھ سکیں گے، یہ کبھی نہیں ہوگا۔ دشمن نے بڑا شور مچایا، بڑا خوش تھا لیکن اللہ تعالیٰ کا جو وعدہ تھا کہ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِهِمۡ اَمۡنًا کا ہمیں نظارہ بھی دکھایا۔ اور بعض لوگوں کا خیال تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ اب کافی عمر رسیدہ ہو چکے ہیں، طبیعت کمزور ہو چکی ہے اور شاید اس طرح خلافت کا کنٹرول نہ رہ سکے اور شاید وہ خلافت کا بوجھ نہ اٹھا سکیں اور انجمن کے بعض عمائدین کا خیال تھا کہ اب ہم اپنی من مانی کر سکیں گے۔ کیونکہ عمر کی وجہ سے بہت سارے معاملات ایسے ہیں جو اگر ہم حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی خدمت میں نہ بھی پیش کریں تب بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا اور ان کو پتہ نہیں چلے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے دشمن کی یہ تمام اندرونی اور بیرونی جو بھی تدبیریں تھیں ان کو کامیاب نہیں ہونے دیا اور اندرونی فتنے کو بھی دبا دیا اور دنیا نے دیکھا کہ کس طرح ہر موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے اس فتنہ کو دبایا اور کتنے زور اور شدت سے اس کو دبایا اور کس طرح دشمن کا منہ بند کیا۔

آپؓ فرماتے ہیں:

’’چونکہ خلافت کا انتخاب عقل انسانی کا کام نہیں، عقل نہیں تجویز کر سکتی کہ کس کے قویٰ قوی ہیں کس میں قوت انسانیہ کامل طور پر رکھی گئی ہے۔ اس لئے جناب الٰہی نے خود فیصلہ کر دیا ہے کہ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡكُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسۡتَخۡلِفَنَّهُمۡ فِى الۡاَرۡضِ خلیفہ بنانا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے وَعَدَهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡكُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسۡتَخۡلِفَنَّهُمۡ فِى الۡاَرۡضِ۔

(حقائق الفرقان جلد سوم صفحہ ۲۵۵)

فرمایا کہ: ’’مجھے نہ کسی انسان نے، نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا اور نہ میں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ خلیفہ بنائے پس مجھ کو نہ کسی انجمن نے بنایا نہ میں اس کے بنانے کی قدر کرتا ہوں اور اس کے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ اس خلافت کی رداء کو مجھ سے چھین لے‘‘۔

(الفرقان، خلافت نمبر۔ مئی جون ۱۹۶۷ء صفحہ ۲۸)

پھر آپؓ فرماتے ہیں کہ: ’’کہا جاتا ہے کہ خلیفہ کا کام صرف نماز پڑھا دینا اور یا پھر بیعت لے لینا ہے۔ یہ کام تو ایک مُلّاں بھی کر سکتا ہے اس کے لئے کسی خلیفے کی ضرورت نہیں اور میں اس قسم کی بیعت پر تھوکتا بھی نہیں۔ بیعت وہ ہے جس میں کامل اطاعت کی جائے اور خلیفہ کے کسی ایک حکم سے بھی انحراف نہ کیا جائے‘‘۔

(الفرقان، خلافت نمبر۔ مئی جون ۱۹۶۷ء صفحہ ۲۸)

پھر دنیا نے دیکھا کہ آپؓ کے ان پر زور خطابات سے اور جو آپ نے اس وقت براہ راست انجمن پر بھی ایکشن لئے، جتنے وہ لوگ باتیں کرنے والے تھے وہ سب بھیگی بلّی بن گئے، جھاگ کی طرح بیٹھ گئے۔ اور وقتی طور پر ان میں کبھی کبھی ابال آتا رہتا تھا اور مختلف صورتوں میں کہیں نہ کہیں جا کر فتنہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہتے تھے لیکن انجام کار سوائے ناکامی کے اور کچھ نہیں ملا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی وفات ہوئی۔ اس کے بعد پھر انہیں لوگوں نے سر اٹھایا اور ایک فتنہ برپا کرنے کی کوشش کی، جماعت میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش کی اور بہت سارے پڑھے لکھے لوگوں کو اپنی طرف مائل بھی کر لیا، کیونکہ ان کا خیال تھا کہ اگر خلافت کا انتخاب ہوا تو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کو ہی جماعت خلیفہ منتخب کرے گی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس فتنہ کو ختم کرنے کے لئے ان شور مچانے والوں کو، انجمن کے عمائدین کو یہ بھی کہہ دیا کہ مجھے کوئی شوق نہیں خلیفہ بننے کا، تم جس کے ہاتھ پر کہتے ہو میں بیعت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ جماعت جس کو چنے گی میں اسی کو خلیفہ مان لوں گا۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا ان لوگوں کو پتہ تھا کہ اگر انتخاب خلافت ہوا تو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ہی خلیفہ منتخب ہوں گے۔ اس لئے وہ اس طرف نہیں آتے تھے اور یہی کہتے رہے کہ فی الحال خلیفہ کا انتخاب نہ کروایا جائے۔ ایک، دو، چار دن کی بات نہیں، چند مہینوں کے لئے اس کو آگے ٹال دیا جائے، آگے کر دیا جائے اور یہ بات کسی طرح بھی جماعت کو قابل قبول نہ تھی۔ جماعت تو ایک ہاتھ پر اکٹھا ہونا چاہتی تھی۔ آخر جماعت نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کو خلیفہ منتخب کیا اور آپؓ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور اس وقت بھی مخالفین کا یہ خیال تھا کہ جماعت کے کیونکہ پڑھے لکھے لوگ ہمارے ساتھ ہیں اور خزانہ ہمارے پاس ہے اس لئے چند دنوں بعد ہی یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے پھر اپنی رحمت کا ہاتھ رکھا اور خوف کی حالت کو پھر امن میں بدل دیا اور دشمنوں کی ساری امیدوں پہ پانی پھیر دیا اور ان کی ساری کوششیں ناکام ہو گئیں۔ پھر خلافت ثانیہ میں 1934ء میں ایک فتنہ اٹھا اس کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دبا دیا اور جماعت کو مخالفین کوئی گزند نہیں پہنچا سکے۔ ان کا دعویٰ تھا کہ ہم پتہ نہیں کیا کر دیں گے۔ پھر 1953ء میں فسادات اٹھے۔ جب پاکستان بن گیا اس وقت دشمن کا خیال تھا کہ اب ہماری حکومت ہے یہاں انگریزوں کی حکومت نہیں رہی اب یہاں انصاف تو ہم نے ہی دینا ہے اور ان لوگوں کو انصاف کا پتہ ہی کچھ نہیں تھا اس لئے اب تو جماعت ختم ہوئی کہ ہوئی۔ لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جماعت کو ان سخت حالات اور خوف کی حالت سے ایسا نکالا کہ دنیا نے دیکھا کہ جو دشمن تھے وہ تو تباہ و برباد ہو گئے، وہ تو ذلیل و خوار ہو گئے لیکن جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک نئی شان کے ساتھ پھر آگے قدم بڑھاتی ہوئی چلتی چلی گئی۔

غرض کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خلافت کا دور 52 سال رہا اور ہر روز ایک نئی ترقی لے کر آتا تھا۔ کئی زبانوں میں آپؓ کے زمانے میں تراجم قرآن کریم ہوئے۔ بیرونی دنیا میں مشن قائم ہوئے۔ افریقہ میں، یورپ میں مشنز قائم ہوئے اور بڑی ذاتی دلچسپی لے کر ذاتی ہدایات دے کر۔ اس زمانے میں دفاتر کا بھی نظام اتنا نہیں تھا۔ خود مبلغین کو براہ راست ہدایات دے دے کر اس نظام کو آگے بڑھایا اور پھر اللہ تعالیٰ نے نہ صرف ہندو پاکستان میں بلکہ دنیا کے دوسرے ملکوں میں بھی اور خاص طور پر افریقہ میں لاکھوں کی تعداد میں سعید روحوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہوئیں۔ پھر دیکھیں آپ نے کس طرح انتظامی ڈھانچے بنائے۔ صدر انجمن احمدیہ کا قیام تو پہلے ہی تھا اس میں تبدیلیاں کیں، ردّ و بدل کی۔ اس کو اس طرح ڈھالا کہ انجمن اپنے آپ کو صرف انجمن ہی سمجھے اور کبھی خلافت کے لئے خطرہ نہ بن سکے۔ پھر ذیلی تنظیموں کا قیام ہے، انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ، آپ کی دُور رس نظر نے دیکھ لیا کہ اگر میں اس طرح جماعت کی تربیت کروں گا کہ ہر عمر کے لوگوں کو ان کی ذمہ واری کا احساس دلا دوں اور وہ یہ سمجھنے لگیں کہ اب ہم ہی ہیں جنہوں نے جماعت کو سنبھالنا ہے اور ہر فتنے سے بچانا ہے۔ اپنے اندر نیک تبدیلی اور پاک تبدیلی پیدا کرنی ہے۔ اگر یہ احساس پیدا ہو جائے قوم کے لوگوں میں تو پھر اس قوم کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ تو دیکھ لیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب دنیا کے ہر ملک میں یہ ذیلی تنظیمیں قائم ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے فعال ہیں اور آج جرمنی کی خدام الاحمدیہ بھی اسی سلسلے میں اپنا اجتماع کر رہی ہے۔ تو یہ بھی ایک بہت بڑی انتظامی بات تھی جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت میں جاری فرمائی۔ پھر تحریک جدید کا قیام ہے،۔ جب دشمن یہ کہہ رہا تھا کہ میں قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں گا اس وقت آپؓ نے تحریک جدید کا قیام کیا اور پھر بیرون ممالک میں مشن قائم ہوئے۔ پھر وقف جدید کا قیام ہے جو پاکستان اور ہندوستان کی دیہاتی جماعتوں میں تبلیغ کے لئے تھا۔ اب تو یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں پھیل گئی۔ غرضیکہ اتنے کام ہوئے ہیں اور اسی شخص کو جس کو اپنے زعم میں بڑے پڑھے لکھے اور عقلمند اور جماعت کو چلانے کا دعویٰ کرنے والے سمجھتے تھے کہ یہ بچہ ہے اس کے ہاتھ میں خلافت کی باگ ڈور ہے اور یہ کچھ نہیں کر سکتا اسی بچے نے دنیا میں ایک تہلکہ مچا دیا۔ اور تمام دنیا میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس الہام کو بھی پورے کرنے والے ہو گئے کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں کہ:

’’جو خلیفہ مقرر کیا جاتا ہے اس میں دیکھا جاتا ہے کہ اس نے کل خیالات کو یکجا جمع کرنا ہے۔ اس کی مجموعی حیثیت کو دیکھا جاوے۔ ممکن ہے کسی ایک بات میں دوسرا شخص اس سے بڑھ کر ہو۔ ایک مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر کے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان حکیم چوہدری بدر الدین
عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
رابطہ: عبد القدوس نیاز
098154-09445
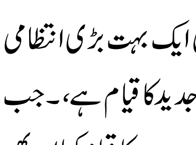

لئے صرف یہ نہیں دیکھا جاتا کہ وہ پڑھاتا اچھا ہے کہ نہیں یا اعلیٰ ڈگری پاس ہے یا نہیں۔ ممکن ہے کہ اس کے ماتحت اس سے بھی اعلیٰ ڈگری یافتہ ہوں۔ اس نے انتظام کرنا ہے، افسروں سے معاملہ کرنا ہے، ماتحتوں سے سلوک کرنا ہے یہ سب باتیں اس میں دیکھی جاویں گی۔ اسی طرح سے خدا کی طرف سے جو خلیفہ ہوگا اس کی مجموعی حیثیت کو دیکھا جاوے گا۔ خالد بن ولید جیسی تلوار کس نے چلائی؟ مگر خلیفہ ابوبکر ہوئے۔ اگر آج کوئی کہتا ہے کہ یورپ میں میری قلم کی دھاک مچی ہوئی ہے تو وہ خلیفہ نہیں ہوسکتا۔ خلیفہ وہی ہے جسے خدا نے بنایا۔ خدا نے جس کو چن لیا اُس کو چن لیا۔ خالد بن ولید نے 60 آدمیوں کے ہمراہ 60 ہزار آدمیوں پر فتح پائی۔ عمرؓ نے ایسا نہیں کیا''۔ (حضرت عمرؓ نے) ''مگر خلیفہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی ہوئے۔ حضرت عثمانؓ کے وقت میں بڑے جنگی سپہ سالار موجود تھے، ایک سے ایک بڑھ کر جنگی قابلیت رکھنے والا ان میں موجود تھا۔ سارے جہان کو اس نے فتح کیا، مگر خلیفہ عثمانؓ ہی ہوئے۔ پھر کوئی تیز مزاج ہوتا ہے، کوئی نرم مزاج، کوئی متواضع، کوئی منکسر المزاج ہوتے ہیں، ہر ایک کے ساتھ سلوک کرنا ہوتا ہے جس کو وہی سمجھتا ہے۔ جس کو معاملات ایسے پیش آتے ہیں۔

(خطبات محمود جلد ۴ صفحہ ۷۲۔ ۷۳)

پھر آپؓ فرماتے ہیں کہ:

''میں ایسے شخص کو جس کو خدا تعالیٰ خلیفہ ثالث بنائے ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لاکر کھڑا ہو جائے گا تو اگر دنیا کی حکومتیں بھی اس سے ٹکر لیں گی وہ ریزہ ریزہ ہو جائیں گی''۔

(خلافت حقہ اسلامیہ صفحہ ۱۸)

چنانچہ ہم نے دیکھا کہ جس بھی حکومت نے ٹکّر لی اس کے اپنے ٹکڑے ہوگئے۔ اور پھر خلافت رابعہ میں بھی یہی نظارے ہمیں نظر آئے۔

ایک اور جگہ حضرت خلیفہ ثانیؓ نے چھٹی ساتویں خلافت تک کا بھی ذکر کیا ہوا ہے۔ تفصیل تو میں آگے بتاتا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں کہ یہ سب لوگ مل کر جو فیصلہ کریں گے وہ تمام جماعت کے لئے قبول ہوگا۔ یعنی انتخاب خلافت کمیٹی کے بارے میں۔ اور جماعت میں سے جو شخص اس کی مخالفت کرے گا وہ باغی ہوگا اور جب بھی انتخاب خلافت کا وقت آئے اور مقررہ طریق کے مطابق جو بھی خلیفہ چنا جائے میں اس کو ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر اس قانون کے ماتحت وہ چنا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوگا، اور جو بھی اس کے مقابل میں کھڑا ہوگا، وہ بڑا ہو یا چھوٹا ذلیل کیا جائے گا اور تباہ کیا جائے گا۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ خلافت کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ جس وقت خلیفہ کے منہ سے کوئی لفظ نکلے اس وقت سب سکیموں، سب تجویزوں اور سب تدبیروں کو پھینک کر رکھ دیا جائے اور سمجھ لیا جائے کہ اب وہی سکیم وہی تجویز اور وہی تدبیر مفید ہے جس کا خلیفہ وقت کی طرف سے حکم ملا ہے۔ جب تک یہ روح جماعت میں پیدا نہ ہو اس وقت تک سب خطبات رائیگاں، تمام سکیمیں باطل اور تمام تدبیریں ناکام ہیں۔

(خطبہ جمعہ ۲۴ رجنوری ۱۹۳۶ء مندرجہ الفضل ۳۱ رجنوری ۱۹۳۶ء)

پھر خلافت ثالثہ کا دور آیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی وفات کے بعد پھر اندرونی اور بیرونی دشمن تیز ہوا۔ لیکن کیا ہوا؟ کیا جماعت میں کوئی کمی ہوئی؟ نہیں، بلکہ خدا تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق پہلے سے بڑھ کر ترقیات کے دروازے کھولے۔ مشنوں میں مزید توسیع ہوئی۔ افریقہ میں بھی، یورپ میں بھی اور پھر افریقہ کے دورے کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے نصرت جہاں سکیم کا اجراء فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق، ایک رؤیا کے مطابق۔ ہسپتال کھولے گئے۔ سکول کھولے گئے، ہسپتالوں میں اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے لاکھوں مریض شفا پا چکے ہیں۔ گورنمنٹ کے بڑے بڑے ہسپتالوں کو چھوڑ کر ہمارے چھوٹے چھوٹے دور دراز کے دیہاتی ہسپتالوں میں لوگ اپنا علاج کرانے آتے ہیں۔ بلکہ سرکاری افسران بھی اس طرف آتے ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ ہمارے ہسپتالوں میں جو واقفین زندگی ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں وہ ایک جذبے کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ اور ان کے پیچھے خلیفہ وقت کی دعاؤں کا بھی حصہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے خلیفہ کی لاج رکھنے کے لئے ان دعاؤں کو سنتا ہے اور جہاں بھی کوئی کارکن اس جذبے سے کام کر رہا ہو کہ میں دین کی خدمت کر رہا ہوں اور میرے پیچھے خلیفہ وقت کی دعائیں ہیں تو اللہ تعالیٰ بھی اس میں بے انتہا برکت ڈالتا ہے۔ پھر سکولوں میں ہزاروں لاکھوں طلباء اب تک پڑھ چکے ہیں بڑی بڑی پوسٹ پر قائم ہیں۔ ہمارے گھانا کے ڈپٹی منسٹر آف انرجی جو ہیں انہوں نے احمدیہ سکول میں شروع میں کچھ سال تعلیم حاصل کی۔ پھر ایک سکول سے دوسرے سکول میں چلے گئے وہ بھی احمدیہ سکول ہی تھا۔ اور آج ان کو اللہ تعالیٰ نے بڑا رتبہ دیا ہوا ہے۔ اسی طرح اور بہت سارے لوگ ہیں۔ افریقن ملکوں میں جائیں تو دیکھ کر پتہ لگتا ہے۔ یہ سب جو فیض ہیں اس وجہ سے ہیں کہ ڈاکٹر ہوں یا ٹیچر، ایک جذبے کے تحت کام کر رہے ہیں اور یہ سوچ ان کے پیچھے ہوتی ہے کہ ہم جو بھی کام کر رہے ہیں ایک تو ہم نے دعا کرنی ہے، خود اللہ تعالیٰ سے فضل مانگنا ہے اور پھر خلیفۃ المسیح کو لکھتے چلے جانا ہے تاکہ ان کی دعاؤں سے بھی ہم حصہ پاتے رہیں۔ اور یہ جو افریقن ممالک میں ہمارے سکول اور کالج ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ کا بھی ذریعہ بنے ہوئے ہیں۔ کل ہی سیرالیون کی رہنے والی خاتون بچوں کے ساتھ مجھے ملنے آئیں۔ وہ کہتی ہیں کہ ہمارے ہاں تو خاندان میں اسلام کا پتہ ہی کچھ نہیں تھا۔ احمدیہ سکول میں میں نے تعلیم حاصل کی اور وہیں سے مجھے احمدیت کا پتہ لگا اور بڑے اخلاص اور وفا کا اظہار کر رہی تھیں۔ وہ بڑی مخلص احمدی خاتون ہیں۔ اسی طرح اور بہت سے ہزاروں، لاکھوں کی تعداد میں لوگ ہیں جو ہمارے ان سکولوں سے تعلیم حاصل کرکے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں شامل ہوئے اور اس کی برکات سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ پھر خلافت ثالثہ میں ہی آپ دیکھ لیں، 74ء کا فساد ہوا اس وقت ان کا خیال تھا کہ اب تو احمدیت ختم ہوئی کہ ہوئی، ایک قانون پاس کر دیا کہ ہم ان کو غیر مسلم قرار دے دیں گے تو پتہ نہیں کیا ہو جائے گا۔ کئی شہید کئے گئے، جانی نقصان کے ساتھ ساتھ مالی نقصان بھی پہنچایا گیا۔ کاروبار لوٹے گئے، گھروں کو آگیں لگا دی گئیں، دکانوں کو آگیں لگا دی گئیں، کارخانوں کو آگیں لگا دی گئیں۔ لیکن ہوا کیا؟ کیا احمدیت ختم ہوگئی۔ پہلے سے بڑھ کر اس کا قدم اور تیز ہوگیا، باپ کو بیٹے کے سامنے قتل کیا گیا، بیٹے کو باپ کے سامنے قتل کیا تو کیا خاندان کے باقی افراد نے احمدیت چھوڑ دی؟۔ ان میں اور زیادہ ثبات قدم پیدا ہوا، ان میں اور زیادہ اخلاص پیدا ہوا۔ ان میں اور زیادہ جماعت کے ساتھ تعلق پیدا ہوا۔ دشمن کی کوئی بھی تدبیر کبھی بھی کارگر نہیں ہوئی اور کبھی کسی کے ایمان میں لغزش نہیں آئی۔ اور پھر اب دیکھیں کہ ان نیکیوں پہ قائم رہنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو جو جانی نقصان ہوا یا جن خاندانوں کو اپنے پیاروں کا جانی نقصان برداشت کرنا پڑا، اگلے جہان میں تو اللہ تعالیٰ نے جزا دینی ہے اللہ نے اُن کو اِس دنیا میں بھی ان کو بے انتہا نوازا ہے۔ مالی لحاظ سے بھی اور ایمان کے لحاظ سے بھی۔ جو پاکستان میں رہے ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے کاروباروں میں برکت دی۔ کئی لوگ ملتے ہیں جن کے ہزاروں کے کاروبار تھے اب لاکھوں میں پہنچے ہوئے ہیں۔ جن کے لاکھوں کے کاروبار تباہ کئے گئے تھے ان کے کاروبار کروڑوں میں پہنچے ہوئے ہیں اور آپ لوگ بھی جو یہاں نکلے، اسی وجہ سے نکلے، آپ کو بھی اللہ تعالیٰ نے اسی لئے نکلنے کا موقع دیا کہ جماعت پر پاکستان میں تنگیاں اور سختیاں تھیں۔ اور یہاں آکے اگر نظر کریں پچھلے حالات میں اور اب کے حالات میں تو آپ کو خود نظر آجائے گا کہ آپ پہ اللہ تعالیٰ کے کتنے فضل ہوئے ہیں۔ مالی لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے کتنا آپ کو مضبوط کر دیا ہے۔ اب اس کا تقاضہ یہ ہے کہ آپ لوگ اس کے آگے مزید جھکیں اور اس کے عبادت گزار بنتے چلے جائیں۔ اپنی نسلوں میں بھی یہ بات پیدا کریں کہ سب کچھ جو تم فیض پا رہے ہو یہ اس سختی اور تنگی کا فیض ہے جو جماعت پہ پاکستان میں تھی اور آج ہم اس کی وجہ سے کشائش میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ کیونکہ یہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ نیک اعمال بجا لانے کی شرط قائم ہے اور ہر وقت قائم ہے۔

پھر خلافت رابعہ کا دور آیا۔ پھر دشمن نے کوشش کی کسی طرح فتنہ و فساد پیدا کیا جائے لیکن جماعت ایک ہاتھ پر اکٹھی ہوگئی۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے اس خوف کی حالت کو امن میں بدل دیا۔ انتخاب خلافت کے ان حالات کے بعد جو بڑی سختی کے چند دن یا ایک آدھ دن تھے دشمن نے جب وہ سکیم ناکام ہوتی دیکھی تو پھر دو سال بعد ہی خلافت رابعہ میں، 84ء میں، پھر ایک اور خوفناک سکیم بنائی کہ خلیفۃ المسیح کو بالکل عضوِ معطّل کی طرح کر کے رکھ دو۔ وہ کوئی کام نہ کر سکے۔ اور جب وہ کوئی کام نہیں کر سکے گا تو جماعت میں بے چینی پیدا ہوگی اور جب جماعت میں بے چینی پیدا ہوگی تو ظاہر ہے وہ ٹکڑے ٹکڑے ہوتی چلی جائے گی، اس کا شیرازہ بکھرتا چلا جائے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی تدبیر پر اپنی تدبیر کو کیسے حاوی کیا۔ ان کی ہر تدبیر کو کس طرح الٹا کے مارا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے وہاں سے نکلنے کے ایسے سامان پیدا فرمائے کہ کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ چھپ کے نکلے۔ کھلے طور پر نکلے اور سب کے سامنے نکلے اور کراچی سے دن کے وقت یا صبح شروع وقت کی ہی وہ فلائیٹ تھی۔ بہر حال وہاں کوشش بھی کی گئی کہ روکا جائے لیکن وہاں بھی اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی اور وہ نہیں پہچان سکے۔ جماعت میں اس سے بڑی سچائی کی اور کیا دلیل ہوسکتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ سے ہجرت کی ہے تو جو اس وقت سلوک ہوا تھا اس سلوک کی کچھ

ADEEBA APPAREL'S
Contact for all types Manufacturing of
SUITS & SHERWANI
House No. 1164, Gali Samosaan
Farash Khana Delhi- 110006
Tanveer Akhtar 08010090714,
Rahmat Eilahi 09990492230

نونیت جیولرز NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

جھلکیاں ہم نے اس ہجرت کے وقت بھی دیکھیں اور جس سے ہمارے ایمانوں کو مزید تقویت پہنچی ہمارے ایمان مزید مضبوط ہوئے۔ پھر یہاں پہنچ کر بیرونی ممالک میں جماعتوں کو مشنوں کو منظم کرنے کا کام بہت وسعت اختیار کر گیا۔ اور اسی طرح دعوت الی اللہ کا کام بھی بہت وسیع ہو گیا۔ اور پھر لاکھوں اور کروڑوں کی تعداد میں جماعت میں داخل ہونا شروع ہو گئے، پھر ایم ٹی اے کا اجراء ہوا، ایک ملک میں تو پلان تھا کہ یہاں خلیفۃ المسیح کی آواز کو روک دیا جائے لیکن ایم ٹی اے نے تمام دنیا میں وہ آواز پہنچا دی اور دشمن کی تدبیریں پھر ناکام ہو کر ان پر لوٹ گئیں۔ پہلے تو مسجد اقصیٰ ربوہ میں خلیفۃ المسیح کا خطبہ سنتے تھے اب ہر شہر میں، ہر گاؤں میں، ہر گھر میں یہ آواز پہنچ رہی ہے۔ پھر افریقہ میں خدمت انسانیت کے کام کو اس دور میں بڑی وسعت دی گئی۔ غرض کہ ایک انتہائی ترقی کا دور تھا اور ہر روز جو دن چڑھ رہا تھا وہ ایک نئی ترقی لے کر آ رہا تھا۔ دشمن خیال کرتا ہے یا انسان اپنی سوچ سے بعض اوقات سوچتا ہے کہ یہاں انتہاء ہو گئی اور اب اس سے زیادہ ترقی کیا ہو گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ ایسے نظارے دکھاتا ہے کہ انسان کی سوچ بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکتی۔

پھر آپ کی وفات کے بعد دشمنوں کا خیال تھا کہ اب تو یہ جماعت گئی کہ گئی اب بظاہر کوئی نظر نہیں آتا کہ اس جماعت کو سنبھال سکے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت کے نظارے سب نے دیکھے۔ بچوں نے بھی اور نوجوانوں نے بھی، مردوں نے بھی اور عورتوں نے بھی اپنے ایمانوں کو مضبوط کیا۔ حتیٰ کہ غیر از جماعت بھی کیا مسلمان اور کیا غیر مسلمان سب نے ہی یہ نظارے دیکھے کیونکہ ایم ٹی اے کے ذریعے یہ ہر جگہ پہنچ رہے تھے۔ لندن میں مجھے کسی نے بتایا کہ ایک سکھ نے کہا کہ ہم بڑے حیران ہوئے آپ لوگوں کا یہ سارا نظام دیکھ کر اور پھر انتخاب خلافت کا سارا نظارہ دیکھ کر۔ پاکستان میں ہمارے ڈاکٹر نوری صاحب کے پاس ایک غیر از جماعت بڑے پیر ہیں یا عالم ہیں وہ آئے (مریض تھے اس لئے آتے رہے) اور ساری باتیں پوچھتے رہے کہ کس طرح ہوا، کیا ہوا اور پھر بتایا کہ میں نے بھی ایم ٹی اے پر دیکھا تھا۔ دشمن بھی وہ جس طرح کہتے ہیں نہ کہ کھلے طور پر تو نہیں دیکھتے لیکن چھپ چھپ کر ایم ٹی اے دیکھتے ہیں۔ یہ سارے نظارے دیکھے اور ڈاکٹر صاحب کو کہنے لگے کہ یہ ایسا نظارہ تھا جو حیرت انگیز تھا۔ اور باتوں میں ڈاکٹر صاحب نے کہا ٹھیک ہے آپ کو پھر تسلیم کرنا چاہئے کہ جماعت احمدیہ سچی ہے کہتے ہیں کہ یہ تو میں نہیں کہتا، یہ مجھے ابھی بھی یقین ہے کہ جماعت احمدیہ سچی نہیں ہے لیکن یہ مجھے یقین ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت آپ کے ساتھ ہے۔ تو جب اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت ہمارے ساتھ ہو گئی تو پھر اور کیا چیز رہ گئی۔ یہ آنکھوں پر پردے پڑے ہونے کی بات ہے اور دلوں پر پردے پڑے ہونے کی بات ہی ہے۔

اب اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے شخص کو خلافت کے منصب پر فائز کیا کہ اگر دنیا کی نظر سے دیکھا جائے تو شاید دنیا کے لوگ اس کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھیں۔ اس کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہ کریں لیکن خدا تعالیٰ دنیا کا محتاج نہیں ہے جیسا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ:

''خوب یاد رکھو کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور جھوٹا ہے وہ انسان جو یہ کہتا ہے کہ خلیفہ انسانوں کا مقرر کردہ ہوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب اپنی خلافت کے زمانے میں چھ سال متواتر اس مسئلے پر زور دیتے رہے کہ خلیفہ خدا مقرر کرتا ہے، نہ انسان۔ اور درحقیقت قرآن شریف کو غور سے مطالعہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ ایک جگہ بھی خلافت کی نسبت انسانوں کی طرف نہیں کی گئی بلکہ ہر قسم کے خلفاء کی نسبت اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ انہیں ہم بناتے ہیں۔ (انوار العلوم جلد ۲ صفحہ ۱۱)

پھر آپؓ فرماتے ہیں:

''خدا تعالیٰ جس شخص کو خلافت پر کھڑا کرتا ہے وہ اس کو زمانے کے مطابق علوم بھی عطا کرتا ہے اگر وہ احمق، جاہل اور بیوقوف ہوتا ہے''۔ پھر فرمایا کہ: ''اس کے یہ معنی ہیں کہ خلیفہ خود خدا بناتا ہے اس کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ جب کسی کو خدا خلیفہ بناتا ہے تو اسے اپنی صفات بخشتا ہے۔ اور اگر وہ اسے اپنی صفات نہیں بخشتا تو خدا تعالیٰ کے خود خلیفہ بنانے کے معنی ہی کیا ہیں''۔ (الفرقان۔ مئی جون ۱۹۶۷ء صفحہ ۳۷)

میں جب اپنے آپ کو دیکھتا ہوں، اپنی نااہلی اور کم مائیگی کو دیکھتا ہوں اور میرے سے زیادہ میرا خدا مجھے جانتا ہے کہ میرے اندر کیا ہے تو اس وقت ہر لمحے اللہ تعالیٰ کی قدرت یاد آ جاتی ہے۔

مکرم میر محمود احمد صاحب نے ایک شعر کہا۔

مجھ کو بس ہے میرا مولیٰ، میرا مولیٰ مجھ کو بس ‏‏‏‏‏‏‏‏‏‏‏‏‏‏‏‏‏‏‏‏‏‏‏‏‏‏‏‏‏ 'کیا خدا کافی نہیں ہے' کی شہادت دیکھ لی

اس کی بیک گراؤنڈ جو میں سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ ایک تو 'کیا خدا کافی نہیں' کی شہادت اَلَیْسَ اللّٰہُ کی انگوٹھی ہے جو خلیفۃ المسیح کو ملتی ہے۔ اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تین انگوٹھیاں تھیں جو آپؑ کے تین بیٹوں کو ملیں۔ اور جو 'مولیٰ بس' کی انگوٹھی تھی (ایک انگوٹھی جس پر 'مولیٰ بس' کا الہام کندہ تھا) وہ حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کے حصہ میں آئی تھی اور یہ میں نے پہنی ہوئی ہے۔ اس کے بعد میرے والد صاحب حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو ملی اور ان کی وفات کے بعد میری والدہ نے مجھے دے دی۔ میں تو اس کو بڑی سنبھال کے رکھتا تھا، پہنتا نہیں تھا لیکن انتخاب خلافت کے بعد میں نے یہ پہننی شروع کی ہے۔ تو 'مولیٰ بس' کے نظارے اور 'کیا خدا کافی نہیں ہے' کے نظارے مجھے تو ہر لمحہ نظر آتے ہیں کیونکہ اگر ویسے میں دیکھوں تو میری کوئی حیثیت نہیں ہے۔

لوگوں کے دلوں میں محبت اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے۔ کوئی انسان محبت پیدا نہیں کر سکتا۔ جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھا دے۔ تو مخالفوں کی خوشیوں کو اللہ تعالیٰ نے کس طرح پامال کیا۔ اب بھی بعض مخالفین شور مچاتے ہیں، منافقین بھی بعض باتیں کر جاتے ہیں۔ وہ چاہے جتنا مرضی شور مچا لیں، جتنا مرضی زور لگا لیں، خلافت اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہے اور جب تک اللہ چاہے گا یہ رہے گی اور جب چاہے گا مجھے اٹھا لے گا اور کوئی نیا خلیفہ آ جائے گا۔ لیکن حضرت خلیفہ اولؓ کے الفاظ میں میں کہتا ہوں کسی انسان کے بس کی بات نہیں کہ وہ ہٹا سکے یا فتنہ پیدا کر سکے۔ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت مضبوط ہے اور ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح ہے۔ افریقہ میں بھی مَیں دورہ پر گیا ہوں ایسے لوگ جنہوں نے کبھی دیکھا نہیں تھا اس طرح ٹوٹ کر انہوں نے محبت کا اظہار کیا ہے جس طرح برسوں کے بچھڑے ملے ہوتے ہیں یہ سب کیا ہے؟ جس طرح ان کے چہروں پر خوشی کا اظہار میں نے دیکھا ہے، یہ سب کیا ہے؟۔ جس طرح سفر کی صعوبتیں اور تکلیفیں برداشت کر کے وہ لوگ آئے، یہ سب کچھ کیا ہے؟۔ کیا دنیا دکھاوے کے لئے یہ سب خلافت سے محبت ہے جو ان دور دراز علاقوں میں رہنے والے لوگوں میں بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے۔ تو جس چیز کو اللہ تعالیٰ پیدا کر رہا ہے وہ انسانی کوششوں سے کہاں نکل سکتی ہے۔ جتنا مرضی کوئی چاہے، زور لگا لے۔ عورتوں، بچوں، بوڑھوں کو باقاعدہ میں نے آنسوؤں سے روتے دیکھا ہے۔ تو یہ سب محبت ہی ہے جو خلافت کی ان کے دلوں میں قائم ہے۔ بچے اس طرح بعض دفعہ دائیں بائیں سے نکل کے سکیورٹی کو توڑتے ہوئے آ کے چمٹ جاتے تھے۔ وہ محبت تو اللہ تعالیٰ نے بچوں کے دل میں پیدا کی ہے، کسی کے کہنے پہ تو نہیں آ سکتے۔ اور پھر ان کے ماں باپ اور دوسرے ارد گرد لوگ جو اکٹھے ہوتے تھے ان کی محبت بھی دیکھنے والی ہوتی تھی۔ پھر اس بچے کو اس لئے وہ پیار کرتے تھے کہ تم خلیفہ وقت سے چمٹ کے اور اس سے پیار لے کر آئے ہو۔ یہ سب باتیں احمدیت کی سچائی کی دلیل ہیں۔ اگر کسی کی نظر ہو دیکھنے کی تبھی دیکھ سکتا ہے۔ چند لوگ اگر مرتد ہوتے ہیں یا منافقانہ باتیں کرتے ہیں تو ان کی ہمیں کوئی پرواہ نہیں ہے۔ ایک بدفطرت اگر جاتا ہے تو جائے، اچھا ہے خس کم جہاں پاک۔ وہ اپنے بدانجام کی طرف قدم بڑھا رہا ہے وہی اس کا انجام مقدر تھا جس کی طرف جا رہا ہے۔ لیکن جب اس کے مقابل پر ایک جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ سینکڑوں سعید روحوں کو احمدیت میں داخل کرتا ہے۔

یاد رکھیں وہ سچے وعدوں والا خدا ہے۔ وہ آج بھی اپنے پیارے مسیح کی اس پیاری جماعت پر ہاتھ رکھے ہوئے ہے۔ وہ ہمیں کبھی نہیں چھوڑے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا۔ وہ آج بھی اپنے مسیح سے کئے ہوئے وعدوں کو اسی طرح پورا کر رہا ہے جس طرح وہ پہلی خلافتوں میں کرتا رہا ہے۔ وہ آج بھی اسی طرح اپنی رحمتوں اور فضلوں سے نواز رہا ہے جس طرح پہلے وہ نوازتا رہا ہے اور انشاء اللہ نوازتا رہے گا۔ پس ضرورت ہے تو اس بات کی کہ کہیں کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل نہ کر کے خود ٹھوکر نہ کھا جائے۔ اپنی عاقبت خراب نہ کر لے۔ پس دعائیں کرتے ہوئے اور اس کی طرف جھکتے ہوئے اور اس کا فضل مانگتے ہوئے ہمیشہ اس کے آستانہ پر پڑے رہیں اور اس مضبوط کڑے کو ہاتھ ڈالے رکھیں تو پھر کوئی بھی آپ کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

❁❁❁

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
RAICHURI CONSTRUCTIONS
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
EMAIL:RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM
B/007,ITKAR SOC ,SURESH NAGAR ,R.T.O ,
ANDHERI (WEST) ,MUMBAI - 400056.
MAQBOOL AHMED: 09987652552 / 09664334252

Love For All Hatred For None
SPARSH INFO SOLUTIONS PVT. LTD.
Employee Background Verification Company, Bangalore
Website: www.sparshinfo.co.in
DIRECTOR VALIYUDDIN K
"FOR FIELD EXECUTIVE JOBS CONTACT US"

خطبہ جمعہ

’’جب تک اوپر سے سلسلہ جاری رہا میں بولتا رہا اور جب ختم ہو گیا بس کر دیا۔‘‘

ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ نشان جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں اللہ تعالیٰ نے دکھائے ایسے ہیں جو ہمارے ایمانوں کو مضبوط کرتے ہیں اور مخالفین احمدیت کا منہ بند کرنے کے لئے ہمیں مواد مہیا کرتے ہیں۔ آپ کی صداقت کی دلیل ہمیں مہیا کرتے ہیں۔

پس خدا سے ڈرو اے جوانمردو اور مجھے پہچانو اور نافرمانی مت کرو اور نافرمانی پر مت مرو اور زمانہ نزدیک آ گیا ہے اور وہ وقت نزدیک ہے کہ ہر ایک جان اپنے کاموں سے پوچھی جائے اور بدلہ دی جائے۔

11 اپریل 1900ء کو رونما ہونے والے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عظیم الشان علمی معجزہ ’خطبہ الہامیہ‘ کا دلنشیں بابرکت ذکر

’’میں نہیں خیال کر سکتا کہ ایسی تقریر جس کی ضخامت کئی جزو تک تھی ایسی فصاحت اور بلاغت کے ساتھ بغیر اس کے کہ اول کسی کاغذ میں قلمبند کی جائے کوئی شخص دنیا میں بغیر خاص الہام الٰہی کے بیان کر سکے......

یہ ایک علمی معجزہ ہے جو خدا نے دکھلایا اور کوئی اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتا‘‘۔ (حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

حق تو یہ ہے کہ مسیح محمدی کا یہ وہ علمی نشان ہے جس کی نظیر قرآن مجید کے بعد نہیں ملتی۔

میں نے اپنی آنکھوں سے اس الہامی اور معجزانہ کلام کے نزول کو دیکھا اور خود کانوں سے سنا کہ بلا امداد غیرے کس طرح وہ انسان روزِ روشن میں تمام لوگوں کے سامنے ایسا فصیح و بلیغ کلام سنا رہا ہے۔

جس قسم کی نبوت کا مرزا صاحب نے دعویٰ کیا ہے اگر اس قسم کے ہزار بھی نبی آ جائیں تو ختم نبوت نہیں ٹوٹتی

محترمہ حنیفاں بی بی صاحبہ آف شیخوپورہ اور محترم سید محمود شاہ صاحب آف کراچی کی وفات پر مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 11 اپریل 2014ء بمطابق 11 شہادت 1393 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 02 مئی 2014 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک ایسے نشان کا ذکر کروں گا جو آج کے دن یعنی 11 اپریل 1900ء میں ظاہر ہوا۔ یا یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ نشان عمل میں آیا۔ یہ نشان آپ کا عربی زبان میں خطبہ ہے جو خاص تائید الٰہی سے آپ کی زبان پر جاری ہوا، بلکہ الہام میں ہی تھا۔ یہ ایک ایسا نشان تھا جو الہامی تھا اس لئے اس کا نام ’’خطبہ الہامیہ‘‘ رکھا گیا۔ اس الہامی خطبہ اور اس الہامی کیفیت کو دو سو کے قریب لوگوں نے اُس وقت سنا اور دیکھا۔ مجھے بھی کسی نے اس طرف توجہ دلائی کہ آج کے دن کی مناسبت سے جبکہ آج جمعہ بھی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس عظیم الشان نشان کو بیان کروں کیونکہ ایسے احمدی بھی ہیں جو شاید خطبہ الہامیہ کا نام تو جانتے ہوں جو کتابی صورت میں شائع ہے لیکن اس کی تاریخ اور پس منظر اور مضمون کا علم نہیں رکھتے۔ اور اس بات نے مجھے حیران بھی کیا جب یہ پتا چلا کہ بعض ایسے بھی ہیں جن کو پتا ہی نہیں کہ خطبہ الہامیہ کیا چیز ہے۔ ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ نشان جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں اللہ تعالیٰ نے دکھائے ایسے ہیں جو ہمارے ایمانوں کو مضبوط کرتے ہیں اور مخالفین احمدیت کا منہ بند کرنے کے لئے ہمیں مواد مہیا کرتے ہیں۔ آپ کی صداقت کی دلیل ہمیں مہیا کرتے ہیں۔ اور خاص طور پر ایسے نشان جیسے خطبہ الہامیہ ہے یہ تو عظیم الشان نشانوں میں سے ہے۔ جس نے بڑے بڑے علماء کے منہ بند کر دیئے۔ بہر حال جیسا کہ میں نے کہا کہ مختصراً اس کا پس منظر اور تاریخ بیان کروں گا اور یہ بھی کہ اس نے اپنوں پر اس وقت کیا اثر کیا، کس کیفیت میں سے وہ گزرے اور غیر اس کے متعلق کیا کہتے ہیں۔ اسی طرح اس خطبہ کی چند سطریں یا بعض چھوٹے سے اقتباسات پیش کروں گا۔

اس الہامی خطبہ کی حقیقت اور عظمت کا تو اسے پڑھنے سے ہی پتا چلتا ہے لیکن یہ چند فقرے جو میں پیش کروں گا جو میں نے پڑھنے کے لئے چنے ہیں ان میں بھی اس کی عظمت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقام و مرتبے کا پتا چلتا ہے۔ تذکرہ میں یہ خطبہ الہامیہ شاید اس لئے شامل نہیں کیا گیا کہ علیحدہ کتابی صورت میں چھپا ہوا ہے لیکن بہر حال مجھے اس بارے میں کچھ تحفظات ہیں۔ اس لئے آئندہ جب بھی تذکرہ شائع ہو یا آئندہ کسی زبان میں جو بھی ایڈیشن شائع ہوں تو متعلقہ ادارے اس بارے میں مجھ سے پوچھ لیں۔

اس خطبہ الہامیہ کا پس منظر یہ ہے جو بدر نے لکھا ہے، اخبار الحکم نے بھی لکھا تھا یا جماعتی روایات میں آ رہا ہے کہ

’’یوم العرفات کو (یعنی بڑی عید، عید الاضحیٰ سے ایک دن پہلے) علی الصبح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بذریعہ ایک خط کے حضرت مولانا نور الدین صاحب کو اطلاع دی۔ کہ

’’میں آج کا دن اور رات کا کسی قدر حصہ اپنے اور اپنے دوستوں کے لئے دعا میں گزارنا چاہتا ہوں۔ اس لئے وہ دوست جو یہاں موجود ہیں اپنا نام معہ جائے سکونت (یعنی پتہ وغیرہ کہاں رہتے ہیں) لکھ کر میرے پاس بھیج دیں تا کہ دعا کرتے وقت مجھ یاد رہے۔‘‘

اس پر تعمیل ارشاد میں ایک فہرست احباب کی ترتیب دے کر حضور کی خدمت میں بھیج دی گئی۔ اس کے بعد اور احباب بھی باہر سے آ گئے جنہوں نے زیارت و دعا کے لئے بیقراری ظاہر کی اور رقعے بھیجنے شروع کر دیئے۔ حضور نے دوبارہ اطلاع بھیجی کہ

’’میرے پاس اب کوئی رقعہ وغیرہ نہ بھیجے۔ اس طرح سخت ہرج ہوتا ہے۔‘‘

مغرب و عشاء میں حضور تشریف لائے جو جمع کر کے پڑھی گئیں۔ بعد فراغت فرمایا:

’’چونکہ میں اللہ تعالیٰ سے وعدہ کر چکا ہوں کہ آج کا دن اور رات کا حصہ دعاؤں میں گزاروں۔ اس لئے

میں جاتا ہوں تاکہ تخلف وعدہ نہ ہو۔‘‘ (وعدہ خلافی نہ ہو)

یہ فرما کر حضور تشریف لے گئے اور دعاؤں میں مشغول ہوگئے۔ دوسری صبح عید کے دن مولوی عبدالکریم صاحب نے اندر جاکر تقریر کرنے کے لئے خصوصیت سے عرض کی۔ اس پر حضور نے فرمایا۔ ’’خدا نے ہی حکم دیا ہے‘‘ اور پھر فرمایا کہ

’’رات الہام ہوا ہے کہ مجمع میں کچھ عربی فقرے پڑھو۔ میں کوئی اور مجمع سمجھتا تھا۔ شاید یہی مجمع ہو۔ (یعنی عید کا)‘‘

پھر یہ بھی رپورٹس میں ہے کہ ’’جب حضرت اقدس عربی خطبہ پڑھنے کے لئے تیار ہوئے تو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اور حضرت مولوی نور الدین صاحب کو حکم دیا کہ وہ قریب تر ہو کر اس خطبہ کو لکھیں۔ جب حضرات مولوی صاحبان تیار ہو گئے تو حضور نے یَا عِبَادَ اللّٰہِ کے لفظ سے عربی خطبہ شروع فرمایا۔ اثناء خطبہ میں حضرت اقدس نے یہ بھی فرمایا کہ

’’اب لکھ لو پھر یہ لفظ جاتے ہیں‘‘ (یعنی ساتھ ساتھ لکھتے جاؤ۔ اگر کوئی لفظ سمجھ نہیں آیا تو ابھی پوچھ لینا)

جب حضرت اقدس خطبہ پڑھ کر بیٹھ گئے تو اکثر احباب کی درخواست پر مولانا مولوی عبدالکریم صاحب اس کا ترجمہ سنانے کے لئے کھڑے ہوئے۔ اس سے پیشتر کہ مولانا موصوف ترجمہ سنائیں، حضرت اقدس نے فرمایا کہ

’’اس خطبہ کو کل عرفہ کے دن اور عید کی رات میں جو مَیں نے دعائیں کی ہیں ان کی قبولیت کے لیے نشان رکھا گیا تھا کہ اگر مَیں یہ خطبہ عربی زبان میں ارتجالاً پڑھ گیا، تو وہ ساری دعائیں قبول سمجھی جائیں گی۔ الحمد للہ کہ وہ ساری دعائیں بھی خدا تعالیٰ کے وعدے کے موافق قبول ہو گئیں...‘‘ آپ نے یہ فرمایا اور پھر اس کا اردو میں ترجمہ شروع ہوا۔‘‘ ...ابھی مولانا عبدالکریم صاحب ترجمہ سنا ہی رہے تھے کہ حضرت اقدس علیہ السلام فرطِ جوش کے ساتھ سجدہ شکر میں جا پڑے۔ حضورؑ کے ساتھ تمام حاضرین نے سجدہ شکر ادا کیا۔ سجدہ سے سر اٹھا کر حضرتِ اقدسؑ نے فرمایا۔

’’ابھی میں نے سرخ الفاظ میں لکھا دیکھا ہے کہ ’مبارک‘ یہ گویا قبولیت کا نشان ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 325-324 مطبوعہ ربوہ)

یہ رپورٹ الحکم میں شائع ہوئی تھی جو ملفوظات میں بھی درج ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب ’’نزول المسیح‘‘ میں تحریر فرماتے ہیں کہ

’’عید اضحیٰ کی صبح کو مجھے الہام ہوا کہ کچھ عربی میں بولو۔ چنانچہ بہت احباب کو اس بات سے اطلاع دی گئی اور اس سے پہلے میں نے کبھی عربی زبان میں کوئی تقریر نہیں کی تھی لیکن اس دن میں عید کا خطبہ عربی زبان میں پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ایک بلیغ فصیح پُرمعانی کلام عربی میں میری زبان میں جاری کی جو خطبہ الہامیہ میں درج ہے۔ وہ کئی جز کی تقریر ہے جو ایک ہی وقت میں کھڑے ہو کر زبانی فی البدیہہ کہی گئی۔ اور خدا نے اپنے الہام میں اس کا نام نشان رکھا کیونکہ وہ زبانی تقریر محض خدائی قوت سے ظہور میں آئی۔ میں ہرگز یقین نہیں مانتا کہ کوئی فصیح اور اہل علم اور ادیب عربی بھی زبانی طور پر ایسی تقریر کھڑا ہو کر کر سکے۔ یہ تقریر وہ ہے جس کے اِس وقت قریباً ڈیڑھ سو آدمی گواہ ہوں گے۔‘‘ (نزول المسیح روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 588)

پھر حقیقۃ الوحی میں آپ ذرا تفصیل سے فرماتے ہیں کہ

’’11 / اپریل 1900ء کو عید اضحیٰ کے دن صبح کے وقت مجھے الہام ہوا کہ آج تم عربی میں تقریر کرو تمہیں قوت دی گئی۔ اور نیز یہ الہام ہوا کَلَامٌ اُفْصِحَتْ مِنْ لَّدُنْ رَبٍّ کَرِیْمٍ یعنی اس کلام میں خدا کی طرف سے فصاحت بخشی گئی ہے۔ چنانچہ اس الہام کو اسی وقت اخویم مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم اور اخویم حکیم مولوی نور دین صاحب اور شیخ رحمت اللہ صاحب اور مفتی محمد صادق صاحب اور مولوی محمد علی صاحب ایم اے اور ماسٹر عبدالرحمن صاحب اور ماسٹر شیر علی صاحب بی اے اور حافظ عبدالعلی صاحب اور بہت سے دوستوں کو اطلاع دی گئی۔ تب میں عید کی نماز کے بعد عید کا خطبہ عربی زبان میں پڑھنے کے لئے کھڑا ہو گیا اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ غیب سے مجھے ایک قوت دی گئی اور وہ فصیح تقریر عربی میں فی البدیہہ میرے منہ سے نکل رہی تھی کہ میری طاقت سے بالکل باہر تھی اور میں نہیں خیال کر سکتا کہ ایسی تقریر جس کی ضخامت کئی جزو تک تھی ایسی فصاحت اور بلاغت کے ساتھ بغیر اس کے کہ اول کسی کاغذ میں قلمبند کی جائے کوئی شخص دنیا میں بغیر خاص الہام الٰہی کے بیان کر سکے۔ جس وقت یہ عربی تقریر جس کا نام خطبہ الہامیہ رکھا گیا لوگوں میں سنائی گئی اس وقت حاضرین کی تعداد شاید دو سو کے قریب ہوگی۔ سبحان اللہ اس وقت ایک غیبی چشمہ کھل رہا تھا۔ مجھے معلوم نہیں کہ مَیں بول رہا تھا یا میری زبان سے کوئی فرشتہ کلام کر رہا تھا کیونکہ مَیں جانتا تھا کہ اس کلام میں میرا دخل نہ تھا۔ خود بخود بنے بنائے فقرے میرے منہ سے نکلتے جاتے تھے اور ہر ایک فقرہ میرے لئے ایک نشان تھا۔ چنانچہ تمام فقرات چھپے ہوئے موجود ہیں جن کا نام خطبہ الہامیہ ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ کیا کسی انسان کی طاقت میں ہے کہ اتنی لمبی تقریر بغیر سوچے اور فکر کے عربی زبان میں کھڑے ہو کر محض زبانی طور پر فی البدیہہ بیان کر سکے۔ یہ ایک علمی معجزہ ہے جو خدا نے دکھلایا اور کوئی اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتا۔‘‘

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 376-375)

پس یہ چیلنج آج تک قائم ہے۔ یہ خطبہ دے دیا تو (اس بارہ میں) بعض مزید باتیں تاریخ احمدیت میں لکھی ہیں کہ

’’خطبہ چونکہ ایک زبردست علمی نشان تھا...‘‘ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا‘‘... اس لئے اس کی خاص اہمیت کے پیش نظر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے خدام میں تحریک فرمائی کہ اسے حفظ کیا جائے۔ چنانچہ اس کی تعمیل میں صوفی غلام محمد صاحب، حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب، مفتی محمد صادق صاحب اور مولوی محمد علی صاحب کے علاوہ بعض اور اصحاب نے اسے زبانی یاد کیا۔ بلکہ مؤخر الذکر دو اصحاب نے مسجد مبارک کی چھت پر مغرب وعشاء کے درمیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس میں بھی اسے زبانی سنایا۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب جو انتہا درجہ ادبی ذوق رکھتے تھے وہ تو اس خطبہ کے اتنے عاشق تھے کہ اکثر اسے سناتے رہتے تھے اور اس کی بعض عبارتوں پر تو وہ ہمیشہ وجد میں آ جاتے۔ مولوی صاحب ایسے بلند پایہ عالم کو خطبہ الہامیہ کے اعجازی کلام پر وجد آنا ایک طبعی بات قرار دی جا سکتی ہے مگر خدا کی طرف سے ایک تعجب انگیز امر یہ پیدا ہوا کہ تقریر سننے والے بچے بھی اس کی جذب وکشش سے خالی نہیں تھے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا بیان ہے کہ وہ دن جس میں یہ تقریر کی گئی ابھی ڈوبا نہیں تھا کہ چھوٹے چھوٹے بچے جن کی عمر 12 سال سے بھی کم تھی اس کے فقرے قادیان کے گلی کوچوں میں دہراتے پھرتے تھے (یعنی خطبہ کے فقرے) جو ایک غیر معمولی بات تھی۔

یہ خطبہ اگست 1901ء میں شائع ہوا۔ حضور نے نہایت اہتمام سے اسے کاتب سے لکھوایا۔ فارسی اور اردو میں ترجمہ بھی خود کیا اور اعراب بھی خود لگائے۔ اصل خطبہ کتاب کے (جو خطبہ الہامیہ کتاب ہے اس کے) اڑتیسویں صفحہ پر ختم ہو جاتا ہے جو کتاب کے باب اول کے تحت درج ہے۔ اگلا حصہ آخر تک عام تصنیف ہے جس کا اضافہ حضور نے بعد میں فرمایا۔ اور پوری کتاب کا نام خطبہ الہامیہ رکھا گیا‘‘ (یعنی پہلا حصہ جو ہے وہ اصل خطبہ الہامیہ ہے۔ الہامی ہے۔ ’’یہ کتاب شائع ہوئی تو بڑے بڑے عربی دان اس کی بے نظیر زبان اور عظیم الشان حقائق ومعارف پڑھ کر دنگ رہ گئے۔ حق تو یہ ہے کہ مسیح محمدی کا یہ وہ علمی نشان ہے جس کی نظیر قرآن مجید کے بعد نہیں ملتی۔‘‘ (تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ 86-85)

اسی خطبہ الہامیہ کے متعلق دو خوابیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قلم مبارک سے لکھی ہوئی ملی ہیں جو تذکرے میں بھی درج ہیں۔

’’19 / اپریل 1900ء کی تاریخ دے کر حضورؑ نے میاں عبداللہ صاحب سنوری کی مندرجہ ذیل خواب لکھی ہے کہ

میاں عبداللہ سنوری کہتے ہیں کہ منشی غلام قادر مرحوم سنور والے یہاں آئے ہیں۔ ان سے انہوں نے پوچھا ہے کہ اس جلسہ کی بابت اُس طرف کی خبر دو۔ کیا کہتے ہیں۔ تو اس نے جواب دیا کہ اوپر بڑی دھوم مچ رہی ہے۔ (یہ خواب بیان کر رہے ہیں کہ اوپر کیا حالات ہیں؟)۔ یہ خواب بعینہٖ سید امیر علی شاہ صاحب کے خواب سے مشابہ ہے کیونکہ انہوں نے دیکھا تھا کہ جس وقت عربی خطبہ بروز عید پڑھا جاتا تھا اس وقت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام جلسہ میں موجود ہیں اور اس خطبہ کو سن رہے ہیں۔ یہ خواب عین خطبہ پڑھنے کے وقت ہی بطور کشف اس جگہ بیٹھے ہوئے ان کو معلوم ہو گیا تھا۔‘‘ (تذکرہ صفحہ 290 حاشیہ ایڈیشن چہارم)

بعض صحابہ کے بھی تاثرات ہیں۔

حضرت حافظ عبدالعلی صاحبؓ بیان فرماتے ہیں کہ

’’میں بوقت خطبہ الہامیہ موجود تھا۔ حضور کی آواز اس وقت بدلی ہوئی تھی۔ ضلع سیالکوٹ کا ایک سید ملہم (سید صاحب تھے ان کو الہام ہوا کرتا تھا لیکن بہرحال وہ احمدی تھے) میرے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ وہ کہہ رہا تھا کہ فرشتے بھی سننے کے لئے موجود ہیں۔‘‘

(رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر 3 صفحہ 146 روایت حضرت حافظ عبدالعلی صاحبؓ)

حضرت مرزا افضل بیگ صاحب بیان فرماتے ہیں کہ

’’عید الاضحیٰ کا خطبہ الہامیہ میرے سامنے حضرت اقدس نے مسجد اقصیٰ میں جو پرانی مسجد مسیح موعود کے وقت کی ہے محراب اندرون دروازے کے سامنے باہر کے دروازے میں کھڑے ہو کر خطبہ بزبان عربی میں پڑھا۔ (یعنی جو برآمدے کی ڈاٹ تھی یا در تھا اس کے اوپر کھڑے ہو کر) حضور ہر لفظ کو تین بار دہراتے تھے اور

گردھاری لال، ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
LUTHRA JEWELLERS SIGN OF PURITY
Since 1948

مولوی حاجی خلیفۃ المسیح اوّل اور مولوی عبدالکریم صاحب یہ ہر دو صاحب کتابت کرتے تھے اور حضور سے دریافت کرتے تھے کہ لفظ 'س' سے ہے یا 'ث' سے۔ عین سے یا الف سے ہے۔ (یعنی لفظ پوچھا بھی جایا کرتے تھے۔) غرضیکہ مولوی صاحبان خود اپنے اصلاح کے دریافت کرتے تھے۔ حضرت اس کی تصحیح فرماتے تھے۔ پھر ختم ہونے پر حضور نے مولوی عبدالکریم صاحب کو فرمایا کہ آپ ترجمہ کر کے پبلک کو سنا دیں چنانچہ مولوی صاحب نے ترجمہ سنایا اور پھر سجدہ شکر مسجد میں ادا کیا گیا۔''

(رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر 8 صفحہ 212 روایات حضرت مرزا افضل بیگ صاحبؓ)

حضرت مولانا شیر علی صاحب فرماتے ہیں کہ ''اس عید کا خطبہ الہامیہ حضرت صاحب نے پڑھایا۔ یوم الحج کی صبح کو حضرت مسیح موعود نے حضرت مولوی صاحب کو پیغام بھیجا یا خط لکھا کہ جتنے لوگ یہاں موجود ہیں ان کے نام لکھ کر میرے پاس بھیج دیں تا میں ان کے لئے دعا کروں۔ حضرت مولوی صاحب نے موجود احباب کو تعلیم الاسلام سکول میں جمع کیا۔ (تعلیم الاسلام ان دنوں مدرسہ احمدیہ کی جگہ میں تھا) اور لوگوں کے ناموں کی فہرست تیار کروائی اور حضرت صاحب کی خدمت میں بھیجی۔ حضرت صاحب نے اپنے دالان کے دروازے بند کر کے دعائیں فرمائیں۔ بعض لوگ جو پیچھے آتے تھے بند دروازے میں سے اپنے رقعے اندر پہنچاتے تھے۔ اس دن صبح کو حضرت مسیح موعودؑ عید کے لئے نکلے مسجد مبارک کی سیڑھیوں سے تو آپ نے فرمایا کہ رات کو مجھے الہام ہوا ہے کہ کچھ کلمات عربی میں کہو۔ اس لئے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اور حضرت مولوی نور الدین صاحب دونوں کو پیغام بھیجا کہ وہ کاغذ اور قلم دوات لے کر آویں۔ کیونکہ عربی میں کچھ کلمات پڑھنے کا الہام ہوا ہے۔ نماز مولوی عبدالکریم نے پڑھائی اور مسیح موعود نے پھر اردو میں خطبہ فرمایا غالباً کرسی پر بیٹھ کر۔ اردو خطبے کے بعد آپ نے عربی خطبہ پڑھنا شروع کیا کرسی پر بیٹھ کر۔ اس وقت آپ پر ایک خاص حالت طاری تھی۔ آنکھیں بند تھیں۔ ہر جملے میں پہلی آواز اونچی تھی، پھر دھیمی ہو جاتی تھی۔ سامنے بائیں طرف حضرت مولوی صاحبان لکھ رہے تھے۔ ایک لفظ دونوں میں سے ایک نے نہ سنا اس لئے پوچھا تو حضرت نے وہ لفظ بتایا اور پھر فرمایا کہ جو لفظ سنائی نہ دے وہ ابھی پوچھ لینا چاہئے کیونکہ ممکن ہے مجھے بھی یاد نہ رہے۔ آپ نے فرمایا کہ جب تک اوپر سے سلسلہ جاری رہا میں بولتا رہا اور جب ختم ہو گیا بس کر دیا۔ پھر حضرت صاحب نے اس کے لکھوانے کا خاص اہتمام کیا اور خود ہی اس کا دو زبانوں فارسی اور اردو میں ترجمہ کیا اور یہ تحریک بھی فرمائی کہ اس کو لوگ یاد کر لیں جس طرح قرآن مجید یاد کیا جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور مولوی محمد علی صاحب نے اس کو یاد کر کے مسجد مبارک میں باقاعدہ حضرت صاحب کو سنایا۔ اس کے بعد میرے بھائی حافظ عبدالعلی صاحب نے حضرت مولوی صاحب سے اس کے متعلق پوچھا۔ مولوی صاحب نے جواب دیا کہ ہم جانتے ہیں کہ یہ حضرت صاحب کی طاقت سے بالا ہے۔ ان کے اس جواب سے یہ مطلب تھا کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ حضرت صاحب کا نہیں''۔

(رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر 10 صفحہ 302 تا 304 روایت حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ)

حضرت میاں امیر الدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ

''حضرت صاحب جو خطبہ الہامیہ سنا کر نکلے تو راستے میں فرمایا کہ 'جب میں ایک فقرہ کہہ رہا ہوتا تھا تو مجھے پتا نہیں ہوتا تھا کہ دوسرا فقرہ کیا ہوگا۔ لکھا ہوا سامنے آجاتا تھا اور میں پڑھ دیتا تھا۔' حضور بہت ٹھہر ٹھہر کر اور آہستہ آہستہ پڑھ رہے تھے۔''

(رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر 10 صفحہ 62 روایت حضرت میاں امیر الدین صاحبؓ)

حضرت مولوی عبداللہ صاحب بوتالویؓ تحریر فرماتے ہیں کہ

''سید عبدالحئی صاحب عرب جو عرب سے آ کر بہت دنوں تک قادیان میں بغرض تحقیق ٹھہرے رہے اور بعد میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی۔ انہوں نے خاکسار سے اپنی بیعت کرنے کا حال اس طرح بیان کیا تھا'' فرمایا کہ ''میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فصیح و بلیغ تصانیف کو پڑھ کر اس بات کا دل ہی میں قائل ہو گیا تھا کہ ایسا کلام سوائے تائید الٰہی کے اور کوئی لکھ نہیں سکتا۔ لیکن یہ مجھے یقین نہیں آتا تھا کہ یہ کلام خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے۔ اگرچہ مجھے حضرت مولوی نور الدین صاحب اور دیگر علماء اس بات کا یقین دلاتے اور شہادت دیتے تھے لیکن میرے شُبہ کو ان کا بیان دور نہ کر سکا اور میں نے مختلف طریقوں سے اس بات کا ثبوت مہیا کرنا شروع کر دیا کہ آیا واقعی یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنا ہی کلام ہے؟ اور کسی دوسرے کی امداد اس میں شامل نہیں۔ چنانچہ میں عربی میں بعض خطوط حضرت اقدس کی خدمت میں لکھ کر ان کے جواب عربی میں ہی حاصل کرتا اور پھر اس عبارت کو غور سے پڑھتا اور اس کا مقابلہ حضور کی تصانیف سے کر کے معلوم کرتا تھا کہ یہ دونوں کلام ایک جیسے ہیں۔ لیکن پھر بھی مجھے کچھ نہ کچھ ان میں فرق ہی نظر آتا جس کا جواب مجھے یہ دیا جاتا کہ حضرت اقدس کا عام کلام جو خطوں وغیرہ کے جواب میں تحریر ہوتا ہے اس میں معجزانہ رنگ اور خاص تائید الٰہی نہیں ہو سکتی چونکہ عربی تصانیف کو حضرت صاحب نے متحدّیانہ طور پر خدا تعالیٰ کے منشا اور حکم کے ماتحت اس کی خاص تائید سے لکھا ہے اس لئے ان کا رنگ جدا ہوتا ہے اور جدا ہونا چاہئے ورنہ عام لیاقت اور خاص تائید الٰہی میں کوئی فرق نہیں رہ جاتا۔

بہرحال میں قادیان میں اس بات کی تحقیقات کے واسطے ٹھہرا رہا تا کہ میں بھی کوئی اس قسم کی خاص تائید الٰہی کا وقت بچشم خود ملاحظہ کروں۔ چنانچہ خطبہ الہامیہ کے نزول کا وقت آ گیا اور میں نے اپنی آنکھوں سے اس الہامی اور معجزانہ کلام کے نزول کو دیکھا اور خود کانوں سے سنا کہ بلا امداد غیرے کس طرح وہ انسان روز روشن میں تمام لوگوں کے سامنے ایسا فصیح و بلیغ کلام سنا رہا ہے۔ لہٰذا میں نے اس خطبہ کو سننے کے بعد شرح صدر سے بیعت کر لی۔'' (اصحاب احمد جلد ہفتم صفحہ 188 روایت حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالویؓ مطبوعہ ربوہ)

''ایک دوست مکرم حاجی عبدالکریم صاحب فوجی ملازمت کے سلسلے میں مصر گئے۔ (شاید 1940ء سے کچھ پہلے کا کوئی وقت ہے۔) وہاں انہوں نے تبلیغ کا کام جاری رکھا اور ایک دوست علی حسن صاحب احمدی ہو گئے۔ ان کو لے کر حاجی صاحب مختلف مصری عرب احباب کے پاس جاتے اور تبلیغ کرتے تھے۔ ان میں سے ایک دوست محکمہ تار میں کلرک تھے۔ کئی روز ان سے خیالات کا تبادلہ ہوتا رہا۔ وہ تمام مسائل میں ان کے ساتھ متفق ہو گئے مگر امتی نبی ماننے پر تیار نہ تھے (یہ بات ماننے پر تیار نہ تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام امتی نبی ہیں) انہوں نے اس کلرک کو ''الخطبۃ الالہامیۃ'' دیا اور پھر کئی دن اس کے پاس نہ گئے۔ ایک دن اس دوست کا خط آیا جس میں اس نے حاجی صاحب کو کھانے پر بلایا تھا۔ وہاں پہنچنے پر اس نے کہا۔ آپ میری بیعت کا خط لکھ دیں۔ حاجی صاحب نے پوچھا کہ کیا ختم نبوت کا مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ اس پر اس دوست نے کہا کہ میں نے ''الازھر'' یونیورسٹی کے ایک بڑے عالم کو رات کے کھانے پر بلایا تھا اور اسے بتایا کہ اس طرح مجھے بعض ہندوستانیوں نے تبلیغ کی ہے اور کہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں اور آنے والا عیسیٰ امت محمدیہ کا ہی ایک فرد ہے جو مسیح و مہدی ہو کر آئے گا اور اس کے دعوے دار حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہیں۔ مجھے ان لوگوں کے تمام دلائل سے اتفاق ہے لیکن وہ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب امتی نبی ہیں اور یہ وہ بات ہے جس کو میں ماننے کے لئے تیار نہیں۔ چونکہ آپ عالم دین ہیں آپ مجھے بتائیں کہ کیا میرا مؤقف درست ہے یا نہیں؟ اس ازھری عالم نے'' ازھر یونیورسٹی کے عالم نے ''جواب دیا کہ میں نے مرزا صاحب کا لٹریچر پڑھا ہے اور بعض احمدیوں سے بھی ملا ہوں اور تبادلہ خیالات کیا ہے۔ جس قسم کی نبوت کا مرزا صاحب نے دعویٰ کیا ہے اگر اس قسم کے ہزار بھی نبی آجائیں تو ختم نبوت نہیں ٹوٹتی'' (یہ تسلیم کیا انہوں نے، کہتے ہیں) ''اس پر میں نے انہیں کہا کہ دیکھو اب میں احمدیہ جماعت میں داخل ہو جاؤں گا اور قیامت والے دن تم اس کے ذمہ دار ہو گے۔ ازھری عالم کہنے لگے کہ میرا یہ جواب صرف یہاں کے لئے ہی ہے۔ اگر پبلک میں سوال کرو گے تو میں یہی کہوں گا کہ امتی نبی بھی نہیں آسکتا'' (لوگوں کے سامنے میں نہیں کہوں گا۔) ''ہاں اگر آپ جماعت احمدیہ میں شامل ہونا چاہئیں تو بیشک میری ذمہ داری پر داخل ہو جائیں۔ جہاں تک میرا تعلق ہے تو میرے لئے بعض روکیں ہیں جن میں سب سے بڑی یہ ہے کہ اگر میں احمدی ہو جاؤں تو مجھے ملازمت سے نکال دیا جائے گا'' (دنیاداری غالب آ گئی) ''یہ مصری دوست کہتے ہیں کہ جب میں نے ازھری عالم سے یہ بات سنی تو فوراً جماعت میں داخل ہونے کا مصمم ارادہ کر لیا اور خطبہ الہامیہ پڑھنا شروع کر دیا اور ختم کر کے سویا۔ رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت سیدنا احمد المسیح علیہ السلام ایک کثیر جماعت کے ساتھ کہیں تشریف لے جا رہے ہیں۔ میں نے دریافت کیا کہ حضور یہ کون لوگ ہیں؟ اور انہیں آپ کہاں لے کے جا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ اولیاء اللہ ہیں جو امت محمدیہ میں مجھ سے پہلے ہوئے ہیں اور میں ان کو دربار رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں زیارت کے لئے لے کے جا رہا ہوں۔ میں خاتم الاولیاء ہوں۔ میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہی جو میری جماعت میں سے ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں مگر وہی جو امتی نبی ہو جیسے میں ہوں۔ جب میں بیدار ہوا تو میرے لئے مسئلہ ختم نبوت حل ہو چکا تھا اور میں بہت خوش تھا۔''

حاجی عبدالکریم صاحب کہتے ہیں کہ میں نے اس وقت ان کا یہ واقعہ اور بیعت فارم پر کر کے قادیان روانہ کر دیا۔''

ایک صاحب شیخ عبدالقادر المغربی بڑے چوٹی کے عالم تھے۔ ''حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب کے ان علامہ المغربی سے علمی، ادبی اور دینی مزاج کی وجہ سے گہرے دوستانہ مراسم تھے۔ آپ سے ان کی پہلی ملاقات 1916ء میں ہوئی تھی۔ ایک دفعہ علامہ المغربی نے حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب کو کہا کہ آیئے ہم دونوں تصویر بنائیں اور دوستی کا اقرار قرآن مجید پر ہاتھ رکھتے ہوئے کیا۔ اسی دوستی کی وجہ سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب دمشق گئے ہیں تو مولوی عبدالقادر صاحب بھی آپ سے ملنے آ گئے اور بہت سے سوالات آپ سے کئے اور جب حضرت مصلح موعودؓ نے جواب دیئے تو انہوں نے پھر یہ کہہ دیا (کیونکہ علامہ تھے، ضد بھی تھی) کہ ہم لوگ عرب ہیں، اہل زبان ہیں۔ قرآن مجید کو خوب سمجھتے ہیں ہم سے بڑھ کر کون قرآن کو سمجھے گا۔ اس

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''اللہ کا لفظ اسی ہستی پر بولا جاتا ہے جس میں کوئی نقص ہو ہی نہیں۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۸)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

پرخیر باتیں ہوتی رہیں۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے یہ فرمایا کہ تم لوگ بھی اسی طرح سے لغت کے محتاج ہو جس طرح سے ہم ہیں۔قرآن خدا نے ہمیں سکھایا ہے اور سمجھایا ہے اور ہماری زبان باوجود یہ کہ ہم لوگ اردو میں گفتگو کرنے کا محاورہ رکھتے ہیں اور عربی میں بولنے کا ہمیں موقع نہیں ملتا تم سے زیادہ فصیح و بلیغ ہے وغیرہ وغیرہ

حضور نے بڑے جوش سے عربی میں ایسی فصیح گفتگو فرمائی کہ پاس بیٹھے ایک سید صاحب بھی مولوی عبدالقادر کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے کہ واقعہ میں ان کی زبان ہم لوگوں سے زیادہ فصیح ہے۔اس پر مولوی عبدالقادر نے کچھ نرمی اختیار کی اور پھر ادب سے گفتگو کرنے لگے۔

بہر حال دوران گفتگو انہوں نے (علامہ مغربی صاحب نے) یہ بھی کہا کہ حضرت مسیح موعود کی کتب میں زبان کی غلطیاں ہیں۔اس کا بھی جواب حضرت خلیفہ ثانی نے دیا۔فرمایا کہ تم میں اگر طاقت ہے تو اب ہی اغلاط کا اعلان کر دو یا ان کتب کا جواب لکھ کر شائع کر دو۔ پر یاد رکھو کہ تم ہرگز نہ کر سکو گے۔اگر قلم اٹھاؤ گے تو تمہاری طاقت تحریر سلب کر لی جاوے گی۔تجربہ کر کے دیکھ لو۔ان باتوں پر اب اس نے منت سماجت شروع کی کہ آپ ان دعووں کو عرب مصر اور شام میں نہ پھیلائیں اس سے اختلاف بڑھتا ہے اور اختلاف اس وقت ہمارے لئے سخت نقصان دہ ہے۔وہابیوں نے پہلے ہی سخت صدمہ پہنچایا ہوا ہے۔آپ بلاد یورپ، امریکہ اور افریقہ کے کفار اور نصاریٰ میں تبلیغ کریں۔مبشر بھیجیں لیکن یہاں ہرگز ایسے عقائد کا نام نہ لیں خدا کے واسطے۔ اَنَا اَرْجُوْکُمْ یَا سَیِّدِی کبھی بوسہ دے کر کبھی ہاتھوں کو لپیٹ کر غرض ہر رنگ میں بار بار منت کرتا تھا کہ خدا کے واسطے ان علاقہ جات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات کا اعلان نہ کریں اور نہ مبلغ بھیجیں وغیرہ وغیرہ۔پھر کہنے لگے کہ ہم جانتے ہیں کہ وہ اچھے آدمی تھے۔اسلام کے لئے غیرت رکھتے تھے مگر ان کی نبوت اور رسالت کو ہم تسلیم نہیں کر سکتے۔صرف لا الہ الا اللہ پر لوگوں کو جمع کریں۔خیر ان باتوں کا جواب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بڑے پر شوکت الفاظ میں، لہجے میں دیا کہ اگر یہ منصوبہ ہمارا ہوتا تو ہم چھوڑ دیتے۔مگر یہ خدا کا حکم ہے اس میں ہمارا اور سیدنا احمد کا کوئی دخل نہیں۔خدا کا یہ حکم ہے ہم پہنچائیں گے اور ضرور پہنچائیں گے...''

انہیں مغربی صاحب کا یہ واقعہ آگے چل رہا ہے، حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کو شام بھیجا۔اس زمانے کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ''...ایک دن میں اور حضرت مولانا شمس صاحب بعض دوستوں سے احمدیت کے بارے میں باتیں کر رہے تھے کہ شیخ عبدالقادر المغربی مرحوم تشریف لائے اور بیٹھ کر ہماری باتیں سنیں۔اثنائے گفتگو استخفاف سے اپنی سابقہ ملاقات کا ذکر کیا'' (یعنی جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے ہوئی تھی بڑے تحقیر کے الفاظ میں)''... اور جو مشورہ حضور کو دیا تھا اسے دہرایا۔(یعنی تبلیغ یہاں نہ کریں) اور مذاقاً کہا کہ الہامات کی عربی عبارت بھی درست نہیں'۔(یعنی حضرت مسیح موعود کے الہامات کی عربی عبارت بھی درست نہیں ہے تو کہتے ہیں)''میں نے خطبہ الہامیہ ان کے ہاتھ میں دیا اور کہا کہ پڑھیں کہاں عربی غلط ہے۔انہوں نے اونچی آواز سے پڑھنا شروع کیا اور ایک دو لفظوں سے متعلق کہا کہ یہ عربی لفظ ہی نہیں۔تو مولانا شمس صاحب نے (وہاں بیٹھے ہوئے تھے) تاج العروس (عربی کی ایک لغت ہے) الماری سے نکالی اور وہ لفظ نکال کر دکھائے۔سامعین کو حیرت ہوئی اور شاہ صاحب کہتے ہیں مَیں نے اس موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے کہا کہ کہلاتے تو آپ بڑے ادیب ہیں، بڑے عالم ہیں لیکن آپ کو اتنی عربی بھی نہیں آتی جتنی میرے شاگرد کو آتی ہے۔''(کہتے ہیں شمس صاحب ان دنوں مجھ سے انگریزی پڑھا کرتے تھے تو اس لئے میں نے ان کو شاگرد کہا۔) اس پر انہیں بڑا غصہ آیا اور یہ کہتے ہوئے اٹھے اور کمرے سے باہر چلے گئے کہ میں تمہیں دیکھ لوں گا اور کل بتاؤں گا تمہیں کیا ہوتا ہے...''خیر شاہ صاحب کہتے ہیں''... میں نے دیکھا کہ جو لوگ بیٹھے ہوئے ہیں وہ میری باتوں سے کچھ متاثر ہیں تو ان کو بھی میں نے کہا کہ ہم دونوں اکٹھے رہے ہیں۔میں بھی وہاں پڑھایا کرتا تھا اور ان کو علامہ صاحب کو خطبہ الہامیہ پڑھ کر ایسی رائے کا اظہار نہیں کرنا چاہئے تھا۔بجائے اس کے حق بات ان کو مان لینی چاہئے تھی۔خیر یہ دوستوں میں باتیں ہوتی رہیں۔دوسرے دن کہتے ہیں صبح سویرے شمس صاحب نے مجھے کہا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آپ کو کہا تھا کہ عبدالقادر المغربی سے بگاڑ نہیں پیدا کرنا، تعلقات رکھیں تو آپ نے تو انہیں ناراض کر دیا ہے۔تو میں نے کہا فکر نہ کرو ٹھیک کر لیں گے۔دوسرے دن ہم دونوں صبح سویرے علامہ صاحب کے مکان پر گئے۔ دروازہ کھٹکھٹایا تو مغربی صاحب تشریف لے آئے اور آتے ہی مجھ سے بغلگیر ہو گئے اور مجھے بوسہ دیا اور کہا کہ میں آپ سے معافی مانگتا ہوں۔میں آپ کی طرف آنا ہی چاہتا تھا۔اندر تشریف لے آئیں۔قہوہ پئیں اور میں آپ کو دکھاؤں کہ میری رات کیسے گزری۔ہم اندر گئے تو انہوں نے رسالہ 'الحقائق عن الاحمدیہ'' (یہ حضرت ولی اللہ شاہ صاحب کی تالیف تھی) کی طرف اشارہ کیا اور کہا۔یہ رسالہ میرے ہاتھ میں تھا اور پختہ ارادہ کیا کہ اس رسالے کا ردّ شائع کروں۔میں نے حدیث اور تفاسیر کی کتب جو میرے پاس تھیں وہ میز پر رکھ لیں اور عشاء کی نماز پڑھ کر ردّ لکھنا شروع کر دیا۔ادھر سے رسالہ پڑھتا اور ردّ لکھنے کے لئے کتابیں دیکھتا۔ایک ردّ لکھتا اس میں تکلف معلوم ہوتا اسے پھاڑ دیتا۔ایک اَور رد لکھتا اسے بھی پھاڑ دیتا۔اسی طرح رات گزر گئی۔بیوی نے بھی کہا کیا ہو گیا ہے تمہیں واپس آ جاؤ۔سو جاؤ (کہتے ہیں کہ) آخر صبح فجر کی اذان ہو گئی اور میں کچھ نہیں لکھ سکا۔ہر بات جو میں لکھتا تھا مجھے لگتی تھی یہ تو غلط ہو گئی اور وہ سارا جماعت کا ہی لٹریچر ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات پر ہی بنیاد رکھتا ہے۔تو اس کے بعد وہ ان کو (شاہ صاحب کو) کہنے لگے کہ میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ اب ایک کلمہ مخالفت کا مجھ سے آپ نہیں سنیں گے۔آپ کے خیالات سراسر اسلامی ہیں اور آپ آزادی سے تبلیغ کریں اور پوچھنے والوں سے میں آپ کے حق میں اچھی بات ہی کہوں گا لیکن میں آپ کے فرقے میں داخل نہیں ہوں گا۔آخری دم تک وہ جماعت کی تعریف کرتے رہے۔''

(ماخوذ از سیرت حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحبؓ۔صفحہ 29-27)

اب میں خطبہ الہامیہ کے بعض اقتباسات پیش کرتا ہوں جس سے اس کی جیسا کہ میں نے کہا عظمت کا کچھ اندازہ ہوتا ہے۔اصل تو پورا پڑھیں گے تو پتا لگے گا۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام عربی میں فرماتے ہیں کہ

''أَيُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ اَنَا الْمَسِیْحُ الْمُحَمَّدِیُّ. وَاِنِّیْ اَنَا أَحْمَدُ الْمَهْدِیُّ وَاِنَّ رَبِّیْ مَعِیَ اِلٰی یَوْمِ لَحْدِیْ مِنْ یَّوْمِ مَهْدِیْ. وَاِنِّیْ أُعْطِیْتُ ضِرَامًا اَکَّالًا. وَمَاءً زُلَالًا وَاَنَا کَوْکَبٌ یَمَانِیٌّ. وَوَابِلٌ رُوْحَانِیٌّ. اِیْذَائِیْ سِنَانٌ مُذَرَّبٌ. وَدُعَائِیْ دَوَاءٌ مُجَرَّبٌ. أُرِیْ قَوْمًا جَلَالًا. وَقَوْمًا اٰخَرِیْنَ جَمَالًا. وَبِیَدِیْ حَرْبَةٌ أُبِیْدُ بِهَا عَادَاتِ الظُّلْمِ وَالذُّنُوْبِ. وَفِی الْأُخْرٰی شُرْبَةٌ أُعِیْدُ بِهَا حَیَاةَ الْقُلُوْبِ.

(یعنی) اے لوگو! مَیں وہ مسیح ہوں کہ جو محمدی سلسلہ میں سے ہے اور میں احمد مہدی ہوں اور سچ مچ میرا ربّ میرے ساتھ ہے۔میرے بچپن سے لے کر میری لحد تک۔اور مجھ کو وہ آگ ملی ہے جو کھا جانے والی ہے اور وہ پانی جو میٹھا ہے اور میں یمانی ستارہ ہوں اور روحانی بارش ہوں۔میرا رنج دینا تیز نیزہ ہے اور میری دعا مجرب دوا ہے۔ایک قوم کو میں اپنا جلال دکھاتا ہوں اور دوسری قوم کو جمال دکھاتا ہوں۔اور میرے ہاتھ میں ہتھیار ہے اس کے ساتھ میں ظلم اور گناہ کی عادتوں کو ہلاک کرتا ہوں اور دوسرے ہاتھ میں شربت ہے جس سے میں دلوں کو دوبارہ زندہ کرتا ہوں۔'' (خطبہ الہامیہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 62-61)

پھر آپ فرماتے ہیں۔

''أَيُّهَا النَّاسُ قُوْمُوْا لِلّٰهِ زُرًا زَرَافَاتٍ وَفُرَادٰی فُرَادٰی. ثُمَّ اتَّقُوا اللّٰهَ وَفَکِّرُوْا کَالَّذِیْ مَا بَخِلَ وَمَا عَادٰی. أَلَیْسَ هٰذَا الْوَقْتُ وَقْتَ رُحْمِ اللّٰهِ عَلَی الْعِبَادِ وَوَقْتَ دَفْعِ الشَّرِّ وَتَدَارُکِ عَطَشِ الْاَکْبَادِ بِالْعِهَادِ. أَلَیْسَ سَیْلُ الشَّرِّ قَدْ بَلَغَ اِنْتِهَاءَهٗ. وَذَیْلُ الْجَهْلِ طَوَّلَ أَرْجَاءَهٗ. وَفَسَدَ الْمُلْکُ کُلُّهٗ وَشَکَرَ اِبْلِیْسُ جُهَلَاءَهٗ. فَاشْکُرُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَذَکَّرَکُمْ وَتَذَکَّرَ دِیْنَکُمْ وَمَا أَضَاعَهٗ. وَعَصَمَ حَرْثَکُمْ وَزَرْعَکُمْ وَلُعَاعَهٗ. وَأَنْزَلَ الْمَطَرَ وَأَکْمَلَ أَبْضَاعَهٗ. وَبَعَثَ مَسِیْحَهٗ لِدَفْعِ الضَّیْرِ. وَمَهْدِیَّهٗ لِاِفَاضَةِ الْخَیْرِ. وَأَدْخَلَکُمْ فِیْ زَمَانِ اِمَامِکُمْ بَعْدَ زَمَانِ الْغَیْرِ.

(کہ) اے لوگو! خدا کے لئے تم سب کے سب یا اکیلے اکیلے خدا کا خوف کر کے اس آدمی کی طرح سوچو جو نہ بخل کرتا ہے اور نہ دشمنی۔کیا یہ وہ زمانہ نہیں کہ خدا بندوں پر رحم کرے؟ اور کیا یہ وہ زمانہ نہیں کہ بدی کو دفع کیا جائے اور جگروں کی پیاس کا مینہ برسانے سے تدارک کیا جائے؟ کیا بدی کا سیلاب اپنی انتہا کو نہیں پہنچا؟ اور جہالت کے دامن نے اپنے کناروں کو نہیں پھیلایا؟ اور ملک فاسد ہو گیا اور شیطان نے جاہلوں کا شکریہ ادا کیا۔ پس اس خدا کا شکر کرو جس نے تم کو یاد کیا اور تمہارے دین کو یاد کیا اور ضائع ہونے سے محفوظ رکھا اور تمہارے بوئے ہوئے کو اور تمہاری زراعت کو آفتوں سے بچایا اور مینہ نازل فرمایا اور اس کے سرمایہ کو کامل کیا اور اپنے مسیح کو ضرر کے دور کرنے کے لئے اور اپنے مہدی کو خیر اور نفع پہنچانے کے لئے بھیجا اور تمہیں تمہارے امام کے زمانے میں غیر کے زمانہ کے بعد داخل کیا۔'' (خطبہ الہامیہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 67-66)

پھر آپ فرماتے ہیں

''وَاِنِّیْ عَلٰی مَقَامِ الْخَتْمِ مِنَ الْوِلَایَةِ. کَمَا کَانَ سَیِّدِی الْمُصْطَفٰی عَلٰی مَقَامِ الْخَتْمِ مِنَ النُّبُوَّةِ. وَاِنَّهٗ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ. وَاَنَا خَاتَمُ الْاَوْلِیَاءِ. لَا وَلِیَّ بَعْدِیْ. اِلَّا الَّذِیْ هُوَ مِنِّیْ وَعَلٰی عَهْدِیْ. وَاِنِّیْ أُرْسِلْتُ مِنْ رَّبِّیْ بِکُلِّ قُوَّةٍ وَبَرَکَةٍ وَعِزَّةٍ. وَاِنَّ قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی مَنَارَةٍ خُتِمَ عَلَیْهَا کُلُّ رِفْعَةٍ. فَاتَّقُوا اللّٰهَ أَيُّهَا الْفِتْیَانُ. وَاعْرِفُوْنِیْ وَأَطِیْعُوْنِیْ وَلَا تَمُوْتُوْا بِالْعِصْیَانِ. وَقَدْ قَرُبَ الزَّمَانُ. وَحَانَ أَنْ تُسْئَلَ کُلُّ نَفْسٍ وَتُدَانُ.

www.intactconstructions.org

Intact Constructions

وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ

Mohammad. Janealam Shaikh

52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

اور میں ولایت کے سلسلے کو ختم کرنے والا ہوں جیسا کہ ہمارے سید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے سلسلے کو ختم کرنے والے تھے اور وہ خاتم الانبیاء ہیں اور میں خاتم الاولیاء ہوں۔ میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہ جو مجھ سے ہوگا اور میرے عہد پر قائم ہوگا اور میں اپنے خدا کی طرف سے تمام تر قوت اور برکت اور عزت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں اور یہ میرا قدم ایک ایسے منارہ پر ہے جو اس پر ہر ایک بلندی ختم کی گئی ہے۔ پس خدا سے ڈرواے جوانمردو اور مجھے پہچانو اور نافرمانی مت کرو اور نافرمانی پر مت مرو اور زمانہ نزدیک آگیا ہے اور وہ وقت نزدیک ہے کہ ہر ایک جان اپنے کاموں سے پوچھی جائے اور بدلہ دی جائے۔"

(خطبہ الہامیہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 71-69)

پس یہ وہ عظیم الشان نشان ہے، یہ عظیم الشان الفاظ ہیں، یہ دعوت ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ نے دی۔ اللہ تعالیٰ کے الہام سے آپ نے دنیا کو دی اور یہ نشان جیسا کہ میں نے کہا 11/اپریل 1900ء کو ظہور میں آیا، آج تک اپنی چمک دکھلا رہا ہے اور آج تک کوئی ماہر سے ماہر زبان دان اور بڑے سے بڑا عالم اور ادیب بھی چاہے وہ عرب کا رہنے والا ہے اس کا مقابلہ نہیں کر سکا۔ اور کس طرح یہ مقابلہ ہو سکتا ہے۔ یہ تو خدا تعالیٰ کا کلام تھا جو آپ علیہ السلام کی زبان سے ادا ہوا۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو اور خاص طور پر عرب مسلمانوں کو عقل اور جرأت دے کہ وہ خدا تعالیٰ کے فرستادے کے پیغام کو سمجھیں اور امت مسلمہ کو آج پھر امت واحدہ بنانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس غلام صادق کے مددگار بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنی ذمہ داریاں نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

نماز جمعہ کے بعد مَیں دو جنازے بھی پڑھاؤں گا۔ ان میں سے ایک جنازہ مکرمہ حنیفاں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب بھٹی بھوڑ و چک ضلع شیخوپورہ کا ہے جو 3/اپریل 2014ء کو 84 سال کی عمر میں وفات پا گئیں تھیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے 1953ء میں ایک خواب کی بناء پر بیعت کر کے جماعت میں شمولیت کی سعادت پائی تھی۔ جلسہ سالانہ ربوہ میں آپ نے خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا تو بتایا کہ خواب میں بیعت کے لئے کہنے والے بزرگ حضور ہی تھے۔ آپ بہن بھائیوں میں اکیلی احمدی تھیں اور پنجوقتہ نمازی، تہجد گزار، بڑی دعا گو تھیں۔ غریب پرور نیک دل مخلص خاتون تھیں۔ جماعت سے اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ عہدے داران کی بڑی عزت کرتی تھیں۔ ان کے پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے ہیں۔ اپنے ایک بیٹے مکرم محمد افضل بھٹی صاحب کو انہوں نے جامعہ بھیجا۔ وہ تنزانیہ میں مبلغ سلسلہ ہیں اور وہاں خدمت بجا لا رہے ہیں اور میدانِ عمل میں ہونے کی وجہ سے اپنی والدہ کے جنازے پر بھی شامل نہیں ہو سکے تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور ان کے اس بیٹے کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے جو میدان عمل میں دین کی خدمت بجا لا رہا ہے۔

دوسرا جنازہ مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب آف کراچی کا ہے۔ جو 29/مارچ 2014ء کو 76 سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ اپنے گھر میں تھے کہ وضو کر کے عصر کی نماز پڑھنے کے لئے اپنے کمرے میں گئے ہیں۔ کافی انتظار کے بعد جب ان کی اہلیہ نے جا کے دیکھا تو جائے نماز ابھی کھولی نہیں تھی، فولڈ کی ہوئی جائے نماز پڑی تھی، یا نماز پڑھ لی تھی یا پڑھنے سے پہلے بہر حال جائے نماز پر یہ گرے ہوئے تھے تو بستر پر ڈالا، ایمبولینس آئی، انہوں نے چیک کر کے بتایا کہ ان کی وفات ہو چکی ہے۔ آپ حضرت سید ناظر حسین شاہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے اور مکرم عبداللہ شاہ صاحب جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے خالہ زاد بھائی تھے ان کے داماد تھے۔ نہایت شفیق، حلیم، نیک، دعا گو، نظام جماعت اور خلافت سے بے انتہا محبت کا تعلق رکھنے والے تھے۔ جماعتی کاموں میں مختلف ذمہ داریوں پر طویل عرصے تک ان کو خدمت بجا لانے کی توفیق ملی۔ تہجد گزار، نمازوں کے پابند، باقاعدگی سے وقف عارضی بھی کرتے تھے۔ جلسہ سالانہ کا ہر سال بے چینی سے انتظار کرتے۔ یہاں آتے تھے اور جلسہ میں شمولیت اور خلیفہ وقت سے ملاقات کا بھی ان کو بڑا شوق ہوتا تھا۔ لمبے عرصہ تک کراچی میں اپنے حلقے کے سیکرٹری وصایا کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ موصی تھے۔ اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں جو سارے پاکستان سے باہر ہی آسٹریلیا، کینیڈا، امریکہ اور سویڈن وغیرہ میں رہتے ہیں۔ ان کے دو بھائی یہاں ہیں۔ ایک سید نصیر شاہ صاحب ہیں جو آجکل یو۔کے میں شعبہ رشتہ ناطہ کے انچارج ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ رحم کا سلوک فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر اور حوصلہ دے اور ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

★★★★★★

بقیہ: ایسا کافر دیکھا ہے کہیں

بنائیں۔ پندرہ سال تک کی عمر تک کے بچوں کی تنظیم اطفال الاحمدیہ کہلاتی ہے۔ پندرہ سے چالیس سال تک کے افراد کی تنظیم خدام الاحمدیہ کہلاتی ہے۔ چالیس سال کے بعد کے افراد کی تنظیم انصار اللہ کہلاتی ہے۔ اسی طرح عورتوں میں پندرہ سال تک کی بچیوں کی تنظیم ناصرات الاحمدیہ ہے اور اس سے زائد عمر والیوں کی تنظیم لجنہ اِماءِ اللہ کہلاتی ہے۔ یہاں یہ بتانا مقصود ہے کہ ہر ایک کو اپنی تنظیم میں شامل ہونا اور اس کا چندہ ادا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ یہ بھی اسلام کی خاطر ایک مستقل مالی قربانی ہے۔

مجلس احرار کا ترجمان "زمزم" جماعت کی اس قابلِ رشک تنظیم کا ذکر کرتے ہوئے بصد حسرت و یاس لکھتا ہے:-

"ایک ہم ہیں کہ ہماری کوئی بھی تنظیم نہیں اور ایک وہ ہیں کہ جن کی تنظیم در تنظیم کی تنظیمیں ہیں۔ ایک ہم ہیں کہ آوارہ منتشر اور پریشان ہیں ایک وہ ہیں کہ حلقہ در حلقہ محدود و محصور اور مضبوط اور منظم ہیں۔ ایک حلقہ احمدیت ہے، اس میں چھوٹا بڑا زن و مرد بچہ بوڑھا ہر احمدی مرکز "نبوت" پر مرکوز و مجتمع ہے۔ مگر تنظیم کی ضرورت اور برکات کا علم و احساس ملاحظہ ہو کہ اس جامع و مانع تنظیم پر بس نہیں۔ اس وسیع حلقہ کے اندر متعدد چھوٹے چھوٹے حلقے بنا کر ہر فرد کو اس طرح جکڑ دیا گیا ہے کہ ہل نہ سکے۔ عورتوں کی مستقل جماعت لجنہ اماء اللہ ہے۔ اس کا مستقل نظام ہے۔ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر اس کا جُداگانہ سالانہ جلسہ ہوتا ہے۔ خدام الاحمدیہ نوجوانوں کا جدا نظام ہے۔ پندرہ تا چالیس سال کے ہر فرد جماعت کا خدام الاحمدیہ میں شامل ہونا ضروری ہے۔

چالیس سال سے اوپر والوں کا مستقل ایک اَور حلقہ ہے 'انصار اللہ' جس میں چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان تک شامل ہیں۔ میں ان واقعات اور حالات میں مسلمانوں سے صرف اس قدر دریافت کرتا ہوں کہ کیا ابھی تمہارے جاگنے اور اُٹھنے اور منظم ہونے کا وقت نہیں آیا؟ تم نے ان متعدد مورچوں کے مقابلہ میں کوئی ایک بھی مورچہ لگایا؟ حریف نے عورتوں تک کو میدانِ جہاد میں لا کھڑا کیا...... میرے نزدیک ہماری ذلت و رسوائی اور میدان کشاکش میں شکست و پسپائی کا ایک بہت بڑا سبب یہی غلط معیارِ شرافت ہے۔"

(زمزم، لاہور، ۲۳ جنوری ۱۹۴۵ء بحوالہ الفضل ۱۸/اپریل ۱۹۴۵ء)

یہیں پر بس نہیں ان تمام مالی قربانیوں کے علاوہ جب بھی افرادِ جماعت سے کسی ہنگامی ضرورت کے تحت خلیفہ وقت کی طرف سے کوئی مالی مطالبہ کیا جاتا ہے تو افراد جماعت بڑی ہی خوشی کے ساتھ لبّیک لبّیک کہتے ہوئے اپنی استطاعت سے بڑھ کر اس میں حصہ ڈالتے ہیں۔

سال 2008 میں خلافت احمدیہ کو سو سال پورے ہوئے۔ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے موقع پر دس کروڑ پاؤنڈ کی مالی تحریک کی گئی تھی۔ جماعت احمدیہ عالمگیر نے اسلام کی تبلیغ و اشاعت کی خاطر دس کروڑ پاؤنڈ سے زیادہ کا نذرانہ اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے قدموں میں پیش کیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ محمد باقر حسین شاذ صاحب! کیا ایسا کافر آپ نے دیکھا ہے کہیں؟

علم تعبیر الرؤیا میں مال کلیجہ ہوتا ہے۔ مال کی قربانی کرنا کلیجہ نکال کر رکھنا ہے۔ کیا یہ عظیم الشان قربانی جس کی ایک جھلک ہم نے آپ کو دکھائی ہے اللہ اور اس کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی محبت کے سوا ممکن ہے؟ ہرگز نہیں۔

محمد باقر حسین شاذ صاحب ہم بطور طنز کے نہیں بلکہ مخلصانہ عرض کرتے ہیں، یہ آپ کے بزرگوں کی ہی گواہی ہے کہ جماعت احمدیہ ایک انتہائی مربوط، منظّم و مستحکم جماعت ہے جو عمل کرنا جانتی ہے۔ جسے تنظیم و اتحاد کی برکت کا احساس ہے جو اسلام کی خاطر ایک بے نظیر ایثار و قربانی پیش کرنے والی جماعت ہے۔ پس اگر آپ مسلمانوں کی اصلاح کے تئیں واقعی مخلص ہیں تو آیئے اس جماعت میں شامل ہو جایئے ع

قطرہ جو دریا میں مل جائے تو دریا ہو جائے

محمد باقر حسین شاذ صاحب! آپ ہمیں کافر کہتے ہیں اور خود کو مسلمان۔ ہم نے اسلام کی خاطر جماعت احمدیہ کی طرف سے کی جانے والی مالی قربانیوں کی ایک ادنیٰ جھلک پیش کی ہے۔ اب آپ بھی ہمیں اپنی قربانیوں کا کچھ نمونہ پیش کر کے دکھایئے! (منصور احمد مسرور)

ZUBER ENGINEERING WORK
زبیر احمد شحنہ (الیس اللہ بِکافٍ عبدہ)
Body Building
All Types of Welding and Grill Works
Cell: 09886083030, 09480943021
HK Road- YADGIR-585201
Distt. Gulbarga (KARNATKA)
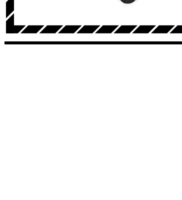

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery
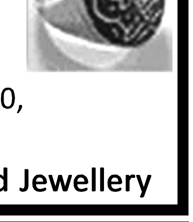

تقریر جلسہ سالانہ قادیان 2013

خلافت خامسہ کے دس سالہ مبارک دور کے شیریں ثمرات
(بالخصوص امن عالم کے تعلق سے مساعی)

محمد عنایت اللہ
ناظر اصلاح وارشاد
مرکزیہ

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ۪ وَ لَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ وَ لَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا ؕ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا ؕ وَ مَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ

(النور:56)

یہ آیت آیت استخلاف کہلاتی ہے کیوں کہ اس میں خلافت کا وعدہ ہے۔)

ترجمہ: تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے دین کو جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے، میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ۔

(النور:56)

قابل احترام صدر اجلاس سامعین کرام جیسا کہ آپ سُن چکے ہیں، خاکسار کی تقریر کا عنوان:

''خلافت خامسہ کے دس سالہ مبارک دور کے شیریں ثمرات'' (بالخصوص امن عالم کے تعلق سے مساعی) ہے۔

برکات خلافت کا مضمون جماعت احمدیہ کے لئے کوئی نیا مضمون نہیں ہے۔ 100 سال سے زیادہ عرصہ سے جماعت احمدیہ برکات خلافت کے لذیذ اور شیریں پھل کھا رہی ہے۔ خلافت خامسہ کے اس دس سالہ دور میں تو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء کے مبارک سال میں اپنوں کے ساتھ غیروں نے بھی عالم گیر سطح پر خلافت کی برکات و اہمیت کے نظارے مشاہدہ کئے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ خلافت حقہ اسلامیہ یعنی خلافت علی منہاج نبوت اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی عظیم الشان نعمت ہے جو نبوت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی آخری اور دائمی شریعت کے انوار کو دنیا میں ہمیشہ ہمیش کے لئے پھیلانے کا ایک عظیم الشان روحانی نظام ہے۔

سامعین کرام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد اگلے روز 27 مئی 1908ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق جماعت میں خلافت کے بابرکت نظام کو جاری فرمایا مورخہ 22/اپریل 2003ء کو ہمارے پیارے موجودہ امام سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اللہ تعالیٰ نے مسند خلافت پر متمکن فرمایا۔ آپ حضرت مسیح موعودؑ کے پانچویں خلیفہ ہیں۔

آپ کا دورِ خلافت بھی سابقہ ادوار کی ہی طرح ایک طرف عظیم الشان بشارات رحمانیہ کو سموئے ہوئے ہے۔ تو دوسری طرف یہاں بھی دعاؤں کی روحانی طاقت۔ اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان قدرتوں کو روز افزوں دکھاتی ہوئی نظر آرہی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو خلافت خامسہ کے اس مبارک دور کے متعلق حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس کا خاص نام لے کر بشارات دی ہیں۔ چنانچہ فرمایا: اِنِّیۡ مَعَکَ یَا مَسۡرُوۡرُ'' اِنِّیۡ مَعَکَ وَمَعَ اَھۡلِکَ اَحۡمِلُ اَوۡزَارَکَ'' ''میں تیرے ساتھ اور تیرے تمام پیاروں کے ساتھ ہوں''۔ ان جملہ الہامات سے واضح ہے کہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مبارک دور خلافت معیت خداوندی اور محبت خداوندی کے ساتھ شروع ہونا تھا چنانچہ اسی طرح ہوا۔

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک دور خلافت کا آغاز مورخہ 22/اپریل 2003ء کے مبارک روز مسجد فضل لنڈن کے مبارک مقام پر جس رنگ میں ہوا وہ آغاز ہی آپ کی محبّت و معیت الٰہی اور نصرت و تائید الٰہی کی تصدیق کے لئے کافی وشافی ہے۔

انتخاب خلافت والے روز کے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے محترم رفیق حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ اپنے ایک مضمون میں فرماتے ہیں ''اسی دوران ایک عظیم الشان واقعہ رونما ہوا جو یہ تھا کہ جب مسجد بھر گئی تو حضور انور نے عشاق خلافت کو بیٹھ جانے کا ارشاد فرمایا ان الفاظ کا کان میں پڑنا ہی تھا کہ مسجد تو کیا مسجد کے اردگرد سڑکوں پر دور دور تک کھڑے لوگ فوراً بیٹھ گئے جیسے کوئی موجود ہی نہ ہو اس عدیم المثال نظارہ کو ایم ٹی اے کے ذریعہ ساری دنیا نے دیکھا۔ (بدر 15 جولائی 2003ء کالم 1)

سامعین حضرات!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں ''اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو گننا اور اُن کی انتہا کو جاننا یہ ممکن ہی نہیں انسانی بس کی بات سے باہر ہے۔ لہٰذا اس مختصر سے وقت میں خلافت خامسہ کے دس سالہ دور کے بے شمار شیریں ثمرات میں سے گنتی کے چند ایک کا ہی اختصار کے ساتھ تذکرہ ہوسکتا ہے۔

سامعین کرام: سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمت میں پیدا ہونے والے مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی بعثت کی جو بنیادی اور اہم غرض بیان فرمائی ہے وہ: ''یُحۡیِ الدِّیۡنَ وَ یُقِیۡمُ الشَّرِیۡعَۃَ'' ہے کہ وہ دین کو زندہ اور شریعت کو قائم کرے گا۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں احیائے دین کا جو جذبہ تھا۔ اُس کا اندازہ آپ کی اس تحریر سے لگایا جاسکتا ہے آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

''ہمارے اختیار میں ہو تو ہم فقیروں کی طرح گھر بہ گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں اور اس ہلاک کرنے والے شرک اور کفر سے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے لوگوں کو بچالیں۔ اگر خدا تعالیٰ ہمیں انگریزی زبان سکھا دے تو ہم خود پھر کر اور دورہ کر کے تبلیغ کریں اور اس تبلیغ میں زندگی ختم کر دیں خواہ مارے ہی جاویں''۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 219، الحکم 10 جولائی 1902)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس مبارک 10 سالہ دور میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس خواہش کو اعجازی رنگ میں پورا فرمایا ہے۔ ان دس سالوں میں آپ نے پانچوں براعظموں کے دو درجن سے زیادہ ممالک کے بار بار دورے فرما کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس خواہش کو کہ انگریزوں تک اُن کی اپنی زبان انگریزی میں پیغام پہنچایا جائے'' بھرپور رنگ میں پورا فرمایا ہے۔

پیارے آقا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ان کامیاب اور نہایت بابرکت دوروں کے دوران بیان فرمودہ بصیرت افروز خطابات اور خطبات کے ذریعہ جہاں احباب جماعت کی تربیت کے سامان فرمائے وہیں آپ نے دعوت الیٰ اللہ کا فریضہ سیر حاصل اور نہایت دلکش انداز میں ادا کر کے نہ صرف کروڑوں عام لوگوں بلکہ سربراہان مملکت ممبران پارلیمنٹ ،وزراء مملکت سپیکرز و ڈپٹی سپیکرز، پیراماؤنٹ چیفس، سفراء، بڑے بڑے دانشوروں، فلاسفروں، قلمکاروں، سیاسی اور مذہبی لیڈروں پریس و میڈیا سے متعلقین تک اسلام کے امن بخش اور فطرتی پیغام کو اس رنگ میں پہنچایا کہ اُنہوں نے اس بات کا اقرار کیا کہ اسلام کو اُس کی اصلی شکل میں جماعت احمدیہ ہی پیش کرتی ہے۔ چنانچہ اس کے نتیجہ میں نہ صرف جماعتی کاموں خصوصاً دعوت الیٰ اللہ کے راستہ میں پیش آنے والی روکاوٹیں دور ہوئیں بلکہ مخالفوں کی دین اسلام سے متعلق غلط فہمیاں بھی دور ہوئیں اور بہتیری سعید روحوں کو بیعت کا شرف بھی حاصل ہوا۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ان دوروں میں احمدی احباب و خواتین بچوں اور بڑوں کی تربیت کے پیش نظر انہیں انفرادی، اجتماعی، اور فیملی ملاقاتوں کے مواقع فراہم فرمائے جس کے نتیجہ میں ہر وہ شخص جس نے خلیفہ وقت سے ملاقات کی خلیفہ اور خلافت دونوں کا دیوانہ ہو گیا۔

2005ء اور 2008ء کے سال کی یادیں ہندوستان اور خاص طور سے اہالیان قادیان اور کیرلہ و تامل ناڈ کے دلوں میں ہمیشہ تازہ رہیں گی۔ جب حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ کے دوران کیرلہ اور تامل ناڈ کے احمدیوں اور قادیان کے ہر گھر کو رونق بخشی اور ہر فرد کو شرفِ زیارت عطا کی۔ خلافت خامسہ کی برکات میں سے یہ ایک خاص برکت ہے جس سے دنیائے احمدیت اپنی جھولیاں بھر رہی ہے۔ جس کے نتیجہ میں ملاقات کرنے والے کی دنیا ہی بدل جاتی ہے۔ روحانی لحاظ سے خاص طور پر اس کے اندر ایک خاص ولولہ اور تیزی پیدا ہوتی ہے۔ اپنے تو اپنے غیر بھی اس برکت سے فیضیاب ہوتے جا رہے ہیں۔

احیائے دین اور قیام شریعت کے عظیم مقصد کی ہی خاطر مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ جیسی عظیم الشان نعمت جو خلافت رابعہ کے دور میں جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے۔ اب خلافت خامسہ کے اس دس سالہ دور میں اس نعمت کو اللہ تعالیٰ نے بام عروج تک پہنچا دیا ہے۔ اس وقت اسلام احمدیت کی تبلیغ اور احباب جماعت کی تعلیم و تربیت کا سب سے بہترین اور مؤثر ذریعہ MTA ہے۔ MTA وہ شیریں ثمر ہے جس کے فیوض و برکات آج جماعت احمدیہ بہت اچھی طرح مشاہدہ کر رہی ہے۔ اس شیریں ثمر کا مزہ لازوال اور اس کی روح میں اُترنے والی حلاوت بے مثال ہے۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ 2013ء کے دوسرے روز میں فرمایا ''MTA انٹرنیشنل کے انتظامی ڈھانچے میں تبدیلی ہوئی ہے۔ امسال MTA ویبسائٹ کا اجراء کیا گیا ہے۔ MTA ویڈیو آن ڈیمانڈ سروس کا آغاز کیا گیا ہے۔ انٹرنیٹ پر نئے پروگراموں میں مزید وسعت دی گئی ہے۔

مارشل آئرلینڈ ساؤتھ پیسفیک کے لوکل کیبل پر ایم ٹی اے دکھایا جا رہا ہے۔

گھانا کے نیشنل ٹی وی سے ایک معاہدہ ہوا ہے کہ وہ روزانہ ہمارا پروگرام دکھائیں گے۔ ابھی یوکے جلسہ کے لئے ڈیڑھ گھنٹے کا وقت دیا ہے۔ ایم ٹی اے

کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کئی جگہ بیعتیں ہو رہی ہیں''۔

23 مارچ 2007ء بروز جمعۃ المبارک سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الفتوح لنڈن سے اپنے خطبہ جمعہ میں MTA-3 العربیہ کے اجراء کا اعلان فرمایا۔

MTA-3 العربیہ نے عرب دنیا پر انتہائی نیک اثرات قائم کئے ہیں۔ اور کرتا چلا جارہا ہے۔

MTA-3 العربیہ کے اجراء کے پیچھے ایک لمبی کوشش اور جدوجہد ہے۔ جس کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ ہمارے پیارے آقا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عربوں تک احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام ہر قیمت پر پہنچانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ پیارے آقا نے اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت کے تحت جو اقدامات فرمائے وہ بہت ہی بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ثابت ہوئے۔ چنانچہ MTA-3 العربیہ عربوں کی بگڑی بنانے اور انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دامن سے وابستہ کرنے میں ایک اہم رول ادا کر رہا ہے۔ MTA-3 العربیہ کے تعلق سے عربوں کے تاثرات بے حد ایمان افروز ہیں۔

محترم مصطفیٰ ثابت صاحب مرحوم ومغفور جو مصر کے معروف عالم دین ہیں۔ MTA-3 العربیہ کے تعلق سے آپ نے فرمایا: ''MTA-3 العربیہ ایک بلند قامت، جری و بہادر اور عظیم چینل ہے اور دوسرے چینل اس کے مقابل پر بونے دکھائی دیتے ہیں''

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اشاعت اسلام کے ہی عظیم مقصد کے لئے خلافت خامسہ کے اس بابرکت دور میں طاہر فاؤنڈیشن کا قیام عمل میں آیا جس کے تحت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے بصیرت افروز خطبات مجلس علم وعرفان اور آپ کی بلند پایہ نگارشات کی مختلف زبانوں میں شایان شان تدوین واشاعت ہو رہی ہے۔ جماعت احمدیہ کے دنیا بھر میں اڑھائی ہزار سے زیادہ دیار التبلیغ اور تبلیغی مراکز سرگرم عمل ہیں۔ دنیا بھر میں لگنے والی نمائشوں، بک سٹالز، تبلیغی جلسوں، سیرت کانفرنسز، اخبارات، رسائل، ٹیلی ویژن اور ریڈیو اور خاص طور سے لیف لیٹس اور پمفلیٹس کے ذریعہ کروڑہا افراد تک پیغام حق پہنچایا جارہا ہے۔

سامعین کرام! ہمارے پیارے آقا نے حال ہی میں سنگاپور، نیوزیلینڈ، آسٹریلیا اور جاپان کے بظاہر چار ملکوں کا دورہ فرمایا۔ لیکن اس دوران درجنوں ملکوں کے ساڑھے تین کروڑ انسانوں تک اسلام کا روح پرور اور امن بخش پیغام پہنچایا۔ الحمدللہ اس وقت دنیا بھر کے 11 ممالک میں جماعت احمدیہ کے جدید ٹیکنالوجی سے آراستہ پرنٹنگ پریس قائم ہیں۔ جن میں ایک منظم پروگرام کے تحت ہر سال دنیا بھر کی مختلف زبانوں میں لاکھوں کی تعداد میں کتب، فولڈرس اور اخبارات طبع ہوتے ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ برطانیہ 2013ء کے دوسرے روز کے خطاب میں فرمایا: ''دوران سال 213 نئی کتب، فولڈرس دنیا بھر کی 48 زبانوں میں شائع ہوئیں۔ وکالت تبشیر کی 64 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق 625 کتب و پمفلیٹ شائع ہوئے ہیں''۔

قرآنی خدمات کے حوالہ سے فرمایا کہ:

''گذشتہ سال تک جماعت احمدیہ کی طرف سے دنیا کی 70 زبانوں میں قرآن مجید کے مکمل تراجم شائع ہو چکے تھے۔ امسال ایک نئی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ شائع کرنے کی جماعت کو توفیق ملی۔ اس طرح 71 زبانوں میں جماعت احمدیہ کی طرف سے مکمل قرآن مجید کے تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ جبکہ کئی اور زبانوں میں قرآن مجید کے مختلف پارے شائع شدہ ہیں اور ہو رہے ہیں''۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متعدد کتب کی اشاعت کا تذکرہ فرماتے ہوئے فرمایا ''کتاب الوصیت کا گذشتہ سال تک 27 زبانوں میں ترجمہ ہو چکا تھا۔ امسال تین نئی زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے''۔

فرمایا! ان کتب کو پڑھ کر غیروں نے بہت اچھا تاثر لیا ہے۔ ایک صاحب لکھتے ہیں ''اس زمانہ میں اس طرح کی نادر کتب لوگوں میں تقسیم کرنا بڑی خدمت ہے۔ جو کچھ جماعت احمدیہ کر رہی ہے اگر یہی ان لوگوں کا عقیدہ ہے تو بہت جلد یہ دنیا کو فتح کر لیں گے۔

خلافت خامسہ اور عالمی بیعت:

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے اذن سے 23 مارچ 1889ء کو بیعت کے سلسلہ کا آغاز فرمایا جس میں 40 سعید روحوں نے بیعت کا شرف پایا۔ عالمی بیعت کے تاریخ ساز سلسلہ کا آغاز 1993ء کے جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقعہ پر خلافت رابعہ کے دور میں ہوا۔ جس میں مختلف ممالک کے دو لاکھ سے زائد افراد نے مواصلاتی رابطہ کے ذریعہ خلیفہ وقت کے دست مبارک پر بیعت کرنے کا شرف پایا۔

خلافت خامسہ کے اس مبارک دور میں سال 2003ء سے سال 2013ء تک کم و بیش 45 لاکھ افراد نے بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

خلافت خامسہ کا دس سالہ مبارک دور اور پیشگوئی وَسِّعْ مَكَانَكَ:

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پیشگوئی کے رنگ میں یہ حکم فرمایا تھا کہ وَسِّعْ مَكَانَكَ کہ اپنے مکان کو وسیع کر۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی تعمیل میں فوراً اس وقت کے حالات کے مطابق بلکہ اپنی استطاعت سے بڑھ کر خرچ برداشت کر کے ایک چھپر نما کمرہ تعمیر کروالیا۔ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے بہت برکت عطا فرمائی۔

اور اب خلافت خامسہ کے اس نہایت بابرکت دس سالہ دور میں پوری دُنیا میں عظیم الشان رنگ میں پوری آب وتاب کے ساتھ تعمیر وتوسیع کا سلسلہ جاری وساری ہے۔ خطبہ جمعہ 12 جون 2009 میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''2005ء میں میرے دورے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مزید توفیق عطا فرمائی کہ قادیان میں جماعتی عمارات میں وسعت پیدا ہوئی اور جماعتی مرکزی عمارات کے علاوہ آسٹریلیا، امریکہ، انڈونیشیا، ماریشش وغیرہ نے وہاں اپنے بڑے وسیع گیسٹ ہاوسز بنائے۔ جماعتی طور پر ایم ٹی اے کی خوبصورت بلڈنگ اور دفتر نشر واشاعت بن گیا۔ کتب کے سٹور بھی اس میں مہیا کئے گئے ہیں بڑے بڑے ہال بنائے گئے ہیں۔ دو منزلہ نمائش ہال بنایا گیا۔

ایک بڑی وسیع تین منزلہ لائبریری بنائی گئی ہے فضل عمر پریس کی تعمیر ہوئی۔ لجنہ ہال بنا۔ ایک تین منزلہ گیسٹ ہاوس مرکزی طور پر بنایا گیا۔ لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مزید توسیع ہوئی اور نئے بلاک بنے اور اس طرح بے شمار نئی تعمیر توسیع ہوئی ہے۔

اور سب سے بڑھ کر یہ کہ مسجد اقصیٰ میں توسیع کی گئی ہے۔ جس میں صحن سے پیچھے ہٹ کے تقریباً تین منزلہ جگہ مہیا کی گئی ہے۔ اور اس میں جو نئی جگہ بنی ہے اس میں تقریباً پانچ ہزار نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اس طرح قادیان میں کئی دوسری مساجد کی تعمیر ہوئی اور سب کی تفصیل کا تو بیان نہیں ہوسکتا۔ اور نہ بغیر دیکھے اس وسعت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے جو ان نئی تعمیرات کی وجہ سے وہاں قادیان میں ہو رہی ہے۔

یہ چند تعمیرات جن کا میں نے ذکر کیا ہے یہ گزشتہ تین چار سال کے عرصہ میں ہوئی ہیں۔ تو یہ ہے اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا کرنا کہ ہر روز ہم اس الہام کی شان دیکھ رہے ہیں۔ اور نہ صرف قادیان میں بلکہ دُنیا میں ہر جگہ حتی کہ پاکستان میں بھی نامساعد حالات کے باوجود اللہ تعالیٰ توفیق دے رہا ہے ہمارے مخالفین سے کس طرح اللہ تعالیٰ نے مواخذہ کرنا ہے یہ تو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ لیکن جہاں تک اس کے وَسِّعْ مَكَانَكَ کا سوال ہے اللہ تعالیٰ ہر روز ہمیں ایک شان سے اسے پورا ہوتا دکھا رہا ہے۔۔۔ فرمایا یہ مسجد جو بیت الفتوح ہے یہ بھی اس کی ایک کڑی ہے۔۔۔ اسی طرح یو۔کے میں اور مساجد بن رہی ہیں۔ تو یہ سب وَسِّعْ مَكَانَكَ کے نظارے ہیں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 12 جون 2009ء)

(رسالہ انصار اللہ مارچ/اپریل 2013ء صفحہ 8)

تحریک وقف نو:

جو ایک الٰہی تحریک ہے اور خلافت رابعہ میں یہ تحریک ہوئی۔ خلافت خامسہ کے اس بابرکت دور میں وقف نو کی الٰہی تحریک میں شامل بچوں کی تعداد میں امسال 2801 کا اضافہ ہوا ہے۔ اب یہ تعداد 50693 تک پہنچ گئی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے واقفین نو اب میدان عمل میں آنا شروع ہو گئے ہیں۔

خلافت خامسہ میں نظام وصیت اور مالی نظام کی عظیم الشان ترقی:

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم اگست 2004ء کے روز احباب جماعت کو تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ اپنی اور اپنی اولادوں کی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے وصیت کے آسمانی نظام میں شامل ہو جائیں۔ چنانچہ احباب جماعت نے پیارے آقا کی اس تحریک پر والہانہ لبیک کہا۔

سن 2007ء میں موصیان کی تعداد 38000 تھی۔ پیارے آقا کی تحریک کے نتیجہ میں اگلے ہی سال میں یہ تعداد بیس ہزار اضافہ کے ساتھ 58000 تک پہنچ گئی۔

جلسہ سالانہ برطانیہ 2010ء کے موقعہ پر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ''نظام وصیت میں شامل ہونے والوں کی تعداد میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اضافہ ہو رہا ہے۔ اب یہ تعداد 109000 ہو چکی ہے۔'' اس میں کوئی شک

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
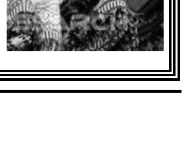
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا کہ اِنِّی مَعَكَ يَا مَسْرُور اُسے حرف بحرف پورا بھی فرمایا۔ بعد کے تین سالوں میں مزید اضافہ ہوا ہے۔

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نظام وصیت کے تعلق سے فرماتے ہیں:

’’یہ وہ نظام ہے جو اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کا قرب پانے کی یقین دہانی کرانے والا نظام ہے۔ یہ وہ نظام ہے جو دین کی خاطر قربانیاں دینے والی جماعت کا نظام ہے۔ اور یہ وہ جماعت ہے جو دنیا میں دُکھی انسانیت کی خدمت کرتی ہے پس ہر احمدی ان باتوں کے سننے کے بعد غور کرے اور دیکھے کہ کس فکر سے اور کوشش سے اس نظام میں شامل ہونا چاہیئے‘‘۔

سامعین کرام: خلافت خامسہ کے اس بابرکت دور میں مالی نظام کو قابل ذکر مضبوطی حاصل ہوئی ہے۔ نظام بیت المال کی مضبوطی کے لئے جو اس دور میں عملی اقدامات کئے گئے وہ نظام وصیت کی عظیم الشان ترقی کے رنگ میں ہمارے سامنے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ احباب جماعت کو چندہ عام میں باشرح کرنے اور طوعی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ ڈالنے کے تعلق سے اقدامات اور کوششیں ہوتی رہیں ہیں۔ جس کے اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاطر خواہ نتائج ہم دیکھتے ہیں۔ لازمی چندہ جات کا بجٹ اب کروڑوں سے نکل کر اربوں میں داخل ہوا ہے۔

چنانچہ چندہ تحریک جدید جس کی 2003ء میں 28 لاکھ 12 ہزار پاؤنڈ کی وصولی تھی۔ اس کے بالمقابل 2013ء میں یہی وصولی 78 لاکھ انہتر ہزار ایک سو پاؤنڈ ہوئی ہے۔ (7869100)

وقف جدید کے چندہ کی سال 2003ء میں ایک لاکھ باون ہزار پاؤنڈ وصولی ہوئی تھی۔ 2012ء میں یہ وصولی 46 لاکھ ترانوے ہزار پاؤنڈ سے زیادہ کی تھی۔ جو تیس گنا اضافہ ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت اور اس کے وعدہ اِنِّی مَعَكَ يَا مَسْرُور کی جلوہ نمائی ہی ہے۔

غرضیکہ اِنِّی مَعَكَ يَا مَسْرُور کا مژدہِ آسمانی دنیائے احمدیت کے دل و جان کو جہاں اللہ تعالیٰ کی ہستی پر یقین و ایمان سے لبریز کر رہا ہے وہاں ایک عجیب سی خوشی اور سرور کی کیفیت سے بھی ہمکنار کر رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور اس کی محبت و شفقت کو سمیٹتے ہوئے قدرت ثانیہ کا یہ پانچواں عظیم الشان سپہ سالار اپنی روحانی فوج کو ساتھ لئے برق رفتاری کے ساتھ حاسد دشمنوں کی نظروں کو خیرہ کرتا ہوا فتح وظفر کامیابی و کامرانی کی منزلیں طے کرتا ہوا آگے سے آگے بڑھ رہا ہے۔ اسلام کے غلبہ کے لئے آپ کا ناقابل تسخیر جوش و ولولہ پوری دنیا کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آپ کی غلامی میں لا ڈالنے کا بے مثال عزم و استقلال اور اس کے لئے آپ کی روز و شب کی انتھک کوششیں انسان کو حیران و ششدر کرتی ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اَيِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُس وَبَارِكْ لَنَا فِي عُمُرِ اِمَامِنَا وَاَمْرِهٖ۔

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت دور خلافت میں احمدیہ انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف آرکیٹیکٹس اینڈ انجینیرز کے تحت افریقہ کے مختلف ممالک میں خدمات انسانیت سرانجام دی گئیں۔ سات ممالک میں سولر سسٹم کے ذریعہ بجلی فراہم کی گئی۔ 485 ہینڈ پمپ نصب کئے گئے۔ 400 افراد پر مشتمل ایک ModelVillage بنانے کا منصوبہ بھی بنایا گیا۔

ہیومینیٹی فرسٹ:

جو 16 سال سے دنیا کے 35 ممالک میں کام کر رہی ہے۔ اس کے تحت 16 لاکھ 70 ہزار افراد کو پینے کا پانی مہیا کیا گیا۔ فری میڈیکل کیمپ، طلباء کو تعلیمی وظائف، محتاجوں کو کھانا مہیا کیا گیا۔ مجلس نصرت جہاں کے تحت افریقہ کے 12 ممالک میں 39 ہسپتال، 656 تعلیمی ادارے خدمت کر رہے ہیں۔

قیام امن کے لئے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی انتھک کاوشیں:

سامعین کرام دور خلافت خامسہ کے کارہائے نمایاں کا مرکزی نقطہ دنیا میں قیام امن ہے۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامیاب اور مؤید من اللہ قیادت کے نتیجہ میں اللہ کے فضل سے ساری دنیا میں امن کانفرنسوں اور جلسہ ہائے پیشوایان مذاہب میں انتہائی تیزی آگئی ہے۔ خصوصاً برطانیہ میں جہاں پیارے آقا کا قیام ہے احمدیہ مسلم جماعت برطانیہ کو ہر سال امن کانفرنس منعقد کر کے احمدیہ مسلم امن ایوارڈ دنیا کی مختلف اُن شخصیتوں اور اداروں کو جو اس کے حقدار ہوں دینے کی توفیق مل رہی ہے۔ اس ایوارڈ میں سرٹیفکیٹ اور ٹرافی کے علاوہ دس ہزار پاؤنڈ کی رقم بھی دی جاتی ہے۔ 2012ء میں احمدی پیس ایوارڈ مکرم بوچی آجے صاحب کو افریقہ میں صحت اور تعلیم میں خصوصی کام کی وجہ سے دیا گیا۔ اُس موقعہ پر موصوف نے فرمایا: ’’یہ اُن کے لئے بہت بڑا اعزاز ہے اور وہ اپنے دل میں بہت انکسار کے جذبات محسوس کرتے ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ یہ نکتہ بہت اہم ہے کہ لوگ اس چیز کو یاد رکھیں کہ اُن کا ماضی کہاں سے شروع ہوا تھا اور وہ جو حاصل کریں اس میں سے کچھ حصہ انسانیت کی خدمت کے لئے پیش کریں‘‘۔

سامعین کرام! سیدنا حضور انور نے قیام امن کے لئے امریکہ، کینیڈا، چین، ایران اور اسرائیل کے سربراہان کو ذاتی خطوط تحریر فرمائے اور قیام امن کی ضرورت بتائی۔ وزیر اعظم اسرائیل مسٹر بنیامین نیتن یاہو کو لکھا:

’’عالمی لیڈروں کو اور بطور خاص آپ کو دوسروں پر بزورِ بازو حکومت کرنے اور کمزوروں کو دبانے کا تاثر ختم کرنا چاہیئے اور اس کے بالمقابل امن وانصاف کے قیام اور ترویج کی کوششوں میں مصروف ہو جانا چاہیئے۔ ایسا کرنے سے آپ خود بھی امن میں آجائیں گے۔ آپ کو بھی استحکام نصیب ہوگا اور دنیا میں امن بھی قائم ہو جائے گا۔ میری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور عالمی لیڈروں کو میرا پیغام سمجھنے کی توفیق بخشے۔ آپ اپنی حیثیت اور مقام کو سمجھیں اور اپنی ذمہ داریوں کو پورا کریں‘‘۔

جناب پوپ بینیڈ یکٹ شانز دہم کے نام قیام امن کا خط تحریر فرمایا۔ اور مذہبی بانیان کی عزت و احترام کے لئے مل کر کام کرنے کی تجویز دی۔

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بذات خود شروع خلافت سے ہی امن عالم اور قیام اتحاد اقوام کا پرچار ساری دنیا میں فرما رہے ہیں۔ 22 اکتوبر 2008ء کو حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے برطانیہ کی پارلیمینٹ سے خطاب کیا۔ اس صد سالہ خلافت جوبلی کے سال میں آپ نے عالمی مسائل جو انسانیت کو موجودہ دور میں درپیش ہیں اور ان سے کس طرح نجات مل سکتی ہے اور کیسے اسلام کی حسین اور پُرامن تعلیم امن عالم کی ضامن ہے کے موضوع پر خطاب فرماتے ہوئے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں راہنمائی فرمائی۔

2012 میں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کوبلنز جرمنی میں ان کے ملٹری ہیڈ کواٹر میں اسلامی تعلیمات، حب الوطنی اور وفاداری کے عنوان پر خطاب فرمایا اور اس نظریہ کا کہ ’’اسلام تشدد کی تعلیم دیتا ہے‘‘ ردّ فرمایا۔ آپ نے ملک سے وفاداری اور ’’حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِيْمَانِ‘‘ کی نہایت پُر اثر تفسیر فرمائی۔

مارچ 2012ء میں آپ نے جماعت احمدیہ برطانیہ کی نویں امن کانفرنس میں خطاب فرمایا جو مسجد بیت الفتوح میں منعقد کی جاتی ہے۔ اس خطاب میں آپ نے جوہری توانائی سے لیس عالمی جنگ عظیم کے امکانات کا تجزیہ فرمایا اور سارے ممالک کو خبردار کیا کہ اگر ہم نے اس طرف توجہ نہ کی اور بین الاقوامی مسائل میں افہام وتفہیم کا رویہ اختیار نہ کیا تو ہولناک نتائج سامنے آئیں گے۔

اس شہزادہ امن نے جون 2012ء میں امریکہ کے ممبران کانگریس کو اُن کے دارالحکومت میں ’’راہ امن‘‘ کے عنوان سے خطاب فرمایا جس میں خدائی تائید و نصرت کا عظیم الشان نشان ’’نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ‘‘ دنیا نے مشاہدہ کیا۔ اس موقعہ پر سیاستدانوں کے علاوہ متعدد اہم مفکرین اور ماہرین تعلیم کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انہیں مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

’’دنیا کی سب سے بڑی طاقت ہونے کی حیثیت سے امریکی حکومت کو اپنی ذمہ داریوں کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ جو وسیع تر دنیا کے حوالہ سے ان پر عائد ہوتی ہے۔ اگر انہوں نے اپنی ان ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں کوتاہی کی اور انصاف کے تقاضوں کو صحیح طور پر پورا نہ کیا تو وہ دنیا کو ایک ہولناک تباہی کی طرف دھکیلنے والے ہوں گے‘‘۔

ابھی سال 2012ء ختم نہیں ہوا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برسلز تشریف لے گئے جہاں آپ نے شہرہ آفاق ایڈریس یوروپین پارلیمینٹ میں پیش کیا۔ آپ نے فرمایا:

’’یوروپین یونین کا قیام یوروپین ممالک کی ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔ کیوں کہ یہ تمام براعظم کو متحد کرنے کا ذریعہ ہے اور آپ سب کو اس اتحاد کو برقرار رکھنے کے لئے ایک دوسرے کے حقوق کا احترام کرتے ہوئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔۔۔ یاد رکھیں کہ یورپ کی طاقت کا راز اس کے اس طرح باہم ایک ہونے اور متحد رہنے میں ہے۔ ایسا اتحاد نہ صرف آپ کو یہاں یوروپ میں فائدہ دے گا بلکہ عالمی سطح پر بھی اس براعظم کو اپنی مضبوطی اور اثر ورسوخ قائم رکھنے میں مدد ہوگا۔

مزید یہ کہ اگر صرف وہ ممالک جو اقوام متحدہ میں ویٹو پاور رکھتے ہیں اس بات کو سمجھ جائیں کہ ان سے بھی اُن کے اعمال کی جواب طلبی کی جائے گی تو حقیقی طور پر انصاف قائم ہو سکتا ہے۔ درحقیقت میں اس سے ایک قدم اور آگے جاؤں گا کہ ویٹو پاور کا اختیار کسی بھی صورت امن قائم نہیں کر سکتا۔ کیوں کہ اس کے مطابق واضح طور پر تمام ممالک برابر اور ایک

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

قربانی، صدقہ، شادی اور ولیمہ کیلئے بکرے ومرغے کا حلال گوشت دستیاب ہے
SINDHI BROTHERS
& MEAT SHOP
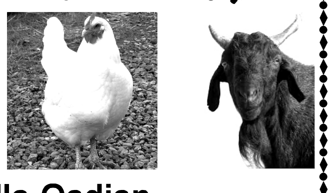
Prop. Tariq
Ahmadiyya Mohalla Qadian
Mob. 9780601509, 9888266901, 9988748328

خلافت احمدیہ کی طاقت کا راز

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فرمایا:

’’خلافت احمدیہ کی طاقت کا راز دو باتوں میں ہے۔ایک خلیفۂ وقت کے اپنے تقویٰ میں اور ایک جماعت احمدیہ کے مجموعی تقویٰ میں۔ جماعت کا جتنا تقویٰ من حیث الجماعت بڑھے گا احمدیت میں اتنی زیادہ عظمت اور قوت پیدا ہوگی۔خلیفۂ وقت کا ذاتی تقویٰ جتنا ترقی کرے گا اتنی ہی اچھی سیادت اور قیادت جماعت کو نصیب ہوگی۔ یہ دونوں چیزیں بیک وقت ایک ہی شکل میں ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر ترقی کرتی ہیں‘‘۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 25/جون 1982ء)

سطح پر نہیں ہیں‘‘۔

مورخہ 23 مارچ 2013ء کو مسجد بیت الفتوح کے طاہر ہال میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے زیر اہتمام دسواں امن سمپوزیم منعقد کیا گیا۔اس سمپوزیم میں مختلف طبقہ ہائے فکر سے تعلق رکھنے والے 800 مہمانوں نے شرکت کی ان مہمانوں میں برطانوی وزراء، مختلف ممالک کے سفیر، برطانوی پارلیمینٹ کے ممبران اور House Of Lords کے ممبر بھی شامل تھے۔

سامعین کرام شاملین میں سے جناب STEPHEN HAMMOND ممبر پارلیمینٹ برطانیہ نے اپنے خطاب میں فرمایا:

’’مجھے علم ہے کہ حضور انور کے خلافت کو دس سال مکمل ہونے والے ہیں۔اور یہ دس سال حیران کن گذرے ہیں۔آپ کی جماعت میں جو رضا کارانہ خدمت کرنے کی روح پائی جاتی ہے یہ بے لوث جذبہ ہی در اصل قیام امن کی روح بن جاتا ہے‘‘۔

جناب Ed Davey MP وزیر برائے توانائی ماحولیات نے اپنے خطاب میں فرمایا:

’’میں حضور امام جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے اس امن سمپوزیم کا انعقاد شروع کر دیا۔آج اس کی دسویں سالانہ تقریب منعقد ہو رہی ہے۔میں حضور کو خراج تحسین اس لئے پیش کر رہا ہوں کہ آپ نے جو راہنمائی یہاں اور دنیا کے دوسرے ممالک میں عطا کی ہے اس کے ذریعہ آپ نے دنیا کے بہت سے حصوں کے لوگوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر دیا ہے۔اور یہ ایک بہت بڑا اعزاز آپ کو حاصل ہے۔آپ ہر شخص کو باہمی رواداری اور دوسروں کو بہتر طور پر سمجھنے کی قابلیت دیتے ہیں۔اور یہ سکھاتے ہیں کہ ہر شخص اپنے دل پر نگاہ رکھے تا کہ دلوں میں صرف محبت ہی جاگزیں رہے‘‘۔

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

’’ہم نہ صرف خواہش رکھتے ہیں بلکہ ہر طریقے سے کوشاں ہیں کہ یہ دنیا امن کا گہوارہ بن جائے‘‘۔یہ ایک نہایت اعلیٰ مقصد ہے جس کے حصول کے لئے ہمیں آپ کا تعاون اور آپ کی مدد درکار ہے۔امن کا حصول اور اس کے لئے سعی کرنا ایک عظیم مقصد ہے۔جس کی دنیا کو از حد ضرورت ہمیشہ سے رہی ہے۔جب ہم آج کی دنیا کے حالات کا تجزیہ کرتے ہیں تو ہمیں احساس ہوتا ہے کہ دنیا میں قیام امن کی جد وجہد کرنے کی جو اشد ضرورت اس وقت ہے اتنی تو کبھی اس سے پہلے ہوئی ہی نہیں۔گذشتہ چار پانچ سال میں جو خوفناک حوادث اور مختلف شکلوں میں بحران پیدا ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں انہوں نے دنیا میں بے چینی اور بد امنی کی صورت اختیار کر لی ہے۔اس میں ہرگز کوئی شک نہیں کہ ہر دن جو گزرتا ہے اس کے ساتھ دنیا کا امن سمندر کی پیچھے ہٹی ہوئی لہروں کی طرح پیچھے سرکتا جا رہا ہے۔‘‘ گذشتہ پانچ سالوں میں جہاں تک بھی میری پہنچ ہو سکتی ہے میں نے تمام حلقوں کو دنیا میں خبردار کیا ہے کہ دنیا کی حالت ابتر ہوتی جا رہی ہے۔میں نے بار بار اس طرف توجہ دلائی ہے کہ بگڑتی ہوئی معاشی اور سیاسی حالت دنیا کو ایک خطرناک تباہی کی طرف دھکیلتی جا رہی ہے۔۔۔خطرہ ہے بلکہ واضح طور پر ممکن بنتا جا رہا ہے کہ یہ صورت حال ایک ہولناک عالمی جنگ کی صورت اختیار کرے گی۔

فرمایا: قیام امن کے لئے از بس ضروری ہے کہ پہلا قدم یہ ہو کہ انصاف کو اس کے اعلیٰ معیار کے مطابق اپنایا جائے۔مگر جب ہم دنیا کے حالات کا تجزیہ کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہو جاتا ہے کہ اس قسم کے اعلیٰ اخلاق کہیں پر بھی عمل میں نہیں لائے جاتے۔

فرمایا: ’’اگر ہم دل سے امن چاہتے ہیں اور دنیا کو تباہ ہونے سے بچانا چاہتے ہیں تو ہمارے لئے از بس ضروری ہے کہ ہم انصاف اور سچائی سے وفاداری کے ساتھ چمٹے رہیں‘‘۔

فرمایا: ’’انصاف کے معیار جن کا میں نے ذکر کیا ہے وہ بہر حال اپنانے ہوں گے۔اور نہ صرف مسلمانوں کو اپنانے ہوں گے بلکہ غیر مسلموں کو بھی اور تمام قوموں کو بھی کیوں کہ ایٹمی تابکاری کے ہولناک اثرات کسی سے بھی رعایت نہیں برتیں گے‘‘۔

فرمایا: ’’اس وقت کے حالات میں یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ عالمی جنگ کے شعلے ایشیا کے ممالک سے اٹھیں گے۔مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ مغرب کے ممالک اس سے بچ نہیں سکیں گے‘‘۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس مایہ ناز خطاب کا کیا اثر ہوا اور جو مختلف ممالک کے مندوبین شامل کانفرنس تھے ان کے کیا تاثرات تھے احباب اس کے لئے اخبار الفضل انٹرنیشنل 27 دسمبر 2012ء کی اشاعت میں دیکھیں جہاں دو درجن سے زائد تاثرات موجود ہیں جو زبان حال سے یہ گواہی پیش کر رہے ہیں کہ:

’’آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار‘‘

سامعین کرام آخر میں سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیام امن کے تعلق سے آپ کی کاوشوں کے بارے دنیا کی نامور شخصیتوں میں سے صرف دو کے تاثرات پیش کر کے اپنی تقریر کو ختم کروں گا۔

انٹرفیتھ انٹرنیشنل کے نمائندہ اور رفاہی تنظیم Feed a Family کے بانی جناب بشپ ڈاکٹر امَین ہوارڈ (Bishop Dr.Amen Howard) جنہوں نے جنیوا سوٹزرلینڈ سے آ کر برسلز جرمنی میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب سنا باوجود اس کے کہ وہ ایک روز قبل برف پر سے پھسل گئے تھے۔اُن کی آنکھ پر شدید چوٹ آئی تھی جس کی وجہ سے آنکھ سوجی ہوئی تھی انہوں نے یہ سفر اختیار کیا۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کے بعد انہیں حضور اقدس سے مصافحہ کا شرف بھی حاصل ہوا۔اس موقعہ پر اُن کی خوشی دیکھنے والی تھی۔موصوف نے اپنے خیالات کا اظہار ان الفاظ میں کیا:

ڈاکٹر امَین (AMEN) فرماتے ہیں! یہ شخص جادوگر نہیں لیکن ان کے الفاظ جادو کا سا اثر رکھتے ہیں۔لہجہ دھیما ہے لیکن ان کے منہ سے نکلنے والے الفاظ غیر معمولی طاقت وشوکت اور اثر اپنے اندر رکھتے ہیں۔اس طرح کا جرأتمند انسان مَیں نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں دیکھا۔آپ کی طرح کے صرف تین انسان اگر اس دنیا کو مل جائیں تو امن عامہ کے حوالے سے اس دنیا میں حیرت انگیز انقلاب مہینوں نہیں بلکہ دنوں کے اندر برپا ہو سکتا ہے۔اور یہ دنیا امن اور بھائی چارہ کا گہوارہ بن سکتی ہے۔’’مَیں اسلام کے بارے میں کوئی اچھی رائے نہیں رکھتا تھا اب حضور کے خطاب نے اسلام کے بارے میں میرے نقطۂ نظر کو کلیۃً تبدیل کر دیا ہے‘‘۔

(الفضل انٹرنیشنل 04 جنوری تا 10 جنوری 2013ء)

یہ الفاظ احرار یورپ کی مزاج کی تبدیلی کی تصویر ہیں۔

اسپین کے ایک عالم اور متعدد کتب کے مصنف نے ان الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا:

’’خدا آپ پر بہت مہربان ہے۔اور میں بھی خدا کے نام پر آپ کے لئے بھلائی چاہتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ آپ کو خدا دولت اور امن عطا کرے۔میں مذہبی شخص ہوں اور بعض روحانی تجربات رکھتا ہوں۔ایک عرصہ سے میں نے ایسا مذہبی ماحول نہیں دیکھا تھا۔ہم جانتے ہیں کہ روحانی شخص وہ ہوتا ہے جو سیدھی راہ پر ہو، خدا کے ساتھ ہو اور خدا اس کے ساتھ ہو‘‘۔

’’دامن امن وامان کے پھر پلٹے اور خوف کا عالم دور ہوا
تاریکی شب کافور ہوئی سب گھور اندھیرا نور ہوا
اب اوجِ افق پر اک تارا جو پانچ کناری چمکا ہے
اس دور میں دوسری قدرت کا یہ پانچواں پاک ظہور ہوا
یہ خاص عطاء ربی ہے ہم اہل وفا اَہل اللہ پر
ہر قلب پہ جلوہ گر ہو کر مامور دین منصور ہوا
اب تھام لو اُس کو اے لوگو جو حبل اللہ اُتر آئی ہے
مانند عروۃُ الوثقیٰ یہ اب دست مسرور ہوا
یہ عہدِ کمال فتح وظفر جواب اسلام پہ ہے آیا
اس عہد میں دنیا دیکھے گی پھر کفر کو چکنا چور ہوا‘‘

مبارک احمد ظفر صاحب

(رسالہ انصار اللہ مارچ/اپریل 2013ء صفحہ 5-4)

ہفت روزہ بدر انٹرنیٹ پر بھی دستیاب ہے۔احباب اس سے فائدہ اٹھائیں۔
www.akhbarbadrqadian.in (ایڈیٹر بدر)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلوٰۃُ عِمَادُالدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹوٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

تقریر جلسہ سالانہ قادیان 2012

خلافت خامسہ کی برکات عصر حاضر کی جدید ایجادات کی روشنی میں

((............ حافظ مخدوم شریف ناظر نشر و اشاعت قادیان ....))

سامعین کرام! اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں غلبہ اسلام کی خوشخبری دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

هُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰی وَدِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّهٖ وَلَوۡ کَرِهَ الۡمُشۡرِکُوۡنَ

ترجمہ: وہی اللہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ اسے تمام ادیان باطلہ پر غالب کر دے خواہ مشرک ناپسند ہی کریں۔ (الصف آیت 10)

معزز سامعین! اس آیت کریمہ کی تفسیر میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بیان فرماتے ہیں۔

"اتمام نعمت کی صورتیں دراصل دو ہیں۔ اول تکمیل ہدایت۔ دوم تکمیل اشاعت ہدایت۔ اب تم غور کر کے دیکھو۔ تکمیل ہدایت تو آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں کامل طور پر ہو چکی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مقدر کیا تھا کہ تکمیل اشاعت ہدایت کا زمانہ دوسرا زمانہ ہو جب کہ آنحضرت ﷺ بروزی رنگ میں ظہور فرماویں اور وہ زمانہ مسیح موعود اور مہدی کا زمانہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّهٖ اس شان میں فرمایا گیا ہے۔ تمام مفسرین نے بالاتفاق اس امر کو تسلیم کر لیا ہے کہ یہ آیت مسیح موعودؑ کے زمانہ سے متعلق ہے۔ درحقیقت اظہار دین اسی وقت ہو سکتا ہے جب کل مذاہب میدان میں نکل آویں اور اشاعت مذہب کے ہر قسم کے مفید ذریعے پیدا ہو جائیں اور وہ زمانہ خدا کے فضل سے آ گیا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 134)

سامعین کرام! تکمیل اشاعت ہدایت اور غلبہ اسلام کی خوشخبری دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ وعدہ فرمایا "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔

اسی وعدہ کے مطابق ہمارے پیارے خدا نے خود ایسے ذرائع تبلیغ پیدا فرما دیئے اور نہ صرف اس زمانے میں ایسے ذرائع پیدا فرمائے بلکہ آج سے سینکڑوں سال قبل قرآن مجید میں ان نئی ایجادات اور ذرائع تبلیغ کی خبر دے کر ازدیاد ایمان کا باعث بنایا اور اپنے پیارے و محبوب رسول حضرت اقدس محمد مصطفےٰ ﷺ اور آپ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک بین ثبوت مہیا فرما دیا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"......وَاِذَا النُّفُوۡسُ زُوِّجَتۡ بھی میرے ہی لئے ہے...... پھر یہ بھی جمع ہے کہ خدا تعالیٰ نے تبلیغ کے سارے سامان جمع کر دیئے ہیں۔ چنانچہ مطبع کے سامان، کاغذ کی کثرت، ڈاکخانوں، تار، ریل اور دخانی جہازوں کے ذریعہ کل دنیا ایک شہر کا حکم رکھتی ہے اور پھر نت نئی ایجادیں اس جمع کو اور بھی بڑھا رہی ہیں کیونکہ اسباب تبلیغ جمع ہو رہے ہیں۔ اب فونوگراف سے بھی تبلیغ کا کام لے سکتے ہیں اور اس سے بہت عجیب کام نکلتا ہے۔ اخباروں اور رسالوں کا اجراء۔ غرض اس قدر سامان تبلیغ کے جمع ہوئے ہیں کہ اس کی نظیر کسی پہلے زمانے میں ہم کو نہیں ملتی"۔

(الحکم جلد ۶ نمبر ۴۳ بتاریخ ۳۰ نومبر ۱۹۰۲ صفحہ ۱-۲)

سامعین کرام! سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفا نے ان نئی ایجادات کو خدمت اسلام میں بروئے کار لانے کی ہر ممکن کوشش کی اور سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفےٰ ﷺ کی پر امن اور حسین تعلیم کو اکناف عالم تک پہنچانے کیلئے ان نئی ایجادات اور وسائل کا بھرپور استعمال کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں پریس ایجاد ہو چکا تھا اور آپ علیہ السلام امرتسر جا جا کر اپنی کتب چھپوایا کرتے تھے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہونے والی ایجادات میں سے ایک فونوگراف ہے۔۔۔۔ حضور کے مخلص خادم اور جماعت کی ایک برگزیدہ ہستی حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے فونوگراف خریدا۔ حضرت اقدسؑ کو اکتوبر ۱۹۰۱ء میں اس کی اطلاع ہوئی۔ حضور جو دنیا میں آواز حق کو پہنچانے کی صبح و شام نئی نئی راہیں سوچتے تھے بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ "جب وفد نصیبین جائے تو ہم اپنی ایک تقریر جو عربی زبان میں ہو اور قریباً چار گھنٹہ کے برابر ہو اس میں بند کر دیں جس میں ہمارے دعاوی اور دلائل بیان کئے جائیں۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ جہاں جہاں یہ لوگ جائیں گے وہاں اس تقریر کو اس کے ذریعہ سنائیں۔ اس سے عام تبلیغ ہو جائے گی اور گویا ہم ہی بولیں گے اور یوں مسیح کے سیاح ہونے کے معنی پورے ہو جائیں گے۔ آج تک اس فونوگراف سے صرف کھیل کی طرح کام لیا گیا ہے مگر حقیقت میں خدا نے ہمارے لئے یہ ایجاد رکھی ہوئی تھی اور بہت بڑا کام اس سے نکلے گا۔۔۔"

(تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ ۱۹۲ تا ۱۹۴)

سامعین کرام! پس ان نئی ایجادات کو اشاعت اسلام کی مبارک مہم کے لئے استعمال کرنے کا سلسلہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شروع فرمایا اور آپ کے بعد آپ کے مقدس خلفاء نے اس سلسلہ کو آگے بڑھایا اور ہر نئی ایجاد کے اچھے پہلوؤں سے خوب فائدہ اٹھایا اور نقصان دہ پہلوؤں کے استعمال سے منع فرمایا۔

۱۹۳۶ء میں جلسہ سالانہ کے موقع پر پہلی دفعہ لاؤڈ سپیکر استعمال کیا گیا۔ مسجد اقصیٰ قادیان میں پہلی دفعہ ۷ جنوری ۱۹۳۸ء کو لاؤڈ سپیکر لگا۔ حضرت مصلح موعود نے اس دن خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

"اب وہ دن دور نہیں کہ ایک شخص اپنی جگہ پر بیٹھا ہوا ساری دنیا میں درس و تدریس پر قادر ہوگا۔ ابھی ہمارے حالات ہمیں اس بات کی اجازت نہیں دیتے، ابھی ہمارے پاس کافی سرمایہ نہیں اور ابھی علمی دقتیں بھی ہمارے راستے میں حائل ہیں۔ لیکن اگر یہ تمام دقتیں دور ہو جائیں اور جس رنگ میں اللہ تعالیٰ ہمیں ترقی دے رہا ہے اور جس سرعت سے ترقی دے رہا ہے اس کو دیکھتے ہوئے سمجھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قریب زمانے میں ہی یہ تمام دقتیں دور ہو جائیں گی تو بالکل ممکن ہے کہ قادیان میں قرآن اور حدیث کا درس دیا جا رہا ہو اور جاوا کے لوگ اور امریکہ کے لوگ اور انگلستان کے لوگ اور فرانس کے لوگ اور جرمن کے لوگ اور آسٹریلیا کے لوگ اور ہنگری کے لوگ اور عرب کے لوگ اور مصر کے لوگ اور ایران کے لوگ اور اسی طرح تمام ممالک کے لوگ اپنی اپنی جگہ وائرلیس سیٹ لئے ہوئے وہ درس سن رہے ہوں۔ یہ نظارہ کیا ہی شاندار نظارہ ہوگا اور کتنے ہی عالیشان انقلاب کی یہ تمہید ہوگی کہ جس کا تصور کر کے بھی آج ہمارے دل مسرت و انبساط سے لبریز ہو جاتے ہیں۔"

(روزنامہ الفضل قادیان ۱۳ جنوری ۱۹۳۸ء)

سامعین کرام! پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس موعود بیٹے کی بشارات کو اور آپ کی پاک خواہشات کو اللہ تعالیٰ نے آپ کی زندگی میں ہی پورا کرنا شروع کر دیا اور عظیم اور عالیشان انقلاب کا پیش خیمہ بنا دیا۔

لاؤڈ سپیکر کے استعمال کے بعد جزوی طور پر ریڈیو سے بھی استفادہ کا سلسلہ شروع کیا گیا اور پہلی مرتبہ ۱۹ فروری ۱۹۴۰ء کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی اپنے عقائد کے بارہ میں تقریر بمبئی ریڈیو اسٹیشن سے پڑھ کر سنائی گئی۔ اسی طرح ۲۵ مئی ۱۹۴۱ء کو حضرت مصلح موعودؓ نے لاہور ریڈیو اسٹیشن سے عراق کے حالات پر تبصرہ کے موضوع پر تقریر فرمائی جسے دہلی اور لکھنؤ کے ریڈیو سٹیشنز نے بھی نشر کیا۔ غرض یہ سلسلہ جزوی صورت میں چلتا رہا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے بابرکت دور کی جوبلی کے موقع پر جماعت نے مستقل ریڈیو سٹیشن قائم کرنے کی کوشش کی لیکن اس وقت حالات سازگار نہ ہونے کی وجہ سے یہ کام پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچ سکا۔

جماعت پر ۱۹۸۴ء کا مشکل دور آیا جس کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو انگلستان ہجرت کرنی پڑی۔ اس ہجرت کے دور میں خلیفۂ وقت کی آواز تمام افراد تک پہنچانے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے آڈیو کیسٹس کا مربوط نظام شروع کیا تا کہ افراد جماعت خلیفۂ وقت کے بابرکت کلمات کو براہ راست سن سکیں۔ تاہم یہ نظام بھی بے پناہ محنت اور بے تحاشا خرچ کے باوجود جماعت کے صرف کچھ حصہ کو فائدہ پہنچا پاتا تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ہجرت کے بعد خلیفۂ وقت اور افراد جماعت میں جو ایک دیوار حائل کرنے کی کوشش کی گئی اور جماعت کے اشاعت و تبلیغ اسلام کے منصوبوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی گئی اور مستقل ریڈیو سٹیشن وغیرہ کے منصوبے پایۂ تکمیل کو نہ پہنچ سکے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ریڈیو سے بہت بڑھ کر بہت عالی شان، بہت وسیع اور ہمہ گیر نہ صرف آواز بلکہ تصویر کے ہمراہ کا ٹیلی مواصلات پر مشتمل نظام عطا فرمایا جسے ایم ٹی اے یعنی مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کہا جاتا ہے۔ جس کے ذریعہ قرآن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بزرگان سلف کی قدیم پیشگوئیاں پوری ہوئیں اور ابن مریم ایک نئے رنگ میں آسمان سے نازل ہوا اور گھر گھر میں دیدار عام کا مژدہ سنایا گیا اور امام وقت کے پاک اور مطہر ارشادات براہ راست لوگوں کے دلوں کو پاک کرنے لگے۔

سامعین کرام! قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاسۡتَمِعۡ یَوۡمَ یُنَادِ الۡمُنَادِ مِنۡ مَّکَانٍ قَرِیۡبٍ۔ یَّوۡمَ یَسۡمَعُوۡنَ الصَّیۡحَةَ بِالۡحَقِّ ؕ ذٰلِكَ یَوۡمُ الۡخُرُوۡجِ۔ اِنَّا نَحۡنُ نُحۡیٖ وَنُمِیۡتُ وَاِلَیۡنَا الۡمَصِیۡرُ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور غور سے سُن! جس دن ایک پکارنے والا قریب کے مقام سے پکارے گا۔ جس دن وہ ایک ہولناک برحق آواز سُنیں گے۔ یہ نکل کھڑے ہونے کا دن ہے۔ یقیناً ہم ہی زندہ کرتے ہیں اور مارتے ہیں اور ہماری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے۔ (سورہ ق آیت 42 تا 44)

ان آیات پر غور کرنے سے صاف پتہ چلتا ہے کہ ان میں مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے قیام کی خوشخبری دی گئی ہے۔ قریب کھڑا ہونے والا پکارا نہیں کرتا۔ اور بہت قریب سے پکارنے والا دراصل دُور ہوتا ہے۔ پس مکان قریب سے پکارنا ٹیلی فون، ٹیلی ویژن، انٹرنیٹ، پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا پر پوری

طرح صادق آتا ہے۔

سامعین کرام! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی 1902 میں ایسے ہی الفاظ میں الہام ہوا : یُنَادِیْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَآءِ (بدر 19 دسمبر 1902ء تذکرہ صفحہ 426 الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ 1969ء) کہ ایک پُکارنے والا آسمان سے پُکارے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو 1897ء میں یہ الہام ہوا: اَلْاَرْضُ وَالسَّمَآءُ مَعَکَ کَمَا ھُوَ مَعِیْ (سراج مُنیر روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 83) کہ آسمان اور زمین تیرے ساتھ ہیں جیسا کہ وہ میرے ساتھ ہیں۔ اِسی طرح آپؑ کو الہام ہوا: ''خدا نے ارادہ کیا ہے کہ تیرا نام بڑھاوے اور تیرے نام کی خوب چمک آفاق میں دکھاوے''

(الحکم مورخہ 9 ستمبر 1899ء صفحہ 5 کالم 3)

سامعین کرام ! وضاحت کی ضرورت نہیں کہ یہ تمام پیشگوئیاں mta کی طرف اشارہ کررہی ہیں۔

مواصلاتی سیارے کے ذریعہ یہ عظیم الشان سلسلہ ۳۱ جنوری ۱۹۹۲ء کو شروع ہوا جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا خطبہ براعظم یورپ میں دیکھا اور سنا گیا۔ یہ پاک نظام اور آگے بڑھا اور ۷ جنوری ۱۹۹۴ء سے باقاعدہ مسلم ٹیلیویژن احمدیہ کی روزانہ سروس کا آغاز ہوا اور یورپ میں تین گھنٹے کے پروگرام نشر ہونا شروع ہوئے۔ ۱۹۹۴ء میں ہی جماعت احمدیہ امریکہ اور کینیڈا کی مشترکہ کاوشوں سے ارتھ سٹیشن کا قیام عمل میں آیا۔

اسی کی ایک شاخ کے طور پر ۱۹۹۵ء میں انٹرنیٹ پر احمدیہ ویب سائٹ بھی قائم ہوئی اور ۱۹۹۶ء میں اس نے حضور انور کا خطبہ جمعہ نشر کرنا شروع کردیا اور یکم اپریل ۱۹۹۶ء سے ہی MTA کی 24 گھنٹے سروس شروع ہوئی۔

غرض یہ انتہائی بابرکت نظام امامِ وقت کے زیر سایہ مختلف ترقیات کی منزلیں طے کرتا چلا گیا۔

گو MTA کا مبارک پودا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دور میں لگا اور اس نے بہت ترقی پائی۔ اور اسی طرح اب ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دور میں خلافت کی برکات کو عام کرنے میں اس نے بڑا اہم کردار ادا کیا ہے

خلافت خامسہ کا یہ بابرکت دَور جماعت احمدیہ کے لئے ایک انقلاب آفریں دَور ہے۔ اور انقلاب کے آثار بہت نمایاں نظر آنے لگے ہیں۔ ٹیلی ویژن، ٹیلی فون، انٹرنیٹ، پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ کیا عرب اور کیا عجم دُنیا کے کونے کونے میں احمدیت کا پیغام پہنچانے کے سامان اللہ جلّ شانہٗ نے بہم فرمادیئے ہیں۔ MTA کے ذریعہ پوری دُنیا میں شاندار رنگ میں دعوت وتبلیغ کا کام دیکھ کر مخالفین کے سینوں پر سانپ لوٹ رہے ہیں۔ اور وہ بے ساختہ چیخ اُٹھے ہیں کہ یہ کیا ہورہا ہے؟ یہ کیا ہورہا ہے؟ MTA کے اِجراء پر اُس وقت پاکستان سے ایک شخص نے لکھا تھا کہ مرزا طاہر احمد کو حکومت نے ملک سے نکال دیا۔ لیکن اب تو وہ ہمارے بیڈ روم میں گھس آیا ہے۔ اے بوکھلائے ہوئے مخالفین احمدیت کان کھول کر سنو حضرت مرزا طاہر احمد کے ساتھ ساتھ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی تمہارے گھروں میں داخل ہوگئے ہیں جسکو اب دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے جسے بدلنا تمہارے بس کی بات نہیں۔

یہ صدائے فقیرانہ حق آشنا پھیلتی جائے گی شش جہت میں سدا
تیری آواز اَے دُشمنِ بدنَوا دو قدم دُور دو تین پَل جائے گی

سامعین کرام! مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل خلافت احمدیہ کا وہ شیریں ثمر ہے کہ جس کے فیوض و برکات آج جماعت احمدیہ بہت اچھی طرح مشاہدہ کر رہی ہے۔ اس شیریں ثمر کا مزہ لازوال اور اس کی رُوح میں اُترنے والی حلاوت بے مثال ہے۔ کاش مجھے وہ الفاظ مل سکتے کہ اس کے کردار کی صحیح عکاسی میں آپ کے سامنے کرسکتا۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اِس الہام کو پورا کرنے میں کہ ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' بے حد اہم اور خاص رول ادا کررہا ہے۔ آج دُنیا کا کوئی ملک ایم ٹی اے کی پکڑ سے باہر نہیں رہا۔ دُنیائے احمدیت کو آج ایم ٹی اے نے ایک شہر کے حکم میں کردیا ہے اور تمام احمدیوں کو یکجان بنادیا ہے۔ سامعین کرام خلافتِ خامسہ کے بابرکت دَور میں ایم ٹی اے نے جو ترقی کی ہے اس کی ایک جھلک آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔

23/ جون 2003ء سے ایم ٹی اے کی نشریات Asia Sat 3 پر شروع ہوگئیں اور دنیا کے آخری جزیرہ تاویونی میں بھی واضح سگنل موصول ہونے لگے۔

23/اپریل 2004ء کو وہ تاریخ ساز لمحہ آیا جب حضور انور نے اپنے دست مبارک سے یورپ اور مشرقِ وسطیٰ کے ممالک کے لئے ایم ٹی اے الثانیہ کی نشریات کو on air جاری فرمایا۔ اِس طرح بیک وقت یوروپین زبانوں کے پروگراموں کو یورپ کے وقت کے لحاظ سے نشر کرنے اور پہلے چینل پر باقی دنیا کے لئے اُردو یا انگریزی کے پروگرام دکھانا ممکن ہوگیا۔

23/ مارچ 2006ء کو ایم ٹی اے کے نئے آٹومیٹڈ براڈ کاسٹ سسٹم کا افتتاح ہوا اس طرح تیزی سے بدلتی ہوئی براڈ کاسٹ ٹیکنالوجی کے شانہ بشانہ رہتے ہوئے Analogue ٹرانسمٹ سسٹم کو ڈیجیٹل کمپیوٹرائزڈ Server سسٹم میں بدل دیا گیا۔ اب خدا کے فضل سے MTA دنیا کے ماڈرن ترین سسٹمز میں شمار ہوتا ہے اور آئندہ آنے والی ہائی ڈیفینیشن ٹیکنالوجی سے بھی کمپیٹیبل ہے۔ 10/ جولائی 2006ء سے انٹرنیٹ پر ایم ٹی اے 24 گھنٹے ایک مکمل ٹی وی چینل کے طور پر اپنی نشریات پیش کررہا ہے۔ اب ایم ٹی اے کی نشریات ڈش اینٹینا کے بغیر بھی بخوبی دنیا میں ہر جگہ دیکھی جاسکتی ہیں۔ فی الوقت دنیا میں بہت کم ایسے ٹی وی چینل ہیں جو اپنی تمام نشریات انٹرنیٹ پر LIVE بطور مکمل ٹی وی چینل کے نشر کر رہے ہیں۔ اب 23 مارچ 2012 سے ہندوستان، پاکستان، بنگلا دیش، عرب ممالک میں نئے سیٹلائیٹ کے ذریعہ K.U. BAND کی چھوٹی ڈشوں پر M.T.A دیکھا جاسکتا ہے۔

23/ مارچ 2007ء کو ایم ٹی اے العربیہ کا اجراء ہوا۔ اس چینل نے عرب دنیا میں ایک تہلکہ مچادیا ہے اور یہ چینل جس شان سے دین کا دفاع کررہا ہے اس سے سعید روحوں کی بھرپور توجہ احمدیت کی طرف ہورہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس چینل کے اجراء سے عربوں کو ایسا عرفان نصیب ہوا کہ سینکڑوں کی تعداد میں بیعتیں ہورہی ہیں۔

سامعین کرام! آج سے سینکڑوں سال قبل ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے M.T.A العربیہ کے بارہ میں پیشگوئی فرمائی تھی حدیث میں آتا ہے کہ

"عن حذیفه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اذا کان عند خروج القائم ینادی منادمن السماء۔

ایها الناس قطع عنکم مدة الجبارین وولی الامر خیر امة محمد فالحقوا بمکه فیخرج النجباء من مصر والابدال من الشام و عصائب العراق رهبان باللیل لیوث بالنهار۔

(بحار الانوار جلد ۵۲ صفحہ ۳۰۴۔ از شیخ محمد باقر مجلسی۔ داراحیاء التراث العربی۔ بیروت)

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:۔

''امام مہدی کے ظہور کے وقت ایک منادی آسمان سے آواز بلند کرے گا کہ اے لوگو! جابروں کا دور تم سے ختم کردیا گیا ہے اور امت محمدیہ کا بہترین فرد اب تمہارا نگران ہے۔ اس لئے مکہ پہنچو۔ یہ سن کر مصر کی سعید روحیں اور شام کے ابدال اور عراق کے بزرگ اس کی طرف نکل پڑیں گے۔ یہ لوگ راتوں کے راہب اور دنوں کے شیر ہوں گے۔

سامعین کرام ! دراصل اس حدیث شریف میں خوشخبری دی گئی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت دور میں M.T.A العربیہ کے ذریعہ خلیفہ وقت کی پرشوکت آواز سن کر مصر کی سعید روحیں اور شام کے ابدال اور عراق کے بزرگ اس کی طرف نکل پڑیں گے۔ سامعین کرام آج M.T.A العربیہ کی برکت سے عربوں کی کایا پلٹ گئی ہے اور عرب لوگ تیزی کے ساتھ آغوش احمدیت میں چلے آرہے ہیں اللہ۔ اللہ یہ پیشگوئی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت دور میں کس طرح حرف با حرف پوری ہورہی ہے۔ الحمدللہ۔

سامعین کرام ! MTA3 العربیّہ کے بارے میں عربوں کے جو تأثرات ہیں اُن میں سے چند ایک آپ کے سامنے رکھتا ہوں جو بے حد ایمان افروز ہیں۔ اِن آراء کے بغیر MTA3 العربیّہ کی قدر و قیمت کا صحیح اندازہ لگانا مشکل ہے۔

(1) مکرم ابوخمیس صاحب آف فلسطین نے کہا : ''پیارے احمدی بھائیو! میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ میں نے آپ کے متعلق سنا اور اب آپ کا چینل دیکھتا ہوں۔ آپ کا اسلام کی تبلیغ کا انداز بالکل منفرد ہے۔ میرے دینی بھائیو میں بھی اس جماعت میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔''

(2) حسن عابدین صاحب نے شام سے لکھا :

''مَیں تمام عرب بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ جلدی بیعت کریں تا کہ خدا تعالیٰ کی تجلّیات کا مشاہدہ کریں۔ اُن کے لئے اِن نورانی چہروں پر نظر ڈالنا ہی کافی ہونا چاہئے جو سٹوڈیو میں موجود ہیں اور جو اسلام مخالِف چینل ''الحیاۃ'' کے خلاف ننگی تلواریں ہیں اور جو اسے حیات چینل کی بجائے موت کا چینل بنادیں گے انشاءاللہ۔

معزّز سامعین ! وقت کی رعایت سے سینکڑوں میں سے صرف دو تأثرات بیان کئے ہیں اللہ

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''انسان اصل میں اُنسان سے ہے یعنی دو محبتوں کا مجموعہ ہے۔ ایک اُنس وہ خدا سے کرتا ہے دوسرا اُنس انسان سے۔'' (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری۔ صدر و ضلعی امیر جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

کے فضل سے جماعت کو mta-3 العربیہ کے ذریعہ سے 24 گھنٹے عربی میں پروگرام پیش کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ mta3 عربوں میں بے حد مقبول ہورہا ہے۔ اور عربوں کے احمدیت میں داخل ہونے کا موجب بن رہا ہے۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’یہ ایم ٹی اے 3 کا جو چینل ہے یہ بھی خدائی تائیدات کا ایک نشان ہے اور یہ چیزیں اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ وہ وقت دور نہیں جب اسلام اور احمدیت کا جھنڈا تمام دنیا پر لہرائے گا ......اللہ کرے کہ ہم دُعاؤں کی طرف توجہ دیتے ہوئے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود ہوتے ہوئے اس کا فضل مانگتے ہوئے ان ترقیات کو جلد سے جلد حاصل کرنے والے بن جائیں۔‘‘

پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

’’جب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہامات کے ذریعہ جماعت کی ترقی کی خبریں دیں اور آپؑ کو یقین سے پُر فرمایا کہ یقیناً آپ کا غلبہ ہونا ہے ...... لیکن اس کے لئے دُنیاوی سامان بھی ہوتے ہیں اور یہ سامان بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے وقت پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عطا فرمائے اور فرماتا رہا ہے اور اب بھی فرمارہا ہے۔ آپؑ نے اپنے زمانہ میں جو کتب لکھیں اور ان کی اشاعت کی، بلکہ ایک خزانہ تھا جو کہ دِیا اور دُنیا کے سامنے پیش فرمایا وہ بھی اس غلبہ کے لئے ایک ذریعہ تھا۔ اور اب اس زمانہ میں اس خزانہ کو MTA کے ذریعہ دُنیا تک پہنچانے کے سامان بھی اللہ تعالیٰ نے مہیا فرمائے ہیں۔ پھر جیسا کہ مَیں نے کہا کہ جماعت کی ترقی اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق جاری کردہ آپؑ کی خلافت کے نظام کی برکات ہیں ان کو دکھانے کا ذریعہ بھی MTA کو بنایا۔ پس MTA اُن سامانوں میں سے ایک سامان ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو دُنیا کے کناروں تک پہنچایا اور پہنچا رہا ہے۔ اور اس بات کا اعلان کر رہا ہے کہ اس زمانہ کی ایجادات کا اگر صحیح استعمال ہورہا ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے ہورہا ہے۔ اس وقت MTA کے تین چینلز نہ صرف اپنوں کی تربیت کا کام کر رہے ہیں بلکہ مخالفین اسلام کا اُن دلائل سے منہ بند کر رہے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں دیئے۔ پس ایم ٹی اے کو جہاں اللہ تعالیٰ نے غلبہ دکھانے کا ذریعہ بنایا ہے وہاں غلبہ عطا فرمانے کے لئے ایک ہتھیار کے طور پر بھی مہیا فرمایا ہے جو اُن مقاصد کو لیکر ہر گھر میں داخل ہورہا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا مقصد تھے‘‘

فرمایا: ’’جو ایم ٹی اے اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمایا ہے یہ بھی خلافت کی برکات میں سے ایک برکت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے ایک فضل ہے اس لئے اس سے پورا فائدہ اُٹھانا چاہئے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰ مئی ۲۰۰۸)

خلافت خامسہ کے بابرکت دَور میں کتب و لٹریچر کی غیر معمولی اشاعت

سامعین کرام! پریس بھی اس زمانہ کی ایجادات میں سے ایک بے حد مفید ایجاد ہے جس نے طباعت میں غیر معمولی سہولت پیدا کردی ہے۔ لیکن اب نشرواشاعت کے جدید سائنسی ذرائع اپنی بلندیوں کو چُھو رہے ہیں۔ اِدھر کتاب چھپی اور اُدھر انٹرنیٹ کے ذریعہ پوری دُنیا میں پھیل گئی۔ خلافت خامسہ کے بابرکت دَور میں کتب ولٹریچر کی اشاعت کا کام غیر معمولی رفتار پکڑ چکا ہے۔ کروڑوں کی تعداد میں کتب ولٹریچر کی اشاعت ہورہی ہے اور جماعتی ویب سائٹس کے ذریعہ سے پوری دُنیا میں اُن سے اپنے اور بیگانے سبھی فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ خلافت خامسہ کے بابرکت دَور میں جس کثرت سے کتب ولٹریچر کی اشاعت ہوئی ہے خاکسار صرف گزشتہ چند سالوں کے اعداد وشمار بطورنمونہ کے پیش کرتا ہے۔

❖ جلسہ سالانہ سال 2008 کے موقع پر حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :

الحمدللہ اب تک 11 ممالک میں پریس قائم ہو چکے ہیں جن میں گھانا، نائیجیریا، تنزانیہ، سیرالیون، آئیوری کوسٹ، کینیا، گیمبیا اور برکینا فاسو وغیرہ شامل ہیں۔ فرمایا : 45 ممالک سے موصولہ رپورٹس کے مطابق 621 مختلف کتب، پمفلٹس اور فولڈرز 31 زبانوں میں طبع ہوئے جن کی تعداد 21 لاکھ 24 ہزار 367 ہے۔ پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ 75 کروڑ سے زائد افراد تک پیغام پہنچایا گیا۔

❖ جلسہ سالانہ سال 2009 کے موقع پر حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :

مجموعی طور پر 40 ممالک سے 523 کتب، پمفلٹس اور فولڈرز 31 زبانوں میں شائع کی گئی ہیں اور ان کی کل تعداد 24 لاکھ 86 ہزار ہے۔ 25 زبانوں میں منتخب آیات، منتخب احادیث اور منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی CD بنائی جارہی ہے۔ جس میں سے اکثر تیار ہوگئی ہیں۔ علاوہ ازیں 1159 ٹی وی پروگرامز کے ذریعہ دس کروڑ سے زائد لوگوں تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ فرمایا : احمدیہ ریڈیو سٹیشن بھی کئی ممالک میں کام کر رہے ہیں ان کے ذریعہ بھی بہت سے لوگ بیعتیں کر رہے ہیں۔

❖ جلسہ سالانہ سال 2010 کے خطاب میں حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :

55 ممالک کی موصولہ رپورٹ کے مطابق 568 مختلف کتب، پمفلٹس، فولڈرز وغیرہ 38 زبانوں میں طبع ہوئے ہیں۔ جن کی کل تعداد 38 لاکھ 30 ہزار 602 ہے۔

❖ جلسہ سالانہ سال 2011 کے خطاب میں حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :

549 مختلف کتب، پمفلٹ اور فولڈرز وغیرہ 38 زبانوں میں طبع ہوئے جن کی تعداد 76 لاکھ 78 ہزار 844 ہے۔

جلسہ سالانہ سال 2012 کے خطاب میں حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

60 ممالک سے موصولہ رپورٹس جو ہیں ان کے مطابق 569 مختلف کتب و پمفلٹس فولڈرز وغیرہ 45 زبانوں میں طبع ہوئے ہیں جن کی تعداد 52 لاکھ 74 ہزار 5 سو چوبیس ہے۔

نیز فرمایا! اس سال فضل عمر پریس قادیان جو ہے اس کو تو نئی مشینیں بھجوائی گئی ہیں اور وہاں بہت عمدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں اور دوسری کتابیں شائع ہورہی ہیں بلکہ ہارڈ بائنڈنگ اور دوسرے اینڈ ورسنگ کی سب مشینیں وہاں ہیں اور تقریباً 80/85/90 فیصد کام وہیں ہورہا ہے۔۔۔

نیز فرمایا: لیف لیٹس فلائرز کی تقسیم کا کام بھی جو سپرد کیا گیا تھا۔۔۔اس کے ذریعہ سے امریکہ میں گذشتہ دو سالوں میں 23 لاکھ 93 ہزار فلائرز تقسیم کئے گئے ہیں اور اس طرح ریڈیو ٹیلی ویژن اخبارات کے ذریعہ سے اور ویب سائٹس کے ذریعہ سے 70 ملین افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ کینڈا والوں نے اس سال 4 لاکھ 24 ہزار فلائرز تقسیم کئے 85 ملین سے زائد افراد تک پیغام احمدیت پہنچایا۔ جرمنی میں اب تک 3 ملین سے زائد لیف لٹس تقسیم ہوچکے ہیں۔ یعنی 30 لاکھ۔ وہاں مختلف ذرائع سے 30 ملین سے زائد افراد تک پیغام پہنچ چکا ہے۔ سویڈن میں 3 لاکھ 50 ہزار فلائرز تقسیم کئے گئے۔ 2 ملین سے اوپر افراد تک پیغام پہنچ گیا ہے۔۔۔ ٹرینڈ اڈ میں 4 لاکھ گیانا میں 30 ہزار اسی طرح مختلف ممالک میں ناروے میں 2 لاکھ سے اوپر اڑھائی لاکھ سے اوپر بلجیم 4 لاکھ سے اوپر ہالینڈ 5 لاکھ بلکہ 6 لاکھ اسپین وغیرہ ہر جگہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسی طرح باقی ممالک میں بھی۔ دنیا کے ہر ملک میں تقسیم ہورہے ہیں۔ اور کروڑوں آدمیوں تک اب جماعت احمدیہ کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے پیغام پہنچ چکا ہے۔

سامعین! سمندر میں سے صرف ایک قطرہ آپ کے سامنے رکھا ہے۔ تفصیل کے لئے جماعتی ویب سائٹ الاسلام دیکھا جاسکتا ہے۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک ارشاد اور رہنمائی کے نتیجہ میں ’’الاسلام‘‘ جو جماعت احمدیہ کی آفیشل ویب سائٹ ہے اس کے علاوہ 14 اور Affiliated Websites ہیں اور 34 ممالک کے جماعتی ویب سائٹز ان ممالک کے علاقائی زبانوں میں قائم ہیں۔ اس کے علاوہ جماعت احمدیہ کے ذیلی تنظیموں کی 5 ویب سائٹز اس وقت انٹرنیٹ کے ذریعہ دنیا کو حقیقی اسلام کی حسین تعلیمات سے روشناس کرارہی ہیں۔

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا لٹریچر اور تبلیغ کا ہر ذریعہ اختیار کرنا چاہئے......صرف مرکزی سطح پر نہیں بلکہ ہر ریجن میں، ہر شہر میں ہر اُس علاقے میں جہاں احمدی بستے ہیں یا نہیں بستے ایک تعارفی پمفلٹ چھوٹا سا پہنچ جانا چاہئے اور پھر جیسا کہ مَیں نے کہا دوسرے الیکٹرانک ذرائع کا استعمال کریں۔‘‘

(الفضل 12 رجنوری 2006)

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’آج خدا تعالیٰ نے ان کتابوں کو نشر کرنے کے اور اسلام کے مخالفین کے جواب دینے کے پہلے سے بڑھ کر ذرائع مہیا فرمادیئے ہیں جو تیز تر ہیں۔ کتابیں پہنچنے میں وقت لگتا تھا اب تو یہاں پیغام نشر ہوا اور وہاں پہنچ گیا۔ یہاں کتاب پرنٹ ہوئی اور دوسرے end سے نکالی گئی۔ آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب، قرآن کریم اور دوسرا اسلامی لٹریچر انٹرنیٹ کے ذریعہ، ٹی وی کے ذریعہ نشر ہونے کی نئی منزلیں طے کر رہا ہے۔ جو تیزی میڈیا میں آج کل ہے آج سے چند دہائیاں پہلے ان کا تصور بھی نہیں تھا۔ پس یہ مواقع ہیں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائے ہیں کہ اسلام کی تبلیغ اور دفاع میں ان کو کام میں لاؤ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ یہ جدید ایجادات اس زمانہ میں ہمارے لئے مہیا فرمائی ہیں۔ ہمارے لئے یہ مہیا کر کے تبلیغ کے کام میں سہولت پیدا فرمادی ہے اور ہماری کوشش اس میں یہ ہونی چاہئے کہ بجائے لغویات میں وقت گزارنے کے، ان سہولتوں سے غلط قسم کے فائدے اُٹھانے کے ان سہولتوں کا صحیح فائدہ اُٹھائیں۔ ان کو کام میں لائیں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 15 راکتوبر 2010)

حضرات! موبائل فون، آئی فون، اینڈرائڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
Own your Plot/ Home in Qadian Darul Aman
ALLADIN BUILDERS
Please contact for quality construction works in Qadian
Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 7837211800, +91 8712890678
Email: khalid@alladinbuilders.com, Please visit us at : www.alladinbuilders.com
وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ

فونز بھی آج کے دور کی ایک معروف اور بے حد مفید ایجاد ہے۔لیکن دیکھا جائے تو موبائل فون کی وجہ سے ہمارے معاشرے میں بہت سے معاشرتی مسائل بھی پیدا ہو رہے ہیں۔ گھنٹوں بچے بھی اور نوجوان بھی SMS کرتے نظر آتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ یو کے 2012 کے موقعہ پر مستورات سے خطاب میں فرماتے ہیں:

الیکٹرانک رابطوں کے ذریعہ سے تمام دنیا ایک ہو چکی ہے۔ ان رابطوں کے ذریعے جن میں موبائل شامل ہیں، انٹرنیٹ وغیرہ شامل ہیں اور اب تو موبائل فونوں میں بھی انٹرنیٹ مہیا ہونے لگ گئے ہیں، اور اکثر بچوں نے بھی پکڑے ہوتے ہیں۔ نوجوانوں نے بھی پکڑے ہوتے ہیں، لڑکیوں نے بھی اور لڑکوں نے بھی ، جن کو یہ پتہ ہی نہیں کہ ان کا جائز استعمال کیا ہے اور ناجائز استعمال کیا ہے۔شوق میں کرتے رہتے ہیں اور پھر بعض دفعہ ناجائز استعمال کی عادت پڑ جاتی ہے اور اسی طرح مختلف اور بیہودہ چیزیں بھی ہیں۔ ان چیزوں نے نیکیوں سے زیادہ برائیاں پھیلانے کا کام شروع کیا ہوا ہے۔پس والدین کو اپنے بچوں کے بارے میں یہ بھی علم ہونا چاہئے کہ جب ان کے ہاتھوں میں موبائل پکڑا دیتے ہیں اور نئی قسم کے موبائل پکڑا دیتے ہیں جس میں ہر قسم کی اپلیکیشن وغیرہ مہیا ہیں تو پھر ان پر نظر بھی رکھنی چاہئے۔ کیونکہ بعض دفعہ شکایات آتی ہیں یہ سوچتے ہی نہیں اور پھر بعد میں پتہ چلتا ہے کہ ہماری لڑکیاں بھی اور لڑکے بھی ان برائیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ پس ان برائیوں کے خلاف ہمیں بھی آج جہاد کی ضرورت ہے جو انٹرنیٹ اور ٹی وی وغیرہ اور دوسرے ذریعے سے دنیا میں پھیلائی جارہی ہیں۔

غرض ان ایجادات کے لغو اور نقصان دہ پہلوؤں سے بچتے ہوئے ان کے مفید استعمال اور علم میں اضافے کے لئے استعمال کی تلقین کرتے ہوئے حضور انور فرماتے ہیں:۔

’’جس حد تک ان لغویات سے بچا جا سکتا ہے بچنا چاہیے اور جو اس ایجاد کا بہتر مقصد ہے اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔علم میں اضافے کے لئے انٹرنیٹ کی ایجاد کو استعمال کریں۔‘‘

(خطبہ ۲۰؍اگست ۲۰۰۴ء) (الفضل ۱۲؍اکتوبر ۲۰۰۴ء)

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

’’ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کوئی محدود طاقت والا نہیں ہے۔ اگر وہ چاہے کہ نبی کے زمانہ میں بھی نبی سے کئے گئے تمام وعدے اور فتوحات کو اس زمانہ میں اور اس کی زندگی میں پورا کر دے تو کر سکتا ہے۔لیکن اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ بعد میں آنے والے بھی ان فتوحات اور انعامات سے حصہ لینے والے بن جائیں۔ پس اس زمانہ کے تیز وسائل ہمیں اس طرف متوجہ کرتے ہیں کہ ان کا صحیح استعمال کریں۔انہیں کام میں لائیں اور صحابہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے زمانہ کے امام کے معین و مددگار بن جائیں۔اور مددگار بن کر اس کے مشن کو پورا کرنے والے ہوں۔ تیز رفتار وسائل اس طرف توجہ مبذول کروا رہے ہیں کہ ہم اس تیز رفتاری کو خدا تعالیٰ کا انعام سمجھتے ہوئے اس کے دین کے لئے استعمال کریں.... آنحضرت ﷺ کے صحابہ کے پاس آج کل کے وسائل اور جدید طریقے موجود نہیں تھے۔اس کے باوجود انہوں نے تبلیغ اسلام کا حق ادا کر دیا۔آج کل ہمارے پاس یہ طریقے موجود ہیں اور آنحضرت ﷺ کے غلام صادق کے زمانہ میں یہ مقدر تھے.... یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ یہ جدید ایجادات اس زمانہ میں ہمارے لئے اس نے مہیا فرمائی ہیں۔ ہمارے لئے یہ مہیا کر کے تبلیغ کے کام میں سہولت پیدا فرما دی ہے۔ اور ہماری کوشش یہ ہونی چاہئے کہ بجائے لغویات میں وقت گزارنے کے ان سہولتوں سے غلط قسم کے فائدے اٹھانے کے ان سہولتوں کا صحیح فائدہ اٹھائیں۔ان کو کام میں لائیں۔اور اگر اُس گروہ کا ہم حصہ بن جائیں جو مسیح محمدی کے پیغام کو دنیا میں پہنچا رہا ہے تو ہم بھی اس گروہ میں شامل ہو سکتے ہیں۔ ان لوگوں میں شامل ہو سکتے ہیں جن کی خدا تعالیٰ نے قسم کھائی ہے۔‘‘

آپ مزید فرماتے ہیں:

’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے وقت کی چند ایجادات کا ذکر فرمایا ہے اور فرمایا کہ جس قدر آئے دن نئی ایجادیں ہوتی جاتی ہیں اسی قدر عظمت کے ساتھ مسیح موعودؑ کے زمانہ کی تصدیق ہوتی جاتی ہے اور اظہار دین کی صورتیں نکلتی آتی ہیں۔آج دیکھیں سیٹلائٹ، ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ نے اس میں مزید وسعت پیدا کر دی ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 12/اکتوبر 2007ء)

آخر پر خاکسار حضور پُرنور کے دو ارشادات گرامی پڑھ کر اپنی تقریر ختم کرتا ہے۔ سیدنا حضور 27 مئی 2008 کو خلافت جوبلی کے خطاب میں فرماتے ہیں:-

’’خلافت خامسہ کے انتخاب اور بیعت کے نظارے MTA نے تمام دنیا کو دکھائے......خلافت خامسہ کے انتخاب کے وقت دُنیا نے دیکھا کہ کس طرح جماعت نے ایک ہاتھ پر جمع ہو کر وحدت کا مظاہرہ کیا......آج پاکستان میں ملّاں جماعت کے خلاف اس لئے جلسے کر رہے ہیں کہ جماعت کی اکائی اور ترقی ان کو برداشت نہیں ۔ یہ حسرتیں اب ان لوگوں کا مقدر بن چکی ہیں۔اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کی ہوائیں بڑی شدت سے جماعت کے حق میں چل رہی ہیں ۔ انشاء اللہ ان لوگوں کی تمام آرزوئیں اور کوششیں ہوا میں بکھر جائیں گی۔

اے دشمنانِ احمدیت! مَیں تمہیں دوٹوک الفاظ میں کہتا ہوں کہ اگر تم خلافت کے قیام میں نیک نیّت ہو تو آؤ اور مسیح محمدی کی غلامی قبول کرتے ہوئے اس کی خلافت کے جاری و دائمی نظام کا حصہ بن جاؤ۔ ورنہ تم کوششیں کرتے کرتے مر جاؤ گے اور خلافت قائم نہیں کر سکو گے۔تمہاری نسلیں بھی اگر تمہاری ڈگر پر چلتی رہیں تو وہ بھی کسی خلافت کو قائم نہیں کر سکیں گی۔قیامت تک تمہاری نسل در نسل یہ کوشش جاری رکھے تب بھی کامیاب نہیں ہو سکے گی۔ خدا کا خوف کرو اور خدا سے ٹکّر نہ لو اور اپنی اور اپنی نسلوں کی بقا کے سامان کرنے کی کوشش کرو۔‘‘

(خطاب بر موقع ۲۷؍مئی ۲۰۰۸)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت کی ترقی اور فتوحات کی خوشخبری دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’یہ دَور جس میں خلافت خامسہ کے ساتھ خلافت کی نئی صدی میں ہم داخل ہو رہے ہیں، انشاء اللہ احمدیت کی ترقی اور فتوحات کا دَور ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے ایسے باب کھلے ہیں اور کھل رہے ہیں کہ ہر آنے والا دن جماعت کی فتوحات کے دن قریب دکھا رہا ہے...... میں علی وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس دَور کو اپنی بے انتہا تائید و نصرت سے نوازتا ہوا ترقی کی شاہراہوں پر بڑھاتا چلا جائے گا۔انشاء اللہ۔اور کوئی نہیں جو اس دَور میں احمدیت کی ترقی کو روک سکے۔ اور نہ ہی آئندہ کبھی یہ ترقی رُکنے والی ہے۔خلفاء کا سلسلہ چلتا رہے گا اور احمدیت کا قدم آگے سے آگے بڑھتا رہے گا۔‘‘ سامعین کرام ! اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اپنی زندگیوں میں جماعت کی فتوحات اور غلبے کے دن دیکھ سکیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں پورے اخلاص اور وفا کے ساتھ خلافت سے چمٹے رہنے اور اس کے تمام حکموں اور ارشادات پر والہانہ لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَآ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام

رامپور: جماعت احمدیہ رامپور وینا بہادر پور سرکل آرہ بہار میں مورخہ 9 مارچ 2014ء کو محترم مسعود احمد صاحب مبلغ سلسلہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام منعقد ہوا۔تلاوت قرآن کریم مکرم عبدالرؤف صاحب معلم سلسلہ نے کی۔اس کے بعد خاکسار نے نظم پڑھی۔جلسہ میں مکرم مسعود احمد صاحب نے آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ اور مکرم شیخ اعجاز احمد صاحب مبلغ انچارج آرہ و مکرم ناصر احمد خادم صاحب انسپکٹر بیت المال نے سیرۃ و سوانح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر تقریر کی۔صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد کعبۃ اللہ۔معلم سلسلہ آرہ۔بہار)

گیا (بہار): جماعت احمدیہ گیا بہار میں مورخہ 23 مارچ 2014 بروز اتوار بعد نماز عصر جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ خاکسار نے کی اس کے بعد عزیزم عدنان احمد نے نظم پڑھی بعد ازاں خاکسار نے حضرت مسیح موعودؑ کے علم کلام کے موضوع پر تقریر کی آخر پر مکرم مولوی حلیم احمد صاحب مبلغ سلسلہ پٹنہ نے سیرۃ حضرت مسیح موعودؑ کے حوالے سے تقریر کی اور دعا کے ساتھ اجلاس کا اختتام ہوا۔

(دیدار الحق معلم سلسلہ گیا۔بہار)

ارسارا: 23 مارچ 2014ء کو جماعت احمدیہ ارسارا نے جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا جس کی صدارت محترم انوار احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ ارسارا نے کی۔تلاوت اور نظم کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت کے موضوع پر تقریر کی۔اس جلسہ میں انصار، خدام اور اطفال کے علاوہ ممبرات لجنہ و ناصرات نے بھی شرکت کی۔ (فہیم احمد خان)

ایٹہ: جماعت احمدیہ ایٹہ میں مورخہ 23 مارچ 2014ء کو جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر تقریر کی۔ دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔(معلم سلسلہ ایٹہ)

بیگھا مئوں (یوپی): سرکل مین پوری کے گاؤں بیگھا مئوں میں مورخہ 23 مارچ 2014ء کو جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام منعقد کیا گیا۔تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد عزیزہ نغمہ بانو نے ’’عالم اسلام امام مہدی کی تلاش میں‘‘ کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر میں خاکسار نے صداقت حضرت مسیح موعودؑ کے موضوع پر خطاب کیا۔صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(خاکسار وسیم احمد نیاز، معلم سلسلہ سرکل مینپوری یوپی)

بھرتپور (راجستھان): جماعت بھرتپور میں مورخہ 23 مارچ 2014ء کو جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد خاکسار نے یوم مسیح موعود کے موضوع پر خطاب کیا۔صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (حبیب الرحمن۔معلم سلسلہ)

اطاعت خلافت کے رُوح پرور واقعات

(منیر احمد خادم ناظر اصلاح وارشاد جنوبی ہند)

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۪ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ

(سورۃ النّور: آیت ۵۶)

ترجمہ: تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے لئے ان کے دین کو، جو اس نے ان کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

سامعین کرام! جیسا کہ آپ نے سُنا ہے خاکسار کی تقریر کا عنوان ''اطاعت خلافت کے رُوح پرور واقعات'' سے متعلق ہے۔ خاکسار نے ابھی جس آیت استخلاف کی تلاوت اور اس کا ترجمہ پیش کیا ہے اس میں خلافت کی عظیم الشان اہمیت و برکات کا بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہ برکات تب تک جماعت مؤمنین کو حاصل ہوتی رہیں گی جب تک وہ خلافت کی اطاعت کی رسّی کو مضبوطی کے ساتھ پکڑے رہیں گے۔ بصورت دیگر فاسق اور بدعہد قرار دئے جاکر تمام تر برکاتِ اسلامیہ سے محروم کر دیئے جائیں گے۔ اس آیت استخلاف سے اُوپر کی آیت میں خاص طور پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کا ذکر فرما کر اس ضمن میں آگے خلافت کا مضمون بیان فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

(سورہ نُور: آیت ۵۵)

یعنی کہہ دے کہ اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو پس اگر تم پھر جاؤ تو اس پر صرف اتنی ہی ذمہ داری ہے جو اس پر ڈالی گئی اور تم پر بھی اُتنی ہی ذمہ داری ہے جتنی تم پر ڈالی گئی ہے اور اگر تم اس کی اطاعت کرو تو ہدایت پا جاؤ گے اور رسول پر کھول کھول کر پیغام پہنچا دینے کے سوا کچھ ذمہ داری نہیں۔

آیت استخلاف کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے فوائد کا ذکر کر کے معًا بعد خلافت کا ذکر کرنا بتاتا ہے کہ جس طرح اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت لازمی ہے اور جس طرح اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سے عظیم الشان فوائد حاصل ہوتے ہیں اور نافرمانی سے انسان فاسق بن جاتا ہے اسی طرح خلافت احمدیہ کی اطاعت بھی عظیم الشان ہدایت کا باعث اور نافرمانی گمراہی اور فسق کا موجب بنتی ہے۔ جس کی انتہاء بالآخر تفرّق وتشتّت اور نکبت وادبار پر ہوتی ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا یعنی اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرق وتشتّت کا شکار نہ ہو۔

یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح ارشاد فرمایا ہے:

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا

(ترمذی کتاب العلم بابُ الاخذِ بالسُّنة، ابوداؤد کتاب السُّنة باب لزوم السُّنة)

کہ تم پر میری سُنّت اور خلفاء راشدین المہدیّین کی سنّتوں کی پیروی لازمی ہے۔ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسا پُراثر وعظ فرمایا کہ جس کی وجہ سے آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے دل ڈر گئے ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! یہ تو ایسی نصیحت ہے جیسے ایک الوداع کہنے والا وصیت کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا میں تمہیں ایک روشن اور چمکدار راستے پر چھوڑے جا رہا ہوں اس کی رات بھی اس کے دن کی طرح ہے سوائے بدبخت کے اس سے کوئی بھٹک نہیں سکتا۔ تمہیں میری سنت پر اور خلفاء راشدین المہدیّین کی سنّت پر چلنا چاہئے۔ تم اطاعت کو اپنا شعار بناؤ خواہ حبشی غلام ہی تمہارا امیر مقرر کر دیا جائے

(مسند احمد جز ۴ صفحہ ۱۲۶، ابوداؤد کتاب السنۃ باب فی لزوم السُّنۃِ)

اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے اپنا ہاتھ کھینچا وہ اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن اس حالت میں ملے گا کہ نہ اس کے پاس کوئی دلیل ہوگی نہ عذر اور جو شخص اس حال میں مرا کہ اس نے امام وقت کی بیعت نہیں کی تھی تو وہ جاہلیت اور گمراہی کی موت مرا۔ اسی بناء پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آپ کی اس نصیحت کو نہایت مضبوطی سے پکڑا اور نہایت پیار اور وفا کے ساتھ خلفاء راشدین کی بیعت کی اور ان کی کامل اطاعت ووفاداری کا دم بھرا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَاِنْ رَاَيْتَ يَوْمَئِذٍ خَلِيْفَةُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ فَالْزِمْهُ وَاِنْ نُهِكَ جِسْمُكَ وَاُخِذَ مَالُكَ

(مسند احمد بن حنبل جلد ۵ صفحہ ۴۰۳)

کہ اگر تو رُوئے زمین پر خلیفۃ اللہ کو دیکھے تو اس کی کامل اطاعت کرتے ہوئے اس سے چمٹ جا چاہے تیرا جسم نوچ لیا جائے یا تیرا مال چھین لیا جائے۔ چنانچہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس نصیحت کو نہایت احتیاط کے ساتھ اپنے پلے باندھ لیا اور ہر حال میں ان کی اطاعت کے عہد کو نبھایا اور اس کی بے نظیر مثالیں قائم کیں۔

❖ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ شام کے علاقہ میں مسلم افواج کے کمانڈر انچیف تھے لیکن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خلیفہ بننے کے بعد بعض مصالح کی وجہ سے آپ کو معزول کر کے حضرت ابوعبیدہ بن الجرّاح رضی اللہ عنہ کو کمانڈر انچیف مقرر فرمایا۔ جب یہ اطلاع خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو ملی تو آپ بلاچوں وچرا اپنے عہدے سے الگ ہوئے اور اطاعتِ خلافت کا شاندار نمونہ پیش کرتے ہوئے خود لوگوں کو خطاب کے ذریعے بتایا کہ لوگو اب خلیفۃ الرسول کی طرف سے ابوعبیدہ بن الجراح (اَمینُ الامّت) سپہ سالار مقرر ہوئے ہیں ان کی اطاعت کرو۔ آپ خود چل کر ابوعبیدہ کے پاس گئے اور انہیں سپہ سالاری سونپ دی۔

(بحوالہ سیرت صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم از مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صفحہ ۱۴۵)

عسکری تاریخ میں شاذ ہی ایسی مثال ملے گی کہ دورانِ جنگ کمانڈر انچیف تبدیل ہوکر نئے کمانڈر کے ماتحت اُسی جنگ میں شامل رہے۔ لیکن یہ سب خلافت کی اطاعت کے سبب ممکن ہوا کیونکہ صحابہ جانتے تھے کہ ساری کامیابیوں کا دارومدار اطاعتِ خلافت میں ہے۔

❖ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں جبکہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ میں بعض امور میں باہم اختلاف تھا اور جسے دیکھ کر روم کے بادشاہ نے اسلامی مملکت پر حملہ کرنے کی کوشش کی تو حضرت امیر معاویہ نے اُسے لکھا کہ ہوشیار رہنا ہمارے آپس کے اختلاف سے دھوکا نہ کھانا۔ اگر تم نے حملہ کیا تو حضرت علی کی طرف سے جو پہلا جرنیل تمہارے مقابلہ کے لئے نکلے گا وہ مَیں ہوں گا۔ لیکن خلافت راشدہ کے بعد جب اطاعت کی رُوح ختم ہوگئی تو سپین کے مسلمان بادشاہوں نے مشرقی رومی حکومت سے اپنے ہی مسلمان بھائیوں کے خلاف اتحاد کیا اور یہ سلسلہ آج تک جاری ہے جس کے نتیجہ میں دن بدن اِدبار اور ذلّت مسلمانوں کا نصیب بنتی چلی جارہی ہے اور یہ سلسلہ بالآخر تب ہی ختم ہوگا جب پھر مسلمان خلافت علیٰ منہاج نبوّت پر ایمان کے ساتھ ساتھ اس کی کامل اطاعت کو اپنی زندگیوں کا حصّہ بنالیں گے۔

آج پھر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اور اپنے مبارک وعدہ کے موافق ہم میں خلافت علیٰ منہاج نبوّت کے سلسلہ کو قائم فرمایا ہے۔ اور جیسا کہ آیت استخلاف میں اللہ تعالیٰ نے اطاعت کے اعلیٰ معیاروں کے مطابق ایمان واعمال صالحہ کو اس کے قیام کی شرط قرار دیا ہے بفضلہٖ تعالیٰ جماعت احمدیہ اپنے ابتداء کے دنوں سے اس معیار پر قائم ودائم ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے ایسے خدام عطا فرمائے کہ اطاعت ووفا ان کا اوڑھنا بچھونا تھی۔ آپ حضرت اقدس مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے متعلق فرماتے ہیں:

''وہ ہر امر میں میری اس طرح پیروی کرتے ہیں جس طرح نبض حرکتِ قلب کی پیروی کرتی ہے۔''

(آئینہ کمالاتِ اسلام روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۸۱)

❖ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو اطاعت خلافت کا سرٹیفکیٹ تو خود حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے بایں الفاظ عطا فرمایا:

''میاں محمود بالغ ہے اس سے پوچھ لو کہ وہ سچا فرمانبردار ہے...... مَیں خوب جانتا ہوں کہ وہ میرا سچا فرمانبردار ہے اور ایسا فرمانبردار ہے کہ تم (میں سے) ایک بھی نہیں۔'' (اخبار بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء صفحہ ۷)

❖ حضرت مولانا شیر علی صاحب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ:

''خلافت اولیٰ کے زمانہ میں مَیں نے خواب میں دیکھا کہ جو ادب و احترام اور جو اطاعت اور فرمانبرداری آپ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی کرتے تھے اس کا نمونہ کسی اور شخص میں نہیں پایا جاتا تھا۔ آپ کے ادب کا یہ حال تھا کہ جب آپ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی خدمت میں جاتے تو آپ دوزانو ہوکر بیٹھ جاتے۔ اور جتنا وقت آپ کی خدمت میں حاضر رہتے اسی طرح دوزانو ہی بیٹھے رہتے۔ میں نے یہ بات کسی اور صاحب میں نہیں دیکھی۔ اسی طرح آپ ہر امر میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی پوری پوری فرمانبرداری کرتے کسی امر کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا ارشاد ہوتا تو آپ اس کی پوری پوری تعمیل کرتے۔'' (الحکم قادیان ۲۸ دسمبر ۱۹۳۹ء صفحہ ۸)

یہی حال حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ، حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ، اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا تھا۔ یہ سبھی خلفاء مسند خلافت پر متمکن ہونے سے قبل اپنے سے پہلے خلیفہ کی عزّت واحترام اطاعت ووفا میں بے مثال تھے۔ خلیفۂ وقت کے ہر حکم پر عمل کرنے کے لئے اس طرح تیار رہتے تھے کہ

پھر اللہ نے اس کے نتیجہ میں ان کو خلعت خلافت سے سرفراز فرمایا اور اوروں کو منور کرنے کے لئے نورِ خلافت بخشا۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اطاعت کے عظیم الشان فوائد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور رُوح میں ایک لذّت اور روشنی آتی ہے مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے۔

(الحکم ۱۰ فروری ۱۹۰۱ء صفحہ ۱)

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-

’’چاہئے کہ تمہاری حالت اپنے امام کے ہاتھ میں ایسی ہو جیسے میّت غسّال کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ تمہارے تمام ارادے اور خواہشیں مُردہ ہوں اور تم اپنے آپ کو امام کے ساتھ ایسا وابستہ کرلو جیسے گاڑیاں انجن کے ساتھ اور پھر دیکھو کہ ہر روز ظلمت سے نکلتے ہو یا نہیں۔

(خطبہ عید الفطر جنوری ۱۹۰۳ء بحوالہ خطبات نور صفحہ ۱۳۱)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’خلافت کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ جس وقت خلیفہ کے منہ سے کوئی لفظ نکلے اس وقت سب سکیموں سب تجویزوں اور سب تدبیروں کو پھینک کر رکھ دیا جائے اور سمجھ لیا جائے کہ اب وہی سکیم وہی تجویز اور وہی تدبیر مفید ہے جس کا خلیفہ وقت کی طرف سے حکم ملا ہے۔‘‘

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

’’خلفاء کی اطاعت کا حکم دراصل اس لئے دیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ خدا تعالیٰ تمہیں رفعت بخشنا چاہتا ہے۔‘‘

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

’’خلافت کے خلاف بے ادبی کرنے والوں کا کبھی بھی مَیں نے نیک انجام ہوتے نہیں دیکھا۔ وہ بھی تباہ ہوئے اور ان کی اولاد بھی تباہ ہوئی۔ اس لئے ہمیشہ کامل غلامی کے ساتھ خلافت کی اطاعت کا عہد کریں اور اس پر قائم رہیں۔‘‘

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دُنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہوجائیں ......ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل ۲۳ مئی ۲۰۰۳ء صفحہ ۱)

سامعین کرام! یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عرصہ سو سال سے خلافت کی رسّی سے چمٹی ہوئی ہے اور اس گُر کو سمجھ چکی ہے کہ اس کی تمام ترقیات خلافت احمدیہ سے وابستہ ہیں۔ اور بفضلہٖ تعالیٰ ایمان اور اعمالِ صالحہ کے تمام میدانوں میں خلافت کی کامل اطاعت وفرمانبرداری کو اپنا شعار بنائے ہوئے ہے۔ چاہے عبادت کا میدان ہو، مالی قربانی کا میدان ہو مخلوق خدا سے ہمدردی کا میدان ہو۔ اگر خلیفہ وقت نے نمازوں کی ادائیگی کی تلقین کی تو مساجد بھرنی شروع ہوگئیں۔ مریض اور معمر حضرات بھی گھروں میں بند رہنے کو باعث تکلیف سمجھنے لگے۔ اگر مالی قربانی کی تلقین کی تو غریب مزدوروں نے بھی قربانی کے اعلیٰ معیار قائم کئے۔ غریب عورتوں نے اپنے گلے کے زیور اُتار دیئے۔ امراء نے زمینیں اور جائیدادیں وقف کردیں۔ قرآن مجید پڑھنے کی تحریک کی تو بڑی سے بڑی عمر کے لوگوں نے قرآن مجید باترجمہ پڑھنا شروع کردیا۔ حفظ قرآن کی تحریک کی تو بوڑھوں نے بھی قرآن مجید حفظ کرنا شروع کردیا۔ اور پھر جانوں کی قربانی کا موقع آیا تو خلیفہ وقت کی محبت میں جانیں بھی قربان کردیں۔

سامعین کرام خاکسار اب اطاعت خلافت کے چند ایمان افروز واقعات آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہے جن سے خلیفہ وقت سے محبت اور اخلاص اور اطاعت و وفا کے درخشندہ موتی چمکتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

سامعین کرام ہمارے بزرگوں نے خلافت احمدیہ کی وفاداری اور اطاعت میں دنیا کی رنگینیوں کو لات ماردی اور خلیفہ وقت کے در پر دھونی رما کر بیٹھ گئے اور اس کی چاکری کرنے کو ترجیح دی۔ چنانچہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ ۲۲ اپریل ۲۰۱۱ میں دلوں کو گرما دینے والا ایک رُوح پرور واقعہ یوں بیان فرمایا :

❖ ’’ہمارے ایک پُرانے بزرگ عبد المغنی خان صاحب نے علیگڑھ یونیورسٹی سے کیمسٹری کے ساتھ بی ایس سی کی۔ اس زمانے میں عام طور پر مسلمان لڑکے سائنس کم پڑھتے تھے۔ وائس چانسلر نے کہا تم نے یہ مضمون بھی اچھا لیا اور اعلیٰ کامیابی بھی حاصل کی ہے ہم تمہیں یونیورسٹی میں جاب دیتے ہیں۔ آگے پڑھائی بھی جاری رکھنا۔ ان کے والد صاحب نے کسی انگریز دوست سے سفارش کی ہوئی تھی اس نے بھی اُنہیں کسی اچھے جاب کی آفر کی پھر اُن کو یہ مشورہ بھی ملا کہ ہوشیار ہیں انڈین سول سروس کا امتحان دے کر اس میں شامل ہوجائیں۔ خان صاحب ان دنوں قادیان آئے ہوئے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا زمانہ تھا۔ تمام باتیں حضور کی خدمت میں پیش کیں اور ساتھ عرض کی کہ حضور میں تو دنیا داری میں پڑنا نہیں چاہتا۔ مَیں تو قادیان میں رہ کر اگر قادیان کی گلیوں میں مجھے جھاڑو پھیرنے کا ہی کام مل جائے تو اسے ان اعلیٰ نوکریوں کے مقابل پر ترجیح دوں گا۔

(ہفت روزہ بدر ۲۳ جون ۲۰۱۱ء)

❖ سامعین کرام خلافت احمدیہ سے محبت و اطاعت کا ایک عظیم واقعہ جو تاریخ احمدیت کا ایک روشن باب ہے ۱۹۴۷ء میں اس وقت پیش آیا جبکہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے حکم سے ۳۱۳ درویشان کرام نے نہایت پُرخطر حالات میں اپنی جان کی بازی لگا کر قادیان دار الامان میں رہنے کو ترجیح دی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اُن درویشان کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ :

’’اب جو لوگ وہاں رہیں ان کو یہ سمجھ کر رہنا چاہئے کہ انہوں نے مکی زندگی اور مسیح ناصری والی زندگی کا نمونہ دکھانا ہے۔‘‘......دُعا وگریہ وزاری اور انکساری سے کام لینا چاہئے۔ اور ظلم برداشت کرنے، ظلم کو روکنے کی کوشش کرنی چاہئے جب تک یہ طریق ہماری وہاں کی آبادی نہیں دکھائے گی دوبارہ قادیان کا صبح کرنا مشکل ہے۔‘‘

(بدر درویشان قادیان نمبر ۱۵ تا ۲۹ دسمبر ۲۰۱۱ء صفحہ ۱۹)

اسی طرح ایک موقع پر درویشان قادیان کو اپنا پیغام بھیجتے ہوئے فرمایا :

’’اگر سلسلہ کی ضروریات مجبور نہ کرتیں تو میں بھی آپ لوگوں کے ساتھ ہوتا۔ لیکن زخمی دل اور افسردہ افکار کے ساتھ آپ سے دُور اور قادیان سے باہر بیٹھا ہوں۔ (بدر ایضاً صفحہ ۱۵)

ان درویشان کرام نے ابتداء میں محاصرہ اور بائیکاٹ کی زندگی گزاری اور خلافت کی اطاعت اور اس کی محبت میں یہ سب برداشت کیا۔ مکرم چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم اپنے ایک مضمون میں بیان کرتے ہیں :

’’الحمد للہ اس سخت کے دور میں درویشان نے جو بھی صورت حال اور مشکل درپیش ہوئی خود برداشت کی۔ اور اس کا المناک اثر اپنے بزرگوں تک نہیں پہنچنے دیا۔ ہم سب بشاشت قلبی سے ان تکالیف کو برداشت کرتے تھے اور یہ یاد کرکے دل میں ایک گونہ اطمینان ہوتا تھا کہ ہمارے آقا کو اسلام کے صدر اوّل میں بھی مخالفین کے بائیکاٹ کے باعث شعب ابی طالب میں جو تکالیف اُٹھانی پڑی تھیں ہماری یہ تکالیف تو ان کے مقابل پر کچھ بھی نہیں ہیں۔‘‘ (بدر ایضاً صفحہ ۳۴)

مکرم چوہدری فیض احمد صاحب درویش مرحوم اپنے ایک مضمون میں درویشان کرام کی قربانیوں کا ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں :

ہم نے اپنے محبوب امام کی اطاعت کرکے اپنی مظلومیت ......صبر وضبط کی خداداد طاقت سے یہ سب کچھ بخوشی برداشت کرلیا اور ایسے موقع پر مقامات مقدسہ کی حرمت ہمارے پیش نظر رہی۔

(بدر ایضاً صفحہ ۴۷)

اطاعت خلافت کے ان مجسّموں کی عظیم قربانیوں کو دیکھ کر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے درویشان کے متعلق فرمایا :

’’آپ لوگ وہ ہیں جو ہزار ہا سال تک احمدیت کی تاریخ میں خوشی اور فخر کے ساتھ یاد رکھے جائیں گے اور آپ کی اولادیں عزت کی نگاہ سے دیکھی جائیں گی اور خدا کی برکات کی وارث ہوں گی کیونکہ خدا کا فضل بلاوجہ کسی کو نہیں ملتا۔

(بدر ایضاً صفحہ ۴۸)

❖ سامعین کرام! اس موقع پر ایک عظیم درویش حضرت مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم و مغفور کا ذکر کرنا نہایت ضروری ہے۔ آپ 1977ء سے 2007ء تک تیس سال تک لمبا عرصہ ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان کے عہدۂ جلیلہ پر فائز رہے اور دور درویشی میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قابل تقلید نمائندگی کی۔ آپ نے اپنے جلیل القدر باپ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی وفات کی جدائی بھی برداشت کی لیکن خلافت کی محبت میں قادیان میں رہنے کا عہد اور وقف زندگی کا عہد خوب خوب نبھایا۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آپ کے متعلق اپنے خطبہ فرمودہ ۴ مئی ۲۰۰۷ء میں فرماتے ہیں :

❖ ۱۹۸۲ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی وفات ہوئی تو اس موقع پر بھی آپ ربوہ نہیں جاسکتے تھے۔ آپ کی بیٹی امۃ الرؤف کا بیان ہے کہ آپ کو خلافت سے بے انتہا عشق تھا اور حضور کی وفات کے اگلے روز ایک خط لے کر امی کے اور میرے پاس لائے کہ اس کو پڑھ لو اور اس پر دستخط کردو۔ اس میں بغیر نام کے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی بیعت کرنے کے متعلق لکھا تھا۔ لکھا تھا کہ یہ سب ابھی بجھوا رہا ہوں تو یہ بیٹی کہتی ہیں کہ مَیں نے اس پر کہا کہ ابا ابھی تو خلافت کا انتخاب بھی نہیں ہوا۔ ہمیں پتہ نہیں کہ کون خلیفہ بنے گا تو کہتے ہیں کہ میں نے خلیفہ کا چہرہ دیکھ کر بیعت نہیں کرنی بلکہ مَیں نے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خلافت کی بیعت کرنی ہے۔ تو یہ تھا خلافت سے عشق اور محبت اور اس کا عرفان۔ اللہ کرے ہر ایک کو حاصل ہو۔ (بدر ایضاً صفحہ ۵۲)

❖ ۱۹۲۳ء میں ملکانہ کے علاقے میں مسلمانوں کو ہندو بنانے کی تحریک شدھی نے زور پکڑا۔ امّت مسلمہ کی یہ حالت دیکھ کر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا دل بے قرار ہوا اور آپ نے اسی سال ۹ مارچ کو خطبہ جمعہ میں احمدیوں کو اپنے خرچ پر ان علاقوں میں جانے اور تبلیغ کے ذریعے ان مرتدین کو اسلام میں لانے کا منصوبہ جماعت کے سامنے رکھا۔ آپ نے فرمایا :

’’ہر ایک کو اپنا کام آپ کرنا ہوگا۔ اگر کھانا آپ پکانا پڑے گا تو پکائیں گے۔ اگر جنگل میں سونا پڑے گا تو سوئیں گے۔ جو اس محنت اور مشقت کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں وہ آئیں۔ ان کو اپنی عزّت اپنے خیالات قربان کرنے پڑیں گے۔ ایسے لوگوں کی محنت باطل نہیں جائے گی۔ ننگے پیر چلیں گے۔ جنگلوں میں سوئیں گے۔ خُدا ان کی اس

محنت کو جو اخلاص سے کی جائے گی ضائع نہیں کرے گا۔ اس طرح جنگلوں میں ننگے پاؤں پھرنے سے ان کے پاؤں میں جو سختی پیدا ہو جائے گی وہ حشر کے دن جب پل صراط سے گزرنا ہوگا ان کے کام آئے گی۔ مرنے کے بعد ان کو جو مقام ملے گا وہ راحت اور آرام کا مقام ہوگا۔‘‘ (الفضل ۱۵ مارچ ۱۹۲۳ء صفحہ ۶)

اس تحریک پر جماعت نے والہانہ لبیک کہا۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ، سرکاری ملازمین، اساتذہ، تجّار غرضیکہ ہر طبقے سے فدائی ان علاقوں میں دعوت الی اللہ کرتے رہے۔ اور ان کی مساعی کے نتیجہ میں ہزاروں روحیں ایک بار پھر خدائے واحد کا کلمہ پڑھنے لگیں اور حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں جھکیں۔

❖ ایک معمر بزرگ قاری نعیم الدین صاحب بنگالی نے اگلے ہی روز جب حضور مجلس میں تشریف رکھتے تھے اجازت لیکر عرض کیا کہ گو میرے بیٹے مولوی ظلّ الرحمن اور مطیع الرحمن معلم بی اے کلاس نے مجھ سے کہا نہیں۔ مگر مَیں نے اندازہ کیا ہے کہ حضور جو کل راجپوتانہ میں جا کر تبلیغ کرنے کے لئے وقف زندگی کی تحریک کی ہے اور جن حالات میں وہاں رہنے کی شرائط پیش کی ہیں، شائد ان کے دل میں ہو کہ اگر وہ حضور کی خدمت میں اپنے آپ کو پیش کریں گے تو مجھے جو اُن کا بوڑھا باپ ہوں تکلیف ہوگی۔ لیکن میں حضور کے سامنے خدا تعالیٰ کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ مجھے ان کے جانے اور تکالیف اٹھانے میں ذرا بھی غم یا رنج نہیں۔ میں صاف صاف کہتا ہوں کہ اگر یہ دونوں خدا کی راہ میں کام کرتے ہوئے مارے بھی جائیں تو مَیں ایک بھی آنسو نہیں گراؤں گا بلکہ خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کروں گا۔ پھر یہی دونوں نہیں میرا تیسرا بیٹا محبوب الرحمن بھی اگر خدمت اسلام کرتا ہوا مارا جائے اور اگر میرے دس بیٹے ہوں اور وہ بھی مارے جائیں تو بھی میں کوئی غم نہیں کروں گا...... اس پر حضور نے اور احباب نے جزاک اللہ کہا۔

(الفضل ۱۵ مارچ ۱۹۲۳ صفحہ ۱۱)

جماعت احمدیہ کی مستورات بھی خلافت کی اطاعت میں ہمیشہ پیش پیش رہی ہیں۔ تحریک شدّھی کے دنوں ہی میں ایک احمدی خاتون نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ حضور میں صرف قرآن مجید جانتی ہوں اور تھوڑا سا اُردو۔ مَیں نے اپنے بیٹے سے سُنا ہے کہ مسلمان مرتد ہو رہے ہیں اور حضور نے وہاں جانے کا حکم دے دیا ہے۔ مجھے ابھی اگر حکم ہو تو فوراً تیار ہو جاؤں۔ بالکل دیر نہ کروں گی۔ خدا کی قسم اُٹھا کر کہتی ہوں۔ ہر تکلیف اُٹھانے کو تیار ہوں۔

❖ ایک غریب عورت جس کا گزارا جماعتی وظیفہ پر تھا حضور کے سامنے حاضر ہو کر یوں گویا ہوئی :

دیکھیں یہ سر کا جو دوپٹہ ہے یہ بھی جماعت کا ہے، یہ میرے کپڑے بھی جماعت کے وظیفے کے بنے ہوئے ہیں۔ میری جوتی بھی جماعت کی دی ہوئی ہے۔ کچھ بھی میرا نہیں میں کیا پیش کروں۔ حضور صرف دو روپے ہیں جو جماعت کے وظیفے سے ہی میں نے اپنے لئے اپنی کسی ضرورت کے لئے جمع کئے ہوئے تھے یہ میں پیش کرتی ہوں کہ کسی طرح اس شدّھی کی تحریک کا رُخ پلٹ جائے۔

(زھق الباطل صفحہ ۴۴)

❖ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سے کون واقف نہیں ہے۔ بین الاقوامی سطح پر آپ کی خدمات مسلمہ ہیں۔ آپ نے دنیاوی ترقیات کی منازل طے کیں۔ فقید المثال کامیابیاں حاصل کیں اور بامِ عروج تک پہنچے۔ کسی نے ایک مرتبہ آپ سے سوال کیا کہ ان ترقیات اور کامیابیوں کا راز کیا ہے؟ آپ نے بے ساختہ جواب دیا :

" Because through all my life was obedient to KHILAFAT"

یعنی میری کامیابیوں کی وجہ یہ ہے کہ میں تمام زندگی خلافت کا مکمل مطیع اور فرمانبردار رہا ہوں۔

(الفضل ۱۴ جون ۲۰۱۰ صفحہ نمبر ۴)

سامعین کرام! خلافت کی اطاعت میں جذبات کی عظیم الشان قربانی کا ولولہ انگیز اور قابل تقلید واقعہ سماعت فرمائیے۔

❖ پاکستان کے ایک سابق وزیر اعظم سر فیروز خان نون کے رشتہ دار ملک صاحب خان نون مخلص احمدی تھے۔ کسی سبب سے اپنے دو بھائیوں یعنی سر فروز خان اور میجر ملک سردار خان سے ناراض ہو گئے اور تعلق منقطع کر لئے۔ سارے خاندان پر ملک صاحب خان کا رعب تھا۔ اس لئے ان سے تو کوئی بات نہ کر سکا۔ سر فیروز خان نون حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے کہ ہماری صلح کروائیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ملک خان صاحب نون کو طلب کیا اور فرمایا :

’’اتنی رنجش اور ناراضگی بہت نامناسب ہے۔ آپ پہلے سر فیروز خان صاحب کے پاس جا کر معذرت کریں اور پھر اپنے چھوٹے بھائی میجر سردار خان صاحب سے معافی مانگیں اور پھر آج ہی مجھے رپورٹ دیں۔‘‘

ملک صاحب خان نے ایک دوست کو یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ حضور کے اس حکم سے میرے دل میں انقباض پیدا ہوا کہ حضور نے ناراضگی کی وجہ دریافت فرمائے بغیر چھوٹے بھائیوں کے سامنے مجھے جھکنے کا حکم دے دیا۔ تاہم میری مجال نہ تھی کہ تعمیل ارشاد میں تاخیر کرتا۔ چنانچہ پہلے سر فیروز خان صاحب کی کوٹھی پر حاضر ہوا وہ بڑی محبت سے میری طرف لپکے اور زار و قطار روتے ہوئے کہنے لگے میں قربان جاؤں مرزا محمود پر جنہوں نے ہمارے خاندان پر یہ احسانِ عظیم کیا۔ جب میں نے ان سے معافی مانگی تو کہنے لگے آپ میرے عزیز ترین بڑے بھائی ہیں آپ مجھے خدا کے لئے معاف کر دیں ...... پھر میں جلد ہی ان سے بمشکل اجازت لیکر میجر صاحب کے ہاں پہنچا وہ بھی خوشی اور ممنونیت کے جذبات سے مغلوب تھے۔ ان کے اصرار پر بھی وہاں نہ رُکا کیونکہ حضور نے رپورٹ دینے کا حکم دے رکھا تھا۔ چنانچہ سیدھا حضور کے پاس پہنچا اور سارا ماجرا سُنایا۔ حضور بہت خوش ہوئے اور اپنے پاس بٹھا کر فرمایا۔ آپ کے لئے میرا یہ حکم دل پسند تو شاید نہ ہوا ہوگا کہ کسی قسم کی تحقیقات کرنے یا ناراضگی کی وجوہ معلوم کرنے کے بغیر ہی آپ کو حکم دے دیا کہ جاؤ اپنی عمر سے چھوٹے بھائیوں سے معافی مانگو۔ وجہ یہ تھی کہ آپ نے میری بیعت کی ہوئی ہے۔ سر فیروز خان اور میجر سردار خان کے ساتھ تو میرے معاشرتی تعلقات ہی ہیں۔ وہ میرے حکم کے پابند تو نہیں، مگر آپ پابند ہیں۔ پھر حدیث ہے کہ جو اپنے رُوٹھے ہوئے بھائی کو منانے میں پہل کرے گا وہ پانچ سو سال پہلے جنّت میں جائے گا۔ یہ استعارہ کا کلام ہے مگر بہر حال اس حدیث کی رُو سے آپ ایک ہزار سال پہلے جنّت میں جائیں گے۔ پھر سوچ لیں کہ یہ کس قدر فائدہ اور منافع کا سودا ہے۔

(ماہنامہ خالد سیدنا مصلح موعودؓ نمبر جون جولائی ۲۰۰۸ صفحہ ۲۶۴)

سامعین کرام! انتخاب خلافت خامسہ لندن کے موقعہ پر خلافت کے فدائیوں کا ایک ایمان افروز واقعہ جس کو ایم ٹی اے کے ذریعہ پوری دنیا میں دیکھا گیا، مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن کی زبانی ملاحظہ فرمائیں۔ آپ بیان کرتے ہیں :

’’سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جب لوگوں کو مسجد میں کھڑے دیکھا تو فرمایا بیٹھ جائیں۔ مسجد میں احباب کا ہجوم تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ کی آواز جذبات سے مغلوب تھی اور مائیک بھی حضور انور ایدہ اللہ سے کچھ فاصلہ پر تھا اس لئے قریبی احباب نے تو یہ آواز سن لی اور فوری تعمیل کی۔ مَیں قریب ہی مائیک کے عین سامنے کھڑا تھا۔ مجھے اچانک خیال آیا کہ حضور انور ایدہ اللہ کے فرمائے ہوئے الفاظ اور یہ پہلا ارشاد تو فوراً سب احباب تک پہنچنا لازم ہے۔ چنانچہ ایک جذبہ کے زیر اثر مَیں نے مائیک پر اعلان کر دیا کہ حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا ہے کہ سب احباب بیٹھ جائیں۔ مسجد فضل کے سامنے کا حصہ احاطہ مسجد اور قریبی علاقہ اس وقت دس گیارہ ہزار احمدیوں سے بھرا پڑا تھا جو اس وقت بڑے جذبۂ فدائیت کے ساتھ جماعت احمدیہ عالمگیر کے نئے منتخب ہونے والے خلیفہ کے رُخ انور کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے آگے سے آگے آنے کی کوشش میں تھے۔ لیکن جونہی حضور انور ایدہ اللہ کا یہ ارشاد ان کے کانوں تک پہنچا ان سب کے قدم فوراً اُسی جگہ رُک گئے اور دس ہزار سے زائد کا مجمع اُسی وقت زمین پر بیٹھ گیا جس طرح تیز ہوا کے چلنے سے گندم کے خوشے زمین پر بچھ جاتے ہیں۔ یہ نظارہ بہت ہی ایمان افروز تھا۔ خلیفۂ وقت کے ارشاد پر فوری تعمیل کے اس والہانہ انداز نے قرون اُولیٰ میں اور ہمارے اس دور آخرین میں صحابہ کرام کے نمونوں کو تازہ کر دیا۔ اطاعت اور فدائیت کا یہ عظیم نمونہ تاریخ احمدیت میں ہمیشہ محفوظ رہے گا۔

(تشحیذ الاذہان، سیدنا مسرور ایدہ اللہ نمبر صفحہ 95،96)

اپنے امام کے اشارے پر اُٹھنا اور اشارے پر بیٹھنا ہمیشہ سے ہمارا طرہ امتیاز رہا ہے۔ جس کا اقرار ہمارے دشمن بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے عہد سعادت میں شدید معاند احمدیت مولانا ظفر علی خان ایڈیٹر اخبار زمیندار نے لکھا :

’’ احراریو! کان کھول کر سن لو تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے ......مرزا محمود کے پاس قرآن کا علم ہے......مرزا محمود کے پاس ایسی جماعت ہے جو تن من دھن اس کے ایک اشارہ پر اس کے پاؤں میں نچھاور کرنے کو تیار ہے۔‘‘

(ایک خوفناک سازش مولوی مظہر علی اظہر صفحہ 195، بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 6 صفحہ 513)

اپنی اس فرمانبردار جماعت پر بجا طور پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ نے 12 مارچ 1944ء کو ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا :

’’ خدا نے کیسے کام کرنے والے وجود مجھے دیئے ہیں۔ خدا نے مجھے وہ تلواریں بخشی ہیں جو کفر کو ایک لحظہ میں کاٹ کر رکھ دیتی ہیں۔ خدا نے مجھے وہ دل بخشے ہیں جو میری آواز پر ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ مَیں اُنہیں سمندر کی گہرائیوں میں چھلانگ کے لئے کہوں تو وہ سمندر میں چھلانگ لگانے کے لئے تیار ہیں۔ مَیں اُنہیں پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرانے کے لئے کہوں تو وہ پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرادیں۔ مَیں انہیں جلتے تنوروں میں کود جانے کا حکم دوں تو وہ جلتے ہوئے تنوروں میں کود کر دکھادیں۔ اگر خودکشی حرام نہ ہوتی، اگر خودکشی اسلام میں ناجائز نہ ہوتی تو مَیں اس وقت تمہیں یہ نمونہ دکھا سکتا تھا کہ جماعت کے سو آدمیوں کو مَیں اپنے پیٹ میں خنجر مار کر ہلاک ہو جانے کا حکم دیتا اور وہ سو آدمی اسی وقت اپنے پیٹ میں خنجر مار کر مر جاتا۔‘‘

مالی قربانیاں ::

سامعین کرام! خلافت احمدیہ کے یہ پروانے گزشتہ سو سال سے خلافت کی اطاعت و وفا میں قربانیوں کے تمام میدانوں میں پیش پیش ہیں۔ گزشتہ سو سال کے زرّیں واقعات کے لئے سینکڑوں صفحات پر مشتمل کئی کتب لکھی جاسکتی ہیں۔ بفضلہٖ تعالیٰ قربانیوں کی یہ داستانیں تاریخ احمدیت میں جا بجا رقم ہیں کہ کس طرح غریب احمدیوں نے خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے تنگی تُرشی برداشت کر کے قربانیاں دیں۔ غریب عورتوں نے اپنے قیمتی زیور جی ہاں وہی زیور جس سے ایک عورت کو شدید محبت ہوتی ہے گزشتہ سو سالوں میں کئی مواقع پر خلیفۂ وقت کے قدموں پر نچھاور کئے۔

اس موقع پر خاکسار سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اُس خطبہ جمعہ سے مالی قربانیوں کے چند ایمان افروز واقعات پیش کرتا ہے جو حضور انور نے وقف جدید کے

54ویں سال کے آغاز کا اعلان فرماتے ہوئے 7رجنوری 2011ء کو ارشاد فرمایا تھا۔اس خطبہ جمعہ میں حضورانور نے ایشیا افریقہ اور یورپ کے مختلف ملکوں کے احمدیوں کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے تھے۔ مالی قربانیوں کے یہ واقعات بتاتے ہیں کہ جہاں احباب جماعت اللہ کی خاطر خلافت کی محبت میں قربانیاں کرتے ہیں وہیں اللہ کی طرف سے بھی اُن کی قربانیوں کا اس دنیا میں کئی گنا اجر ملتا ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے جو اخلاص و وفا کے ان متوالوں کو مرنے کے بعد ملنے والے انعامات کے لئے نہ صرف ایمان کی پختگی عطا کرتی ہے بلکہ صداقت احمدیت کے عظیم الشان دلائل بھی فراہم کرتی ہے۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے افریقہ کے ملک لیگوس کا ایک ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا جس کا خلاصہ بیان کرتا ہوں۔

لیگوس کے ایک مخلص احمدی الحاجی ابراہیم الحسن صاحب نے تین فلیٹ پر مشتمل اپنا ایک گھر بنایا اور اس سے ملحق ایک مسجد بھی بنائی۔ مسجد کے بارہ میں ان کا ارادہ تھا کہ وہ اس کو جماعت کے حوالہ کردیں گے۔کہتے ہیں کہ ابھی میں اپنے اس نئے گھر میں شفٹ نہیں ہوا تھا کہ ایک رات خواب میں دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ میرے اس نئے گھر میں تشریف لائے ہیں اور آپ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اور پھر حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سب کے سب تشریف لائے اور سب سے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تشریف آوری کے بعد فرمایا یہی اس گھر کے افتتاح کی تقریب ہے اور کوئی افتتاح کی تقریب نہیں ہوگی۔گویا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کی مساجد کا تعلق اب خلافت احمدیہ سے ہے۔ پھر خواب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام مسجد سے ملحق عمارت میں جس میں تین فلیٹس بنائے ہیں اُن میں سے ایک فلیٹ میں تشریف لے گئے اور فرمایا کہ یہ بھی مسجد کے ساتھ ہے۔ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی اور میں نے ارادہ کیا کہ فلیٹ بھی مسجد کے ساتھ ہی جماعت کو بطور مشن ہاؤس دے دوں گا۔ چنانچہ انہوں نے وہ مسجد اور سارے فلیٹس بطور مشن ہاؤس جماعت کو دے دیئے جس کی کل مالیت نوّے ہزار پاؤنڈ بنتی ہے۔

(ہفت روزہ بدر قادیان 24/17 مارچ 2011ء)

سامعین کرام! گزشتہ سو سالوں میں خلافت احمدیہ کے ان پروانوں نے صرف اموال کی قربانیاں ہی پیش نہیں کی ہیں بلکہ خلافت احمدیہ کی خاطر اطاعت ووفا کے ان پیکروں نے نہایت خوش دلی سے اپنی قیمتی جانوں کے نذرانے بھی پیش کئے ہیں۔ جانوں کے نذرانے پیش کرنے والے اگرچہ انڈونیشیا میں بھی ہیں بنگلہ دیش میں بھی ہیں سری لنکا میں بھی ہیں اور انڈیا میں بھی ہیں اور دیگر ممالک میں بھی ہیں لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ اطاعت خلافت کے رُوح پرور واقعات اُس وقت تک مکمل ہو ہی نہیں سکتے جب تک پاکستان کے جیالے اور بہادر احمدیوں کا ذکر نہ کیا جائے۔ جب تک خلافت کے ان فدائی پروانوں کی ایمان افروز داستانیں نہ سُنی جائیں۔ پاکستان بننے کے بعد کے گزشتہ چالیس سالوں سے ہی فدائیت کے یہ مجسّمے قربانیوں کی ایمان افروز داستانیں رقم کرتے چلے آرہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو انفرادی قربانیاں بھی پیش کررہے ہیں اور اجتماعی طور پر بھی جانوں کے نذرانے پیش کرتے چلے آرہے ہیں جس سے تمام دنیا کے احمدی اپنے ایمانوں کی مضبوطی حاصل کررہے ہیں۔ باوجود طرح طرح کے ظلموں کو برداشت کرنے کے پھر بھی ہر میدان میں ترقی کرتے چلے جارہے ہیں۔اور خلافت احمدیہ سے اخلاص و وفا کا کوئی بھی موقع ہو ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ 31دسمبر 2010ء میں ایسی ہی ایک عظیم الشان ماں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک طالب علم جسے لاہور کی مسجد میں دو گولیاں لگی تھیں اس نے بتایا کہ جب اس نے زخمی حالت میں ماں کو فون کر کے بتایا کہ اس طرح گولیاں لگی ہیں اور خون بہہ رہا ہے تو بہادُر ماں نے جواب دیا کہ بیٹا میں نے تمہیں خدا کے سپرد کیا اگر شہادت مقدر ہے، خبریں آرہی ہیں کہ لوگ شہید ہو رہے ہیں تو جرأت سے جان خدا کے حضور پیش کرنا۔ کسی قسم کی بزدلی نہ دکھانا۔حضور فرماتے ہیں بہرحال اس بچے کو خدا نے محفوظ رکھا۔آپریشن سے گولی نکال دی گئی۔سامعین کرام جس قوم کی ایسی مائیں ہوں جو اپنے بیٹوں کو شہادت کے لئے تیار کررہی ہوں ایسے لواحقین ہوں جو آئندہ قربانیوں کے لئے تیار بیٹھے ہوں ایسی قوم کو غلبہ اسلام کی منازل طے کرنے سے کون روک سکتا ہے۔

(ہفت روزہ بدر قادیان 10/مارچ 2011ء)

خاکسار اپنی یہ تقریر حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے درج ذیل اقتباس پر ختم کرتا ہے۔ حضور پُرنُور پوری دنیا میں موجود خلافت کے جاں نثاروں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

’’اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج جماعت احمدیہ میں دنیا کے ہر کونے میں ہر ملک میں قربانیوں کے معیار بڑھتے چلے جارہے ہیں اور اللہ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے جو وعدے ہیں ان کو ہم پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ احمدی کس جرأت سے اور کس قربانی کے جذبے سے اور کس ہمت سے جانی قربانیاں پیش کررہے ہیں اور مالی قربانیاں بھی پیش کرتے چلے جارہے ہیں۔

پھر نصیحت کرتے ہوئے فرمایا :

فیض پانے کے لئے خدا کی عظمت دلوں میں بٹھانے والے ہوں۔ عملی طور پر خدا تعالیٰ کی توحید کا اظہار کرنے والے ہوں۔ بنی نوع سے سچی ہمدردی کرنے والے ہوں۔ دلوں کو بغضوں اور کینوں سے پاک کرنے والے ہوں ہر ایک نیکی کی راہ پر قدم مارنے والے ہوں۔ اپنے ایمانوں کی حفاظت کرنے والے ہوں۔ کامل اطاعت کا نمونہ دکھانے والے ہوں۔ ایمان میں ترقی کرتے چلے جانے والے ہوں تاکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک ہمارے قدم صدق کے قدم شمار ہوں اور ہم اس کے وعدوں سے فیض پانے والے ہوں۔(خطبہ جمعہ 27 مئی 2011ء بحوالہ ہفت روزہ بدر قادیان 28/جولائی 2011ء)۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

❁❁

نمایاں کامیابی

خاکسار کی بیٹی عزیزہ مریم صدیقہ واقفۂ نو B-1048 نے خدا تعالیٰ کے فضل اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دُعاؤں سے الکریم مسلم میڈیکل کالج کٹیہار- بہار کے آخری سال میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔عزیزہ نے میڈیکل کی تعلیم کے دوران ہر سال اوّل پوزیشن حاصل کی اور کل 5 آنرز حاصل کئے۔اس طرح عزیزہ کالج میں اپنے Batch میں گولڈ میڈل کی لسٹ میں شمار ہوئی ہے۔الحمد للہ۔

عزیزہ کے نیک خادمہ دین ہونے، دینی و دنیاوی ترقیات، بہتر مستقبل اور آئندہ تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی کیلئے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(طیبہ صدیقہ ملک اہلیہ منور احمد ناصر)

شعبہ نور الاسلام کے اوقات

روزانہ صبح 9 بجے سے رات 11 بجے تک جمعہ کے روز تعطیل

فون نمبر: 1800 3010 2131

اس ٹول فری نمبر پر فون کرکے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کرسکتے ہیں

10 Years Quality Service 2003-2013

Study Abroad

سٹڈی ابراڈ

• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Study Abroad

10 Offices Across India

All Services free of Cost

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements

• NAFSA Member Association , USA.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh,
Phone : +91 40 49108888.

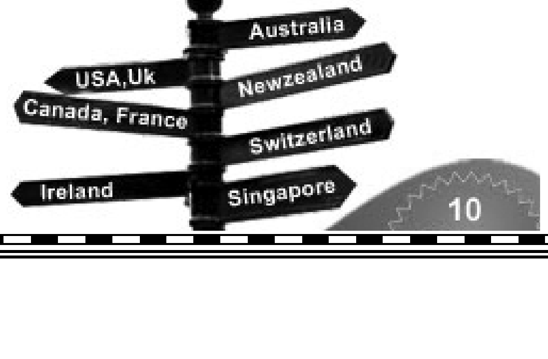

بیرون ممالک میں اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal

Website:www.prosperoverseas.com

E-mail: info@prosperoverseas.com

National helpline: 9885560884

وصایا : منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر:6983 میں محمد حسین ثاقب ولد منصور احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 33 سال تاریخ بیعت 13 مارچ 1980 ساکن شموگہ ڈاکخانہ شموگہ ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11راکتوبر 2013ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 2500 S.R ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مبارک احمد العبد: محمد حسین ثاقب گواہ: کلیم احمد

مسل نمبر:6984 میں ہاشم احمد ٹی کے ولد ٹی کے عبدالرحیم قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن ماتھوٹم ڈاکخانہ آرٹس کالج ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19رجولائی 2013 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ سالانہ 2400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ایم ظفر احمد العبد: ہاشم احمد ٹی کے گواہ: سی سی ابی اوف منصور

مسل نمبر:6985 میں سی سی ابی اوف منصور ولد سی سی منصور قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی ساکن ماتھوٹم ڈاکخانہ اوا کنار ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 نومبر 2013 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ سالانہ 3600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم ظفر احمد العبد: سی سی ابی اوف منصور گواہ: ہاشم احمد کے پی

مسل نمبر:6986 میں کے وی منصور ولد کے وی حسن کٹی قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 43 سال پیدائشی احمدی ساکن ماتھوٹم ڈاکخانہ ارکنار ضلع کالی کٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4 جنوری 2012 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہانہ 8000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم ظفر احمد العبد: کے وی منصور گواہ: ای کے منصور

مسل نمبر6987: میں محمد شبیر احمد ولد امیر احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 44 سال پیدائشی احمدی ساکن 18-2-36/3/20G.M.Chowni ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 اپریل 2012 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ فلک نما میں 200 سکوائر فٹ زمین ہے قیمت اندازاً 1500000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 400 ریال عمانی ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عائش احمد شاہد العبد: محمد شبیر احمد گواہ: احمد بشیر ٹی

مسل نمبر:6988 میں اُمرین زرین زوجہ محمد شبیر احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری، تاریخ پیدائش 12-4-74 پیدائشی احمدی ساکن 18-2-36/3/20 G.M. Chowni حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23-4-12 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ پندرہ تولہ سونا قیمت اندازاً دولاکھ ستر ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 30 ریال عمانی ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عائشہ سلطانہ الامۃ: اُمرین زرین گواہ: احمد بشیر ٹی

مسل نمبر:6992 میں حنیفہ بیگم زوجہ محمد ابراہیم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری پیدائشی احمدی ساکن اندورہ تحصیل شانگی ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14-01-4 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 20 ہزار روپے۔ انگوٹھی 2 عدد قیمت دس ہزار روپے۔ ایک عدد درخت اخروٹ جس کی قیمت 50000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: حافظ مظہر احمد طاہر الامۃ: حنیفہ بیگم گواہ: راجہ منظور احمد خان

مسل نمبر:6993 میں ثریا بیگم زوجہ راجہ منظور احمد خان قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 52 سال پیدائشی احمدی ساکن اندورہ تحصیل شانگی، ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14-1-4 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ مہر 5000 روپے۔ بالی ایک عدد 10000۔ اخروٹ کا درخت ایک عدد قیمت 50000 روپے۔ اس طرح کل ملاکر 71000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد ابراہیم خان الامۃ: ثریا بیگم گواہ: محمد سلیم خان

مسل نمبر:6994 میں سید مفاض احمد ولد سید سہیل احمد قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 30.10.95 پیدائشی احمدی ساکن حلقہ مبارک ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6 جنوری 2014ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 5 مرلہ زمین بمقام کاہلواں قیمت اندازاً 250000 روپے۔ خسرہ نمبر 12/1/1, 10/1, 16/2/2, میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سید سہیل احمد العبد: سید مفاض احمد گواہ: سید مبشر احمد

مسل نمبر:6855 میں اے کے حمزہ ولد قادر قوم احمدی مسلمان پیشہ دوکان داری عمر 61 سال تاریخ بیعت 1983ء ساکن اماکڈ پرامبواندھرم کنوکالیکاڈ، ڈاکخانہ پالگھاٹ ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11.11.2013 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 5 سینٹ زمین میں ایک گھر جس کی موجودہ قیمت 10 لاکھ روپے ہے۔ ڈاکومینٹ نمبر 245/2009_Old Sarway No.367/1 10PT/Re Sarway No.3 میرا گزارہ آمد از دوکانداری ماہوار 6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: یاقت علی وی ایم العبد: اے کے حمزہ گواہ: اے نسیم احمد

مسل نمبر:6995 میں عبدالجبار ولد گورودیتا قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈرائیونگ عمر 64 سال تاریخ بیعت 1979ء ساکن محلہ پریم نگر ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2.2.14 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ڈرائیونگ ماہوار 4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بشیر الدین العبد: عبدالجبار گواہ: محمد ایاز عالم

مسل نمبر6996 میں انین کُٹی پی ولد عبداللہ کٹی قوم احمدی مسلمان پیشہ فارغ عمر 71 سال تاریخ بیعت 1984ء ساکن پوسٹ بکس نمبر 28 ڈاکخانہ Perinthal Manna ضلع مالاپورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 جنوری 2014ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ بیس سینٹ زمین جس میں ایک مکان ہے موجودہ قیمت تقریباً دس لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: پی طاہر احمد العبد: پی انین کٹی گواہ: پی خلیل احمد

مسل نمبر:6997 میں یوامینہ حمید زوجہ اے پی عبدالحمید قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 63 سال پیدائشی

احمدی ساکن پینگاڑی ڈاکخانہ پینگاڑی آر ایس ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 21 جنوری 2014ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ جماعت احمدیہ کوڈالی کے قریب سوا دو سینٹ جگہ ہے جس میں ایک چھوٹا گھر ہے سروے نمبر 45/2 جس کی قیمت اندازاً 30 لاکھ روپے ہے۔ علاوہ ازیں سونے کے تین ہار 60 گرام، ایک چوڑی 24 گرام، انگوٹھی 6 گرام، بالیاں دو جوڑی 9 گرام کل 99 گرام قیمت اندازاً دو لاکھ پچاس ہزار روپے۔ حق مہر کے عوض سونا 8 گرام کل 107 گرام۔ میرا گزارہ آمد از خوردونوش ماہوار 10000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم محمد ڈسمل — الامۃ: یوامینہ حمید — گواہ: اے پی عبدالحمید

مسل نمبر: 6998 میں مرزا افضل علی بیگ ولد مرزا امجد علی بیگ مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 06-05-1962 پیدائشی احمدی ساکن معرفت مکان ڈاکٹر عبد الباسط خان صاحب ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 21 نومبر 2013ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ آبائی مکان مانیکا گوڑا ضلع خوردہ اڑیسہ (مشترکہ) آبائی زمین مانیکا گوڑہ میں 5 ایکڑ مشترکہ ہے۔ پانچ بھائی وچار بہنیں مکان وزمین میں حصہ دار ہیں۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد چیمہ — العبد: مرزا افضل علی بیگ — گواہ: نصر من اللہ

مسل نمبر: 6999 میں عطیہ بیگم زوجہ مرزا افضل علی بیگ قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 23/7/65 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ مبارک ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 21.11.13 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک عدد رنگ طلائی قیمت 11450 روپے۔ ایک جوڑی کانٹے کی قیمت 24967 روپے۔ ایک جوڑی ٹاپس قیمت 8265 روپے۔ ایک عدد ہار قیمت 31155 روپے۔ ایک انگوٹھی قیمت 4576 روپے۔ کل میزان: 80413 روپے۔ پازیب اور ایک سیٹ چاندی کا 3630 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خوردونوش ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مرزا افضل علی بیگ — الامۃ: عطیہ بیگم — گواہ: طاہر احمد چیمہ

مسل نمبر 7000 میں بشریٰ بشارت زوجہ طاہر احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ دارالانوار ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 03 فروری 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت مندرجہ ذیل منقولہ جائیداد ہے۔ حق مہر 10000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خوردونوش ماہوار 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: بشیر الدین — الامۃ: بشریٰ بشارت — گواہ: ایاز عالم

مسل نمبر 7001 میں بی بی سارہ شمیم زوجہ مکرم شمس الدین مبارک قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیچر تاریخ پیدائش یکم جنوری 1965 پیدائشی احمدی ساکن حلقہ ننگل ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ بتاریخ 2 فروری 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ چار عدد چوڑیاں طلائی 32.40 گرام، قیمت 89586 روپے۔ دو کانٹے 18.76 گرام، قیمت 51871 روپے۔ ایک عدد ہار 26.44 گرام قیمت 73106 روپے۔ منگل سوتر (لچھا) 20.00 گرام، قیمت 55300 روپے۔ ایک عدد انگوٹھی 2.54 گرام، قیمت 7023 روپے۔ ایک انگوٹھی 2.86 گرام قیمت 7150 روپے۔ کل قیمت: 284036 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 10330 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شمس الدین مبارک — الامۃ: بی بی سارہ شمیم — گواہ: مبارک احمد چیمہ

مسل نمبر: 7002 میں طاہرہ خاتون زوجہ مکرم ممتاز خان قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ محمود آباد ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 5 جنوری 2014ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک عدد چین (گلے کی) 15 گرام، ایک جوڑی کان کے پھول 8 گرام، حق مہر 6000 روپے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: نذیر خان — الامۃ: طاہرہ خاتون — گواہ: سلیم الدین خان

مسل نمبر: 7003 میں شگفتہ طاہر زوجہ طاہر محمود قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 44 سال پیدائشی احمدی ساکن 159Park Street, Kolkata-17 بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 11 فروری 2014ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ سونا 40 گرام 22 کیرٹ، چاندی 500 گرام، حق مہر 25000 بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از ٹیوشن ماہوار 600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ ہارون رشید — الامۃ: شگفتہ طاہر — گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر: 7004 میں رویا خاتون زوجہ رضوان اسلام منڈل قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال تاریخ بیعت 2003ء ساکن بٹھاری (پون کٹی) ڈاکخانہ بٹھاری ضلع نارتھ 24 پرگنا صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 8 فروری 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی کل 26 گرام 22 کیرٹ حق مہر 1000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالمالک — الامۃ: رویا خاتون — گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر: 7005 میں شیخ حاتم علی ولد شیخ ربانی مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 53 سال ساکن ڈائمنڈ ہاربر، وارڈ 15 اُتر حاجی پور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2014ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 12 ڈسمل زمین پر دو مکان سروے نمبر 605۔ 85 ڈسمل کھیتی زمین واقع یونٹ راجنگر بی شمبر نامخانہ ساؤتھ 24 پرگنہ سروے نمبر 85۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 10 ہزار روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شیخ محمد علی — العبد: شیخ حاتم علی — گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر: 7006 میں سنور احمد ولد نظام الدین احمد قوم احمدی مسلمان عمر 60 سال تاریخ بیعت 1965 ساکن بھوشنا نزد بی ڈی او، ڈاکخانہ کامارپول ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ تین ستک زمین ایک مکان سروے نمبر 1342۔ ایک تالاب 4 ستک، سروے نمبر 1343۔ 7 ستک بنجر زمین سروے نمبر 1344۔ موضع بھوشنا ضلع 24 پرگنہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: انیس الرحمن — العبد: سنور احمد — گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر: 7007 میں منا مالی زوجہ منصور عالی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال تاریخ بیعت 2003ء ساکن اُتر حاجی پور ڈاکخانہ ڈائمنڈ ہاربر ضلع 24 ساؤتھ پرگنہ صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکرا آج بتاریخ یکم فروری 2014ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 21000 روپے بذمہ خاوند۔ طلائی زیورات 14 گرام 22 کیرٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: منصور مالی — الامۃ: منا مالی — گواہ: ناصر احمد زاہد

گلاب چہرے

(منور احمد خالد، کوبلنز۔ جرمنی)

قسط:1

ایک پنتھ دو کاج کی ضرب المثل کے مطابق ہم بھی اس کلئے کے قائل ہیں کہ سیر کرنے وہاں جاؤ جہاں کوئی جلسہ ہو اس طرح ایک تو مسیح الزمانِ علیہ السلام کی جلسہ میں شامل ہونے والوں کیلئے کی گئی ڈھیر ساری دعاؤں سے حصہ مل جاتا ہے دوسرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مزکی تھے ان کو دیکھنے والے نیک فطرت لوگ اپنے آپ میں تبدیلی کا احساس پاتے تھے لیکن جن پر وہ مزکی پیار کی نظر ڈالتا تھا ان سے تو خدا بھی پیار کرنے لگتا تھا اور وہ اپنے چاند چہروں سے پہچانے جاتے تھے۔ آج اُس مزکی کے نمائندے کے نورانی چہرے کو بار بار دیکھنے کی خواہش 2006 میں آسٹریلیا، فجی، نیوزی لینڈ اور جاپان کے جلسوں میں لے گئی تھی (اور کنارے کنارے کے عنوان سے وہ سفرنامہ بدر میں شائع ہو چکا ہے)

اب افریقی ملکوں کا ارادہ بھی اس لئے کیا کہ کسی طرح کسی بہانے اس مزکی کی پیار کی نظر پڑ جائے (یہ ذہن میں رکھ کر مطالعہ فرمائیں کہ یہ سفر 2008ء میں کیا تھا اور زیادہ تر صیغہ حال استعمال ہوا ہے)

یوں تو دنیا میں بہت سی جوبلیاں منائی جاتی ہیں کسی شہنشاہ کی۔ کسی کمپنی کی۔ کسی ادارے کی لیکن آج ہم جس جوبلی کی بات کر رہے ہیں وہ سو سالہ خلافت جوبلی ہے اور اس عظیم نعمت کے سو سال پورے ہونے پر نوافل روزوں صدقات درود اور دعاؤں کو پورے سال پر پھیلا کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے مزید نعمتیں حاصل کرنے کیلئے دنیا کے ہر براعظم میں ایک ایک جوبلی کا جلسہ منعقد کرنے کا پروگرام جماعت احمدیہ نے بنا رکھا ہے اور ان چھ براعظموں کے جلسوں میں شامل ہونے کی خواہش کے تحت پہلا جلسہ جو گھانا میں تھا اُس میں شامل ہو کر ’’آغاز تو میں کردوں انجام خدا جانے‘‘ پر عمل پیرا ہونے کا ارادہ ہے۔

چنانچہ شمع رخ انور چونکہ گھانا کے علاوہ بینن اور نائجیریا کے جلسوں میں بھی خطاب فرمائیں گے اس لئے ہم نے بھی چار افریقی ملکوں کی سیاحت کا پروگرام بنا ڈالا یعنی گھانا، ٹوگو، بینن اور نائجیر۔ یا سنا ہے وہاں کے لوگوں کے رنگ تو کالے ہیں مگر اب اکثر لوگ دل میں نور ایمان لئے گلاب چہرے رکھتے ہیں۔ ان گلاب چہروں سے ملنا بھی ہو جائے گا۔

حضرت نور الدین رضی اللہ عنہ کا اُسوہ ہے کہ جہاں جاؤ وہاں طبیب یا ڈاکٹر۔ قاضی شہر اور کوتوال شہر سے ضرور تعلقات بناؤ اور واقفیت رکھو تا کہ کوئی مشکل پیش نہ آئے بورکینا فاسو میں میرے بہترین ساتھی اور دوست مکرم غلام محمد صاحب گجر کے بیٹے مکرم ناصر محمود ثاقب اور ایک اور ساتھی مکرم عنایت اللہ صاحب کے بیٹے محب اللہ صاحب موجود تھے۔ گھانا میں پرنسپل جامعہ احمدیہ مکرم حمید اللہ صاحب میرے دوست مکرم عطاء اللہ صاحب درویش کے بیٹے ہیں۔ ٹوگو میں میرے بشیر آباد کے دوست مکرم عبدالکریم گجر کے بیٹے عبدالقدوس صاحب نائجیریا میں میری بڑی بہن کے داماد مکرم ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب کے بھائی خالق احمد نیر اور میرے نواسے امتیاز احمد صاحب رہتے ہیں اور نائجیریا میں ہی میرے ساتھی مکرم چوہدری احسان اللہ صاحب کے بیٹے مکرم ڈاکٹر سمیع اللہ صاحب تھے تو بینن میں امیر مکرم اصغر علی صاحب بھٹی کی بیگم قمر النساء گوکنری میں پیدا ہوئیں مگر بچپن کا اکثر حصہ کوٹ احمدیاں میں گذارا اور ہم سب کو نہ صرف جانتی ہیں بلکہ میرے بھانجے حفیظ احمد کی قریبی عزیزہ ہیں ان تمام معلومات کے بعد ایک ہی صدا آرہی تھی کہ

’’سیاں بھئے کوتوال اب ڈر کاہے کا‘‘

بچوں کی شکلیں اور رنگ وروپ بدلتے رہتے ہیں۔ تعداد بھی بڑھتی رہتی ہے اس لیے بڑے بوڑھوں کا انکی شکلیں اور نام یاد رکھنا اکثر اوقات مشکل ہو جاتا ہے لیکن بچوں نے بڑوں کو ان کی پختہ عمر میں دیکھا ہوتا ہے اور ان سے اثر بھی لیا ہوتا ہے اس لئے وہ ان کو یاد ہوتے ہیں۔ اس بات کو آزمانے کیلئے جب ان تمام سے فون پر رابطہ ہوا تو سب نے نام سنتے ہی پہچان لیا اور میرے آنے پر خوشی کا اظہار کیا کہ ملاقات بھی ہوگی اور خدمت کا موقع بھی ملے گا۔ جب میں بچے کہتا ہوں تو اپنی 78 سالہ عمر کے حساب سے کہتا ہوں ورنہ ان بچوں میں اکثر انصار میں شامل ہیں۔

اب دوسرا مرحلہ ٹکٹ اور روٹ کا تھا کہ کس ایئر لائن سے جایا جائے اور کون سا راستہ اختیار کیا جائے۔ نامور ایئر لائنز ڈائریکٹ تو تھیں مگر بہت مہنگی۔ ہم نے محترمہ سے گذارش کی کہ کوئی سستی سی ایئر لائن ڈھونڈیں۔ کافی دیر کمپیوٹر پر ٹک ٹک کرنے کے بعد بولیں ایک چھوٹی سی مصری ایئر لائن ہے تو سہی مگر اس پر آپ کو ایک دن قاہرہ میں قیام کرنا پڑے گا 24 گھنٹے بعد دوسرا جہاز قاہرہ سے اکراہ روانہ ہوگا۔ اس پر ہم نے نفع نقصان کا حساب کرنے کیلئے ایک دن کی مہلت مانگی۔ آج سے تقریباً 50 سال پہلے فلسطینیوں کی حمایت میں ایک فلم بنی تھی اس کا ایک گانا بہت مشہور ہوا تھا کہ ’’لگا ہے مصر کا بازار دیکھو۔ نئی تہذیب کے آثار دیکھو‘‘

بازار تو ہم نے بہت سے دیکھے تھے۔ مینا بازار، لنڈا بازار، موتی بازار، انارکلی بازار، جاپان کا گنزا بازار وغیرہ۔ مگر یہ مصر کا بازار کیسا ہوگا۔ اکثر سوچتے تھے کہ اگر کبھی مصر جانا ہوا تو شاید وہ بازار اب بھی لگا ہوا گر مصر کے راستے جایا جائے اور ایک دن کا قیام کر لیا جائے تو کچھ اضافی خرچ سے مزید ایک ملک دیکھا جا سکتا ہے اور ملک بھی وہ جو تاریخی عجائبات سے مالا مال ہے۔

مکرم حلمی شافعی صاحب کے بیٹے ڈاکٹر حاکم صاحب سے فون پر پوچھا کہ اہرام مصر قاہرہ سے کتنے فاصلے پر ہیں انہوں نے بتایا کہ نزدیک ہی ہیں اور نہر سوئیز تو صرف ۳۰ کلومیٹر ہے۔ اس پر دل اور دلائل دونوں مصر کے حق میں تھے۔ اسلئے اگلے ہی دن ہم نے جا کر براستہ قاہرہ ٹکٹ بنانے کا کہہ دیا ریزرویشن کرتے ہوئے انہوں نے وارننگ بھی دی کہ ایک ہفتہ کے اندر اندر ادائیگی کر کے ٹکٹ لینا ہوگا ورنہ بکنگ ختم ہو جائے گی کیونکہ ضروری نہیں کہ کل بھی آپ کو یہ سستا ریٹ ملے کیونکہ بھاؤ گھٹتے بڑھتے رہتے ہیں۔ اس پر ہمیں اپنے ایک استاد محترم حضرت عبدالرحمن صاحب بنگالی کی سکھائی ہوئی ایک انگریزی ضرب المثل یاد آئی کہ A Bird in hand is better than two in a Bush کہ ہاتھ آیا ہوا ایک پرندہ ان دو پرندوں سے بہتر ہے جو جھاڑی میں ہیں‘‘

اور ہم نے فرمانبردار شاگرد بنتے ہوئے جھٹ سے ہاں کر دی اور ادائیگی کر کے ٹکٹ ریزرو کرا لی گویا اب ہم واقعی جا رہے تھے۔ ایک استاد کی کیا یاد آئی کہ تمام اساتذہ یاد آتے چلے گئے۔ جن میں صحابہ کرام ؓ بھی تھے ان کیلئے دعائیں کرتے ہوئے ہم حضرت چوہدری عبدالرحمن صاحب تک پہنچ گئے جو ہمیں ریاضی پڑھایا کرتے تھے۔ ان کے پڑھائے ہوئے الجبرا کے دسیوں کلئے تو یاد نہیں رہے مگر ایک اکیلا دو گیارہ ضرور یاد تھا۔ اس پر سوچا اکیلے سیر اور سفر کا وہ مزہ تو نہیں آئے گا جو ساتھی کے ساتھ ہوتا ہے اگر ایک اور مل جائے تو گیارہ ہو جائیں۔ یہ سوچ کر اپنے بھانجے مظفر کو فون کیا اور تمام پروگرام اس کو بتا کر کہا کہ تمہارا بھانجا امتیاز نائجیریا میں ہے۔ وہ کیا سوچے گا کہ میرا ماموں تو آیا نہیں ماموں کا ماموں آگیا ہے اس لئے چلو تیار ہو جاؤ۔

یہ ماموں بھانجے کا پیار بھی بڑا عجیب ہوتا ہے ہماری بہن مبارکہ ہم ماموں بھانجے کا پیار دیکھ کر مذاق سے کہا کرتی تھیں بارش میں اکٹھے باہر نہ جانا ورنہ بجلی گر جائے گی۔ شکر ہے کہ ان کی وفات تک تو بجلی نہیں گری موت کے بعد تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کی ذمہ داری سے لاتعلقی کا اظہار کر دیا تھا۔ مظفر کو قائل کرنے میں زیادہ محنت نہیں کرنی پڑی اس طرح اب سوچوں میں بھی مزہ آنا شروع ہو گیا تھا کہ ساتھ مل گیا ہے خوب مزہ رہے گا۔

پروگرام:

اب ہماری سوچیں پروگرام بنانے میں لگ گئیں اور مصر کی پوری تاریخ یاد آنا شروع ہو گئی۔ مصر، یوسف ؑ کا مصر، اس یوسف ؑ کا جس کے حسن کو دیکھ کر امراء زادیاں مبہوت رہ گئی تھیں۔ موسیٰ ؑ کا مصر اس موسیٰ ؑ کا مصر جس کے قوی اور امین ہونے کی گواہی دو عورتوں کی زبانی قرآن نے ریکارڈ کی۔ اس فرعون کا مصر جو اپنے آپ کو خدا سمجھتا تھا کہ اس کی کرسی بہت مضبوط تھی۔ ساحل نیل کی چہل پہل، موجوں کی روانی اور چاندنی میں کشتی کی سیر اور پس منظر میں مصری مغنیاؤں کی دلکش موسیقی سے ہم آہنگ کھنکتی ہوئی آواز کا جادو۔ ویسے تو مصر میں شرم الشیخ کا خوبصورت ریسورٹ بھی ہے مگر نہ ہم شیخ ہیں نہ ہم نے شرم اتارنی تھی اس لئے اس بارہ میں ہم نے سوچا ہی نہ تھا بلکہ ہماری سیر تو اس قرآنی ہدایت کے تابع ہوتی ہے کہ زمین کی سیر اس نظریئے کے تحت کرو کہ ’’دیکھو ہم نے جھٹلانے والوں کا کیا حشر کیا‘‘۔ اور عبرت حاصل کرو۔ قاہرہ اگر قہار سے نکلا ہے تو اسم بامسمیٰ ہے ان فرعونوں خاص طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کا فرعون کہ اس کا کیا حشر ہوا اس فرعون کی کہانی بیان کر کے آئندہ آنے والے فرعونوں کو تنبیہہ کی گئی ہے کہ یہی حشر ہوتا ہے۔

فرعون کی ممی دیکھنا ضروری تھا کہ احرام مصر جس میں 3500 سال سے حنوط شدہ ممیاں رکھی ہیں 6 پہلو والی یہ عمارات آج بھی عجوبہ ہیں اور معمہ بھی۔

پھر سورۃ رحمن میں بیان شدہ دو سمندروں کو ملانے والی نہر سوئیز بھی دیکھ لیتے کہ جو قرآنی سچائی کی ایک روشن دلیل ہے اور اس جگہ کی نشاندہی لولو اور مرجان نکلنے سے کی گئی ہے۔ اس امید پر کہ دزدیدہ نگاہوں سے اِدھر اُدھر دیکھیں گے شاید کوئی گرا پڑا لولو یا مرجان ہاتھ لگ جائے لیکن سنا ہے اس کے لئے تو گہرے سمندر میں غوطے لگانے پڑتے ہیں اور اس فن سے ہم قطعی نابلد ہیں جوانی میں البتہ ہمارا ماٹو یہ شعر ہوا کرتا تھا کہ ؎

ہے عمل میں کامیابی موت میں ہے زندگی
جا لپٹ جا لہر سے دریا کی کچھ پرواہ نہ کر

اور اس پر عمل کرنے کی کوشش میں انتظار کیا کرتے تھے کہ آقا کے منہ سے بات نکلے تو سب سے پہلے ہم اسے پورا کرنے والے ہوں۔ کبھی وقف عارضی کر رہے ہیں کبھی گھوڑوں پر سندھ سے پنجاب جا رہے ہیں تو کبھی سائیکلوں پر۔ کبھی طاہر کبڈی ٹورنامنٹ میں کبڈی کی ٹیم لے جا رہے ہیں تو کبھی گھڑ دوڑ میں حصہ لے رہے ہیں لیکن ان سب کے ساتھ دن رات پانی اور فصلوں کی نگرانی کہ میری فصل کی اوسط سب سے زیادہ رہنی چاہیئے اور فصل کی کٹائی کے موقعہ پر تو دن رات ایک کر کے فصل کو سنبھال لینے کا جنون ہوتا تھا کہ بارش، آندھی یا چور نقصان نہ کر دیں۔

ایک دلچسپ واقعہ بھی لکھتا چلوں امریکہ کے ایک غیر احمدی پاکستانی کو اپنی جائیداد کے سلسلہ میں تحصیل عمر کوٹ میں کام تھا جو لاکھ کوشش سے بھی حل نہ ہو رہا تھا۔ کسی نے اُسے بتایا ہوگا کہ اس علاقہ میں

احمدیوں کا کافی اثر ہے۔ وہ وہاں اپنے تعلقات کی وجہ سے جماعت کے افراد سے ملا اور اپنے کام میں مدد چاہی انہوں نے جماعت کراچی کی طرف بھجوا دیا کہ ان کی مدد کریں۔ وہ کراچی آیا تو وہاں کی جماعت نے اُسے حیدرآباد بھجوا دیا وہاں سے میرپور خاص کے چھوٹے سے ریلوے سٹیشن پر اترا اور میرا پوچھتا ہوا پہنچ گیا۔ اس کی پوری تواضع کی گئی۔ کام پوچھا۔ اس کے بتانے پر اُسی وقت پٹواری کو بلا کر اس کے سامنے اس کے کاغذات بنوائے اور پھر اگلے دن اس کو عمر کوٹ ساتھ لے جا کر تحصیل دار سے مہر لگوا کر کاغذات اس کے حوالے کئے۔ تو وہ احسان اور تشکر یقین اور بے یقینی کی کیفیت میں بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ مجھے سمجھ نہیں آتی تم چیز کیا ہو۔ ریگستان تھر کے ایک کونے میں جہاں نہ سڑک ہے نہ بجلی نہ ٹیلیفون ریل گاڑی بھی ایک آدھ بار آتی ہے۔ پانی بھی کھالے سے بھر کر اس کو پھٹکری سے نتھار کر پیتے ہو۔ بان کی چارپائی پر بیٹھتے ہو مگر میں نے امریکہ میں بات کی تو وہاں بھی کسی نے تمہارا نام لیا تھا۔ کراچی حیدرآباد اور میرپور خاص والے غرضیکہ سب تم کو جانتے بھی ہیں اور یہ بھی کہ تم ہی میرا کام کرا سکو گے۔ اس کا راز کیا ہے؟

میں نے اُسے بتایا کہ ہم ایک الٰہی جماعت ہیں میں چونکہ واقف زندگی ہوں۔ واقفین زندگی جماعت کو اور جماعت اپنے واقفین زندگی کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھتے ہیں۔ پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں آپ کے لئے دعا تو کروں مگر آپ کو جانتا نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ دلوں کو ملا دیتا ہے اس کے علاوہ اخبار، رسالوں میں بھی ہمارے کاموں کی رپورٹس چھپتی ہیں اور پھر ہمارا نظام ہی ایسا ہے کہ جلسہ اجتماع مجلس مشاورت اجلاسات کسی نہ کسی جگہ ملاقات بھی ہو ہی جاتی ہے۔

یاد رہے کہ یورپ آ جانے کے بعد ہم نے اپنی توانائیوں کا رُخ تبلیغ کی طرف موڑ دیا ہے اور 5 یورپی ممالک میں جماعتیں قائم کرنے کی توفیق حاصل ہو چکی ہے۔ (بحوالہ ماہانہ بلٹن جماعت احمدیہ جرمنی 2004ء) عمر کی وجہ سے جسم نے ساتھ دینا کم کر دیا تو دنیا دیکھنے اور قلم کے ذریعہ دکھانے کا رستہ اختیار کر لیا اور اب تک مغربی اور مشرقی یورپ کے اکثر ممالک کے علاوہ پاکستان سے مشرقی سمت انڈیا۔ بنگلہ دیش، جاپان، آسٹریلیا، فجی، نیوزی لینڈ نہ صرف دیکھے بلکہ ان کے متعلق لکھ بھی چکا ہوں اور اب افریقہ کی باری ہے اس کے بعد امریکہ اور کینیڈا کی باری ہے اور حج یا عمرہ کی خواہش کے ساتھ خاتمہ بالخیر کی دعا ہے۔

نوٹ: اب تک براعظم یورپ، ایشیا، افریقہ، آسٹریلیا اور شمالی امریکہ کے جلسوں میں شرکت کا موقع مل چکا ہے۔ انتظار ہے کہ کب جنوبی امریکہ کی باری آتی ہے کہ شمع رخ انور وہاں جائیں تو میں کہہ سکوں کہ تمام براعظموں کے جلسوں میں شرکت کی توفیق پائی ہے۔

این سعادت بزور بازو نیست

میں نویں جماعت میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں ان دنوں مصلح عالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیر روحانی کے نام سے ایک سلسلہ تقاریر کا شروع کر رکھا تھا۔ مختلف موضوعات ہر سال تقاریر کا موضوع بنتے تھے۔ مجھے جس موضوع پر عرض کرنا ہے وہ تھا ''نوبت خانے'' حضور نے جو کشف دیکھا تھا اس میں پرانے بادشاہوں کی تعمیرات انتظام سلطنت وغیرہ کے ساتھ ساتھ ایک نظام اطلاعات یا نوبت خانے بھی تھے جو جنگ یا خوشی کے مواقع پر زور زور سے بجا کر مطلوبہ اطلاع عوام تک پہنچانے کا ذریعہ تھے۔ مضمون کو سمیٹتے ہوئے جب ربوہ کی پہاڑیوں سے ٹکرا کر گونج پیدا کرتی ہوئی پُرشوکت آواز میں حضرت محمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بڑے جوش سے فرمایا:

اب خدا کی نوبت جوش میں آتی ہے اور تم کو ہاں تم کو ہاں تم کو خدا تعالیٰ نے پھر اس نوبت خانے کی ضرب سپرد کی ہے۔ اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو اک دفعہ پھر اس نوبت کو اس زور سے بجاؤ کہ دنیا کے کان پھٹ جائیں ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو، ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرناء میں بھر دو کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں اور فرشتے بھی کانپ اُٹھیں تاکہ تمہاری دردناک آوازیں اور تمہارے نعرہ ہائے تکبیر اور تمہارے نعرہ ہائے شہادت توحید کی وجہ سے خدا تعالیٰ زمین پر آ جائے اور پھر خدا تعالیٰ کی بادشاہت اس زمین پر قائم ہو جائے۔ اسی غرض کیلئے میں نے تحریک جدید کو جاری کیا ہے اور اسی غرض کیلئے میں تمہیں وقف کی تعلیم دیتا ہوں۔ سیدھے آؤ اور خدا کے سپاہیوں میں داخل ہو جاؤ۔ محمد رسول اللہ کا تخت آج مسیح نے چھینا ہوا ہے تم نے مسیح سے چھین کر پھر وہ تخت محمد رسول اللہ کو دینا ہے اور محمد رسول اللہ نے وہ تخت خدا کے آگے پیش کرنا ہے اور خدا تعالیٰ کی بادشاہت دنیا میں قائم ہونی ہے۔ پس میری سنو اور میری بات کے پیچھے چلو میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ خدا کہہ رہا ہے۔ میری آواز نہیں ہے میں خدا کی آواز تم کو پہنچا رہا ہوں۔ تم میری مانو خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو اور تم دنیا میں بھی عزت پاؤ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ۔

(سیر روحانی 1953 تقریر جلسہ سالانہ)

یہ تقریر سن کر بچپن کے دل و دماغ میں ایک ہلچل سی مچ گئی اور بے اختیار دل سے یہ دعا بلکہ ہوک سی اُٹھی کہ اے میرے مولا مجھے بھی ان میں شامل فرما جو یہ نوبت خانے بجائیں گے اور بجتے ہوئے سنیں گے۔ اور میرا یقین ہے کہ بچپن کی وہ دعا پوری ہو رہی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پہلے دورہ کینیڈا اور افریقہ کے دوران میں نے ایم ٹی اے پر وہ نوبت خانے بجتے ہوئے دیکھ کر سمجھا تھا کہ میری دعا پوری ہو گئی۔ خود مجھے بھی مشرقی یورپ کے پانچ ملکوں میں یہ نوبت خانے بجانے اور جماعتیں قائم کرنے کی توفیق مل چکی ہے۔ ذہنی طور پر تو ہم افریقہ پہنچ چکے تھے مگر عملی طور پر سوائے ٹکٹ خریدنے کے کوئی کام نہ ہوا تھا۔ یورپ اور دنیا کے اکثر بڑے بڑے ممالک میں تو جرمن پاسپورٹ پر ویزہ کے بغیر سفر کر سکتے ہیں مگر تیسری دنیا کے ممالک نے ویزہ کو بھی کمائی کا ذریعہ بنا رکھا ہے۔ اب ان چھ ملکوں کے ویزوں کا معاملہ کافی کٹھن وقت اور رقم طلب تھا۔

اختر شیرانی نے روس میں نپولین کی واپسی کے عنوان سے ایک نظم لکھی تھی جس کا خاص طور پر یہ مصرع مجھے بہت پسند ہے کہ

''راستہ تو کر ہی لے گی میری تیغ آبدار''

قبل اس کے کہ تیغ آبدار نکالی جاتی ان ممالک کے سفارتخانوں کے ایڈریس معلوم کئے جب تک بون جرمنی کا دارالخلافہ تھا ہمارے لئے بہت آسان تھا آدھے گھنٹے میں جا کر جس ملک کا چاہو ویزہ لگوا آؤ۔ مگر اب سب کچھ برلن جا چکا ہے اور دوسری مشکل یہ کہ اب یہ لوگ اپنا ایڈریس نہیں دیتے کہ کہیں کوئی شریف آدمی ڈھونڈتے ڈھونڈتے پہنچ ہی نہ جائے اور بقول مجید لاہوری مرحوم۔

''بلبل سویا ہے دفتر میں تم اس کو مت جگاؤ''

اب یہ زیادہ تر ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو ڈاٹ کام سے کام چلاتے ہیں اور ہم شروع سے ہی اس ایجاد کے خلاف تو نہیں مگر اس میں الجھنے کے خلاف ہیں اس لئے ابھی تک چوہا دوڑانا نہیں آیا۔ یار لوگوں نے بہتیرا سمجھایا کہ سیکھ لو لکھنے لکھانے پڑھنے پڑھانے میں مصروف ہو جاؤ دل لگا رہے گا مگر ہم نہ مانے کہ اگر غلطی سے تانا بانا کسی غلط جگہ الجھ گیا اور چسکا پڑ گیا تو پھر کس کی ماں کو ماسی کہیں گے اس لئے ہمیں قدامت پسندی ہی قبول ہے۔

اب ایک اور بات یہ ہوئی کہ مظفر نے ساتھ جانے سے معذوری کا اظہار کر دیا اس کی دلیل بڑی وزنی تھی کہ اس نے نو سیٹر گاڑی لی ہوئی تھی گذشتہ دنوں ایک بچی کی شادی کر دینے کی وجہ سے آج کل معیشت ڈانواں ڈول ہے دوسرے گاڑی کی خالی سیٹ منہ چڑاتی ہے اس لئے اس کی اولین ترجیح ان دونوں کی بحالی ہے۔ اس پر خاکسار نے اپنے برادران نسبتی مکرم داؤد احمد صاحب کاہلوں اور مکرم مبشر احمد صاحب کاہلوں سے رابطہ کیا وہ دونوں بھی اور ان کے ساتھ مکرم چوہدری اختر سلیمان صاحب بھی تیار ہو گئے مگر وہ براستہ مصر جانے کے قائل نہ ہوئے۔ اس پر ہم نے بھی مکمل پلان ہی بدل ڈالا جرمانہ کی ادائیگی کے بعد ڈائریکٹ لفت پھنسا کی فلائٹ 15 اپریل 2008ء کو روانگی اور 7 مئی کی واپسی بک کرا لی۔

Yellow Fever کا ٹیکہ لگوایا تو ڈاکٹر نے پوچھا ملیریا کے لئے کیا انتظام کیا ہے اس کی بھی گولیاں یعنی کونین کی گولیاں لے لیں۔ قیمت جو پوچھی تو 100 یورو۔ کونین کی گولیاں اور اتنی مہنگی؟ یہ ڈاکٹر تو بہت مہنگا ہے بازار سے لے لیں گے اور پتہ چلا کہ کونین بھی ڈاکٹر کے لکھے نسخے کے بغیر نہیں مل سکتی۔ دل کو تسلی دی کہ ملیریا سے کیا ڈرنا ایک واقعہ یاد آ گیا۔ 1952ء کی بات ہے میں بورڈنگ ہاؤس تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں تھا کہ مجھے بہت تیز بخار ہو گیا اور درجہ حرارت تھرما میٹر کی انتہائی بلندیوں کو چھونے لگا۔ ہمارے بورڈنگ سپرنٹنڈنٹ صاحب نے گھبرا کر مکرم سید محمود اللہ شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو ہمارے ہیڈ ماسٹر صاحب تھے ان سے انتہائی گھبراہٹ میں بات کی اور انہوں نے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک اطلاع پہنچانا ضروری سمجھا۔ حضورؓ نے دریافت فرمایا لڑکا کہاں کا ہے بتایا گیا کہ سندھ کا ہے تو فرمایا ''اگر لڑکا سندھ کا ہے تو پھر فکر نہ کریں میں دعا کروں گا''

مصلح عالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فرمانا علوم ظاہری و باطنی سے پر ہونے کی بھی ایک دلیل تھی کہ سندھ میں عموماً ملیریا ہوتا رہتا ہے اور کبھی کبھی اتنا تیز بھی ہو جاتا ہے۔ حضورؓ کا یہ فرمانا کہ اگر لڑکا سندھ کا ہے تو فکر نہ کریں میں دعا کروں گا۔ اس طرح مجھے جو دعا ملی وہ اپنی جگہ ایک معجزہ ہے۔ ساری عمر سندھ کے مچھروں میں گذارنے کے باوجود مجھے کبھی ملیریا نہیں ہوا۔ پھر بھی ڈاکٹر کے ڈرانے پر سوچا پاکستان سے کونین منگوا لیتے ہیں۔ چنانچہ پاکستان سے آنے والے ایک دوست کے ذریعہ کونین کی گولیاں منگوالی گئیں۔

اور میں بڑے فخر سے وہ گولیاں لے کر ڈاکٹر کو دکھانے پہنچ گیا کہ دیکھو ہمارا ملک کتنا ترقی یافتہ اور سستا ہے ڈاکٹر نے گولیاں دیکھ کر کہا ''یہ تو ٹافیاں ہیں'' مگر اس نے یہ وضاحت نہیں کی کہ ٹافیاں میرے لئے یا افریقی مچھر کیلئے۔ (باقی آئندہ)

نیواشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ایسا کافر دیکھا ہے کہیں؟

گزشتہ شمارہ میں ہم نے عرض کیا تھا کہ روزنامہ ”ساز دکن“ حیدرآباد کے ایڈیٹر محمد باقر حسین شاذ صاحب نے 18 فروری 2014 کے شمارہ میں صفحہ 4 پر خود اپنے نام سے یہ نہایت ہی ظالمانہ اشتہار شائع کیا کہ :

عالم اسلام کا متفقہ فیصلہ

قادیانی جو خود کو احمدی کہتے ہیں مسلمان نہیں

کیونکہ قادیانی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی تسلیم نہیں کرتے اور جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہیں مانتا وہ ہرگز مسلمان نہیں ہوسکتا ہے

جاری کردہ : باقر حسین شاذ نائب صدر مجلس احرار ہند

شعبہ تحفظ ختم نبوّت مجلس احرار ہند صدر دفتر جامع مسجد لدھیانہ 8، پنجاب 1

محمد باقر حسین شاذ صاحب کے اس نہایت ظالمانہ اشتہار کے جواب میں ہم نے عرض کیا تھا کہ جماعت احمدیہ مسلمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دل و جان سے آخری نبی تسلیم کرتی ہے اور قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں کوئی ایسا عقیدہ نہیں رکھتی جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے مخالف خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہیں مانتے جب وہ یہ کہتے ہیں کہ اُمّت مسلمہ کی اصلاح کے لئے حضرت عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے جو کہ بنی اسرائیل کے نبی تھے۔ ایسا عقیدہ قرآن مجید، احادیث اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے خلاف ہے۔ قرآن مجید اور احادیث کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوچکے ہیں نہ تو وہ کبھی آسمان پر گئے اور نہ آسمان سے نازل ہوں گے۔ یہی صحیح اسلامی عقیدہ ہے جسے جلد یا بدیر ہمارے مخالفین کو ماننا ہی ہوگا۔

غیرت کی جا ہے کہ عیسیٰ زندہ ہو آسماں پر
مدفون ہو زمیں میں شاہِ جہاں ہمارا

ہمیں کافر کہنا ظلم عظیم ہے۔ ہمارا عقیدہ سراسر مسلمانوں والا ہے۔ ہمارا عمل سراسر مسلمانوں والا ہے اور ہم سرتاپا مسلمان ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

تم ہمیں دیتے ہو کافر کا خطاب — کیوں نہیں لوگو تمہیں خوفِ عقاب
مومنوں پر کفر کا کرنا گماں — ہے یہ کیا ایمانداروں کا نشاں
ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں — دل سے ہیں خدّامِ ختم المرسلیں
سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے — جان و دل اس راہ پر قربان ہے
دے چکے دل اب تنِ خاکی رہا — ہے یہی خواہش کہ ہو وہ بھی فدا

(دُرِّ ثمین)

محمد باقر حسین شاذ صاحب نے تو صاف اقرار کیا کہ :

”اقطاعِ عالم میں مسلمان بے حس لاشوں کی طرح ”زندگی“ گزار رہے ہیں“

یعنی مسلمان اب صرف نام کے مسلمان رہ گئے ہیں۔ ہم انہیں دعوت دیتے ہیں کہ آئیں اور ہمارا ایمان اور عمل بھی دیکھ لیں۔ ان کے اسلاف نے جو گواہی دی تھی کہ یہ جماعت ”اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ“ ہے یہ آج بھی ہمیں ویسا ہی پائیں گے۔ ہمارا جینا اور مرنا سب کچھ اللہ اور اس کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر ہے۔

ہم بحیثیت جماعت اپنے جلسوں اور اجتماع میں یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم اسلام کی خاطر اپنی جان مال وقت اور عزّت کو قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہیں گے۔ 2008 میں خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے موقع پر پوری دنیا کے احمدیوں نے اپنے پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کے سامنے یہ عہد کیا تھا کہ :

” اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

آج خلافتِ احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ ہم اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے اور اس مقدس فریضے کی تکمیل کے لئے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وقف رکھیں گے اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔“

حضور یہ عہد پڑھ رہے تھے اور پوری دُنیا کے احمدی مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسط سے Live آپ کے ساتھ یہ عہد دہرا رہے تھے۔ یہ نظارہ دنیا بھر کے غیر احمدی و غیر مسلم افراد نے بھی دیکھا۔

باقر حسین شاذ صاحب! ایسا کافر دیکھا ہے کہیں جو بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھنے کا دل و جان سے عہد کرتا ہو؟

ہمارا عمل ہمارے قول کے مطابق ہے۔ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کی خاطر اللہ اور اس کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر، جس سے انکار کا الزام آپ ہمارے سر رکھتے ہیں، افرادِ جماعت ہر قسم کی قربانی پیش کر رہے ہیں۔ اس جگہ جماعت احمدیہ کی مالی قربانیوں کی ایک ادنیٰ جھلک ہم آپ کے لئے پیش کرتے ہیں۔

ہر احمدی اپنی کل آمد کا سولھواں حصہ اسلام کی خاطر باقاعدگی سے نظام بیت المال کے سپرد کرتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک احمدی کی ماہانہ آمد اگر دس ہزار روپے ہے تو وہ چھ سو پچیس روپے ہر ماہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کی خاطر دیتا ہے۔ یہ کم سے کم لازمی خرچ ہے۔ یہ کوئی دو چار ماہ یا دو چار سال کی بات نہیں بلکہ پوری زندگی نہایت صبر و استقلال کے ساتھ ہر احمدی یہ قربانی پیش کرتا ہے۔

محمد باقر حسین شاذ صاحب کیا آپ نے ایسا کافر کہیں دیکھا ہے جو اسلام کی خاطر اپنی آمد کا ایک معین حصہ زندگی کی آخری سانس تک خرچ کرتا چلا جائے؟ ہم آپ کو یہ بھی بتاتے چلیں کہ یہ خرچ ہر احمدی خوشی سے کرتا ہے۔ اگر خدانخواستہ کسی احمدی کو خلیفہ وقت کے فیصلہ کے تحت اس خدمت سے محروم کر دیا جائے تو اُس کی زندگی عذاب بن جاتی ہے اور وہ روتا اور گریہ وزاری کرتا ہے کہ اسے خواہ کوئی سزا دی جائے مگر اس خدمت سے محروم نہ کیا جائے۔ محمد باقر حسین شاذ صاحب ایسا کافر دیکھا ہے کہیں؟

اس زمانے کے امام مسیح زمان و مہدی دوراں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے اذن سے ایک بہت ہی طاقتور نظام ”نظام وصیت“ کی بنیاد رکھی۔ اس نظام وصیّت میں شامل ہونے والا ہر احمدی اپنی آمد کا دسواں حصہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کی خاطر چندے کی صورت میں بیت المال کو ادا کرتا ہے۔ اور اسی طرح اپنی کل جائیداد کے دسویں حصہ کی بھی وصیت کرتا ہے اور بہت سے ایسے ہوتے ہیں کہ اپنی زندگی ہی میں اپنا حصہ جائیداد ادا کر دیتے ہیں۔ اس نظام وصیت میں شامل ہونے والے کو موصی کہتے ہیں۔ دسویں حصہ کی وصیت کم سے کم ہے جبکہ متعدد افراد نے تیسرے حصہ تک کی وصیت کی ہوئی ہے۔

ہر موصی پوری زندگی اس پر عمل کرتا ہے اور اس قدر گراں اور مستقل قربانی کے باوجود کوئی فخر نہیں کرتا بلکہ اسے اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی طرف سے عطا کردہ سعادت سمجھتا ہے کہ اس کو خدمت کی توفیق ملی اور لرزاں و ترساں رہتا ہے کہ اُس سے کوئی خلافِ تقویٰ فعل سرزد نہ ہو جس سے کہ اس کی وصیت منسوخ ہو یا اس پر کوئی آنچ آ جائے اور وہ خدمت سے محروم کر دیا جائے۔ محمد باقر حسین شاذ صاحب ایسا کافر دیکھا ہے کہیں؟

نظام وصیت کیا ہے؟ اس عظیم الشان نظام کی زبردست قوت کا اندازہ ذیل کی چند سطور سے لگائیں۔

جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ سیدنا حضرت مرزا محمود احمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

”جب وصیت کا نظام مکمل ہوگا تو صرف تبلیغ ہی اس سے نہ ہوگی بلکہ اسلام کے منشاء کے ماتحت ہر فرد بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائے گا اور دُکھ درد اور تنگی کو دنیا سے انشاء اللہ مٹا دیا جائے گا۔ یتیم بھیک نہ مانگے گا۔ بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گی۔ بے سامان پریشان نہ پھرے گا کیونکہ وصیت بچوں کی ماں ہوگی۔ جوانوں کی باپ ہوگی۔ عورتوں کا سہاگ ہوگی اور جبر کے بغیر محبت اور دلی خوشی کے ساتھ بھائی بھائی کی اس کے ذریعہ مدد کرے گا۔“ (نظام نو صفحہ 110)

جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ سیّدنا حضرت مرزا محمود احمد رضی اللہ عنہ نے 1934ء کے آخر میں ایک مالی تحریک فرمائی جسے ”تحریک جدید“ کا نام دیا۔ اس تحریک کی غرض یہ تھی کہ ہندوستان سے باہر بیرون ممالک میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا کام کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اس تحریک میں بے پناہ برکت رکھ دی۔ اس تحریک کی بدولت اللہ تعالیٰ نے جماعت کو دنیا کے 204 ممالک میں قائم کر دیا۔ سال 12-2011 میں عالمگیر جماعت احمدیہ نے تحریک جدید میں 72 لاکھ 15 ہزار 700 پاؤنڈ کی مالی قربانی پیش کی اور سال 2013 میں 78 لاکھ 69 ہزار 100 پاؤنڈ کی قربانی پیش کی۔ دو سال کے اعداد و شمار اس لئے پیش کئے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ الٰہی جماعت کے قدم ایثار و قربانی میں ہر دن آگے بڑھتے ہیں۔ محمد باقر حسین شاذ صاحب ایسا کافر دیکھا ہے کہیں؟

جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ سیّدنا حضرت مرزا محمود احمد رضی اللہ عنہ نے ہی 1957 میں ”وقف جدید“ کے نام سے ایک اور مالی تحریک جماعت کے سامنے رکھی۔ اس تحریک کا مقصد یہ تھا کہ دیہات کے ان پڑھ یا کم پڑھے لکھے احمدیوں کو اسلامی تعلیم دی جائے تاکہ وہ اسلام کو اچھی طرح سمجھ کر اس پر عمل کرنے والے ہوں۔ اس مالی تحریک کے تحت آنے والے روپوں سے دیہاتوں میں مبلغین و معلمین بھیجے گئے اور اس کا خاطر خواہ فائدہ ہوا۔ سال 2013 میں عالمگیر جماعت احمدیہ نے وقف جدید میں سال 2012 کے مقابلہ میں تقریباً 5 لاکھ پاؤنڈ کے اضافہ کے ساتھ 54 لاکھ 84 ہزار پاؤنڈ کی مالی قربانی پیش کی۔ محمد باقر حسین شاذ صاحب! ایسا کافر دیکھا ہے کہیں؟

جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے پوری جماعت کو ایک دھاگے میں پرونے ایک دوسرے سے باندھنے اور انہیں عمل کے سانچے میں ڈھالنے کے لئے مختلف تنظیمیں

باقی صفحہ 13 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: منصف کے جواب میں از صفحہ 2

ہے، خود تحقیق نہیں کی۔

معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ کی قوم میں سے جن لوگوں کی نسبت کہا گیا تھا کہ یہ ذلیل بندر ہیں، ہمارے معاندین انہیں کے آثار باقیہ میں سے ہیں کیونکہ ان کے ان بیانوں سے اُسی نقالی کی بو آتی ہے بلکہ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا نقل کرنے کا مادہ یہودی بندروں سے زیادہ ہے۔

معترض کا یہ بیان جھوٹ فریب، بددیانتی اور تحریف کاری کا معجون مرکب ہے یا نقالی اس کا فیصلہ ہم قارئین پر چھوڑتے ہیں اور اصل موضوع پر آتے ہیں۔ بشیر اول کی وفات کے بعد حضرت مرزا مبارک احمد صاحب کی ولادت سے قبل 12 جنوری 1889ء کو حضرت مسیح موعودؑ کے گھر ایک بیٹا پیدا ہوا۔ آپ نے اسی روز ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں لکھا:......

’’خدائے عزوجل نے اپنے لطف و کرم سے وعدہ دیا تھا کہ بشیر اول کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہوگا اور اس عاجز کو مخاطب کرکے فرمایا تھا کہ وہ اولوالعزم ہوگا اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ سو آج 12 جنوری 1889ء میں مطابق 9 جمادی الاول 1306ھ روز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے جس کا نام بالفعل محض تفاول کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی۔ اور اگر ابھی اس موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں آیا تو دوسرے وقت میں وہ ظہور پذیر ہوگا۔ اور اگر مدت مقررہ سے ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو خدائے عزوجل اس دن کو ختم نہیں کرے گا جب تک اپنے وعدہ کو پورا نہ کرلے مجھے ایک خواب میں اس مصلح موعود کی نسبت زبان پر یہ شعر جاری ہوا تھا۔

اے فخر رسل قرب تو معلوم شد
دیر آمدہ ز راہِ دُور آمدہ

پس اگر حضرت باری جل شانہ کے ارادہ میں دیر سے مراد اسی قدر دیر ہے جو اس پسر کے پیدا ہونے میں جس کا نام بطور تفاول بشیر الدین محمود رکھا گیا ہے ظہور میں آئی تو تعجب نہیں کہ یہی لڑکا موعود لڑکا ہو۔ ورنہ وہ بفضلہ تعالیٰ دوسرے وقت پر آئے گا اور ہمارے بعض حاسدین کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہماری کوئی ذاتی غرض اولاد کے متعلق نہیں اور نہ کوئی نفسانی راحت ان کی زندگی سے وابستہ ہے۔ پس یہ ان کی بڑی غلطی ہے جو انہوں نے بشیر احمد کی وفات پر خوشی ظاہر کی اور بغلیں بجائیں۔ انہیں یقیناً یاد رکھنا چاہئے کہ اگر ہماری اتنی اولاد ہو جس قدر درختوں کے تمام دنیا میں پتے ہیں اور وہ سب فوت ہو جائیں تو ان کا مرنا ہماری سچی اور حقیقی لذت اور راحت میں کچھ خلل انداز نہیں ہوسکتا۔ ممیت کی محبت میت کی محبت سے اس قدر ہمارے دل پر زیادہ تر غالب ہے کہ اگر وہ محبوب حقیقی خوش ہو تو ہم خلیل اللہ کی طرح اپنے کسی پیارے بیٹے کو بدست خود ذبح کرنے کو تیار ہیں کیونکہ واقعی طور پر بجز اس ایک کے ہمارا کوئی پیارا نہیں۔ جل شانہ و عزاسمہ۔ فالحمدللہ علیٰ احسانہ۔‘‘

(اشتہار تکمیل تبلیغ مورخہ 12 جنوری 1889ء)

اس اشتہار میں حضرت مسیح موعودؑ نے مصلح موعودؓ کی پیشگوئی کا مصداق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو ہی قرار دیا اور تفاول کے طور پر نام بھی بشیر الدین محمود رکھا۔ مگر کامل انکشاف کے بعد مزید صحیح اطلاع دینے کا وعدہ فرمایا۔

چنانچہ جب اللہ تعالیٰ نے آپ پر کامل انکشاف فرمادیا اور بتایا کہ یہی لڑکا مصلح موعود ہے تو آپ نے سراج منیر میں لکھا:

’’پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا اور اس کا نام محمود رکھا جائے گا اور اس پیشگوئی کی اشاعت کیلئے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے گئے تھے جو اب تک موجود ہیں اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے۔ چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا اور اب نویں سال میں ہے۔‘‘ (سراج منیر صفحہ 31 مطبوعہ 1897)

معترض نے صریح کذب بیانی سے کام لیتے ہوئے لکھا کہ اس (بشیر اول) کی پیدائش کے بعد آپ کسی بیٹے کو مصلح موعود قرار نہ دے سکے۔ لیکن جیسا کہ ابھی ہم بیان کرچکے ہیں کہ 12 جنوری 1889 کو آپ کے گھر جو بیٹا پیدا ہوا، آپ نے اُسے ایک جگہ نہیں بلکہ متعدد جگہوں پر مصلح موعود قرار دیا۔ چنانچہ ملاحظہ ہو کتاب سرالخلافہ صفحہ 53 مطبوعہ 1894، کتاب ضمیمہ انجام آتھم صفحہ 15 مطبوعہ 1897، کتاب تریاق القلوب طبع اوّل صفحہ 42 مطبوعہ 1897 اور کتاب حقیقۃ الوحی صفحہ 360 طبع اول مطبوعہ مئی 1907ء

ان تمام کتب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مصلح موعودؓ کی پیدائش کے بعد جوں جوں آپ کو اللہ تعالیٰ سے کامل انکشاف ہوتا چلا گیا آپ اُن کے مصلح موعود ہونے کے متعلق اپنی کتب میں اعلان کرتے چلے گئے۔ خصوصاً حقیقۃ الوحی کا حوالہ قابل غور ہے جس میں آپ نے حضرت مرزا محمود احمد صاحب کو سبز اشتہار کا موعود و مصداق قرار دیتے ہوئے لکھا کہ:

’’جنوری 1889ء میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام محمود رکھا گیا اور اب تک بفضلہ تعالیٰ زندہ موجود ہے اور سترھویں سال میں ہے۔‘‘ (حقیقۃ الوحی صفحہ 360)

اس تمام تحقیق سے معترض کے اس قول کی پول بھی کھل جاتی ہے جس میں انہوں نے نہایت شرمناک دروغ گوئی سے کام لیتے ہوئے لکھا کہ بشیر اوّل کی پیدائش کے بعد آپ کسی بیٹے کو مصلح موعود قرار نہ دے سکے۔

جہاں تک معترض کے اس قول کا تعلق ہے کہ مرزا مبارک احمد صاحب کو آپ نے پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق قرار دیا تو یہ بھی معترض کی کذب بیانی اور نقالی کا ثبوت ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے کسی جگہ حضرت مرزا مبارک احمد صاحب کو مصلح موعود قرار نہیں دیا۔

تریاق القلوب صفحہ 40-44 کا جو حوالہ معترض نے دیا ہے اُسے ہو بہو نقل کرنے سے قبل اگر جناب معترض خود ملاحظہ بھی کر لیتے تو ایسا صریح جھوٹ لکھنے کی جرأت شاید نہ کرتے کیونکہ اس مقام پر تو حضرت مسیح موعودؑ اپنی اولاد کی نسبت یہ فرماتے ہیں کہ یہ سب خدا تعالیٰ کی بشارتوں کے مطابق پیدا ہوئے ہیں اور ہر بچے کی ولادت سے قبل اللہ تعالیٰ نے بذریعہ الہام خبر دی۔

بعد کے حالات نے یہ ثابت بھی کردیا کہ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب جنہیں حضرت مسیح موعودؑ نے مصلح موعود قرار دیا وہ واقعی مصلح موعود تھے۔ آپ کا باون سالہ دور خلافت اس بات پر شاہد ناطق ہے کہ واقعی وہ تمام علامات آپ کی ذات ستودہ صفات میں جلوہ گر تھیں جو حضرت مسیح موعودؑ نے 20 فروری 1886ء کو خدا تعالیٰ سے خبر پاکر بیان کیں۔ خود حضرت مصلح موعودؓ نے بھی اس پیشگوئی کو اپنے اوپر چسپاں کیا ہے۔ حضور نے 28 جنوری 1944ء بروز جمعۃ المبارک خطبہ جمعہ میں اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا۔

اس جگہ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ پیشگوئی مصلح موعود اللہ تعالیٰ کا زبردست نشان تھا جس سے اسلام کا دیگر مذاہب خصوصاً آریوں پر تفوق ثابت ہوتا تھا۔ اس عظیم الشان پیشگوئی کے پورا ہونے پر آنحضورؐ کی وہ عظیم الشان پیشگوئی بھی پوری ہوئی جس میں آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح جب آئے گا تو وہ شادی بھی کرے گا اور اس کے ہاں اولاد بھی ہوگی۔

پیشگوئی مصلح موعود کے پورا ہونے کا دن گویا مسلمانوں کے لئے عید کا دن تھا۔ اس سے اسلام دشمنوں پر ایک موت وارد ہوگئی تھی۔ لیکن بعض نام نہاد علماء اسلام نے یہ کہہ کر کہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی، اپنی اسلام دشمنی کا ثبوت دیا۔ (جاری)

تنویر احمد ناصر۔قادیان

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 32

اس سے بے خبر ہے وہ جو اس کے لئے آگ میں ہے وہ آگ سے نجات دیا جائے گا وہ جو اس کے لئے روتا ہے وہ ہنسے گا۔ وہ جو اس کے لئے دنیا سے توڑتا ہے وہ اس کو ملے گا تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو وہ بھی تمہارا دوست بن جائے۔ تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔ تم سچ مچ اس کے ہو جاؤ تا وہ بھی تمہارا ہو جاوے۔

پھر اپنے مقربوں کے لئے خدا تعالیٰ کس طرح غیرت کا اظہار فرماتا ہے اور مخالفوں کو کس طرح ختم کرتا ہے اس بارے میں آپ نے فرمایا کہ

پس جس وقت توہین اور ایذاء کا امر کمال کو پہنچ گیا۔ جب اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو جائے تو وہ اس کے لئے پھر اللہ تعالیٰ کس طرح غیرت دکھاتا ہے فرماتے ہیں کہ پس جس وقت توہین اور ایذاء کا امر کمال کو پہنچ گیا اور جو ابتلاء خدا کے ارادے میں تھا وہ ہو چکا پس اس وقت خدا تعالیٰ کی غیرت اس کے دوستوں کے لئے جوش مارتی ہے اور خدا ان کی طرف دیکھتا ہے اور ان کو مظلوم پاتا ہے اور دیکھتا ہے کہ وہ ظلم کئے گئے اور گالیاں دیئے گئے اور ناحق کافر ٹھہرائے گئے اور ظالموں کے ہاتھوں سے دکھ دیئے گئے۔ پس وہ کھڑا ہوتا ہے تا کہ ان کے لئے اپنی سنت پوری کرے اور اپنی رحمت کو دکھلائے اور اپنے نیک بندوں کی مدد کرے۔ پس ان کے دلوں میں ڈالتا ہے تا کہ پورے طور پر خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوں اور صبح شام اس کی جناب میں تضرع کریں اور اسی طرح اس کی سنت اس کے مقربین کی نسبت جاری ہے۔ پس آخر کار دولت اور مدد ان کے لئے ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ ان کے دشمنوں کو شیروں اور پلنگوں کی غذا کر دیتا ہے۔ (شیروں اور چیتوں کی غذا کر دیتا ہے) اور اسی طرح مخلصوں میں سنت اللہ جاری ہے وہ ضائع نہیں کئے جاتے اور برکت دیئے جاتے ہیں اور وہ حقیر نہیں کئے جاتے اور بزرگ کئے جاتے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ بھی خدا تعالیٰ کا یہ سلوک ہم نے دیکھا اور دشمنوں کو اس نے ذلیل و خوار کیا۔ ایک بار نہیں دو بار نہیں بار بار کئی مرتبہ اور مختلف علاقوں میں مختلف ملکوں میں دشمنان احمدیت کی ذلت اور رسوائی اور تباہی ہم نے دیکھی۔ پس آج بھی یہ نظارے ہم دیکھتے ہیں۔ میں پھر افراد جماعت کو اور خاص طور پر پاکستان کے احمدیوں کو توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ مخالفین احمدیت کے خلاف خدا تعالیٰ کی لاٹھی چلے گی اور ضرور چلے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ چھوٹے پیمانے پر اس کے نظارے ہم دیکھتے بھی ہیں دیکھتے رہتے ہیں لیکن جلد یہ نظارے اگر دیکھنے ہیں وسیع پیمانے پر تو پاکستان میں رہنے والے ہر احمدی اور پاکستان سے تعلق رکھنے والے ہر احمدی کو خدا تعالیٰ سے قرب اور تعلق میں بڑھنے کی ضرورت ہے۔ پس دنیا کو پیچھے دھکیلیں خدا تعالیٰ سے قرب میں بڑھتے چلے جائیں اور اس کے بڑھتے چلے جانے کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے تا یہ نظارے ہم جلد تر دیکھ سکیں۔ عمومی طور پر دنیا کے احمدیوں کو بھی خاص طور پر اس طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے تا کہ دنیا میں شیطان کی حکومت کا جلد خاتمہ ہو اور اللہ تعالیٰ کے مقربین کی حکومت دنیا میں قائم ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان دعاؤں کے کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے اور ان لوگوں میں شامل ہونے کی بھی توفیق عطا فرمائے جو اللہ تعالیٰ کے مقرب ہوتے ہیں۔

☆☆

EDITOR
MUNIR AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager : 09464066686
Editor: 08283058886
e : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 63 Thursday 15-22h May 2014 IssueNo.20-21

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar
Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

اللہ تعالیٰ کو حاصل کرنا ہے تو اس بات کا ادراک ہونا ضروری ہے کہ اصل نیکی خدا تعالیٰ کی ذات میں ہے اور اس کی طرف سے ہی نیکی آتی ہے

خدا تعالیٰ کی تعلیم کو اختیار کرنے سے ملتی ہے اور نتیجۃً خدا تعالیٰ کے انعامات اور اس کا قرب حاصل ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے جو اللہ تعالیٰ کے مقرب ہوتے ہیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 2رمئی 2014ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات کے حوالے سے میں گزشتہ خطبات میں معرفتِ الٰہی کے طریق محبت الٰہی کے طریق اور اللہ تعالیٰ کی ذات کی حقیقت کا بیان کرتا رہا ہوں۔ آج آپ علیہ السلام کے اقتباسات پیش کرتے ہوئے آپ کے اس علمی خزانے میں سے چند حوالے پیش کروں گا جن میں آپ نے اللہ تعالیٰ کے قرب کی حقیقت، اس کو حاصل کرنے کے بعض طریق، اس کی اہمیت اور اپنی جماعت سے اس کے حصول کے لئے توقعات کا اظہار فرمایا ہے۔

اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کو حاصل کرنا ہے تو اس بات کا ادراک ہونا ضروری ہے کہ اصل نیکی خدا تعالیٰ کی ذات میں ہے اور اس کی طرف سے ہی نیکی آتی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی تعلیم کو اختیار کرنے سے ملتی ہے اور نتیجۃً خدا تعالیٰ کے انعامات اور اس کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

حقیقی طور پر بجز خدائے تعالیٰ کے اور کوئی نیک نہیں تمام اخلاق فاضلہ اور تمام نیکیاں اسی کے لئے مسلم ہیں پھر جس قدر کوئی اپنے نفس اور ارادت سے فانی ہو کر اس ذات خیر محض کا قرب حاصل کرتا ہے اسی قدر اخلاق الٰہیہ اس کے نفس پر منعکس ہوتی ہیں پس بندہ کو جو خوبیاں اور سچی تہذیب حاصل ہوتی ہے وہ خدا ہی کے قرب سے حاصل ہوتی ہے اور ایسا ہی چاہئے تھا کیونکہ مخلوق فی ذاتہ کچھ چیز نہیں ہے سو اخلاق فاضلہ الٰہیہ کا انعکاس انہیں کے دلوں پر ہوتا ہے کہ جو لوگ قرآن شریف کا کامل اتباع اختیار کرتے ہیں

ایک جگہ قرب الٰہی کے طریق کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خدا تعالی دھوکا کھانے والا نہیں وہ انہیں کو اپنا خاص مقرب بناتا ہے جو مچھلیوں کی طرح اس کی محبت کے دریا میں ہمیشہ فطرتاً تیرنے والے ہیں اور اسی کے ہو رہتے ہیں اور اسی کی اطاعت میں فنا ہو جاتے ہیں۔ یہ سنت اللہ ہے کہ وہ اپنی محبت رکھنے والوں کو پاک کرتا رہا ہے ہاں حقیقی پاکی اور پاکیزگی کا چشمہ خدا تعالی ہی ہے جو لوگ ذکر اور عبادت اور محبت سے اس کی یاد میں مصروف رہتے ہیں خدا تعالی اپنی صفت ان پر بھی ڈال دیتا ہے تب وہ بھی اس پاکی سے ظلی طور پر حصہ پا لیتے ہیں جو خدا تعالی کی ذات میں حقیقی طور پر موجود ہے۔

پھر آپ نے فرمایا کہ یہ اخلاق فاضلہ اور نیکیاں اور خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا جو وسیلہ اور نمونہ اور تعلیم جو خدا تعالیٰ نے ہمارے سامنے رکھی ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع سے ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ

ہمارا اس بات پر ایمان ہے کہ ادنی درجہ صراط مستقیم کا بھی بغیر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ راہ راست کے اعلیٰ مدارج بجز اقتدا اس امام الرسل کے حاصل ہو سکیں۔ کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزت اور قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی مقام عزت اور قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلی اور طفیلی طور پر ملتا ہے۔

پھر اسلام کی حقیقت کیا ہے اور ایک مسلمان کو کیسا ہونا چاہئے اور ایک مسلمان کو خدا تعالیٰ کا قرب کس معیار تک پہنچانا چاہئے آپ فرماتے ہیں کہ

اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ اپنی گردن خدا کے آگے قربانی کے بکرے کی طرح رکھ دینا۔ اور اپنے تمام ارادوں سے کھوئے جانا اور خدا کے ارادہ اور رضا میں محو ہو جانا۔ اور خدا میں گم ہو کر ایک موت اپنے پروارد کر لینا اور اس کی محبت ذاتی سے پورا رنگ حاصل کر کے محض محبت کے جوش سے اس کی اطاعت کرنا نہ کسی اور بنا پر۔ اور ایسی آنکھیں حاصل کرنا جو محض اس کے ساتھ دیکھتی ہوں۔ اور ایسے کان حاصل کرنا جو محض اس کے ساتھ سنتے ہوں۔ اور ایسا دل پیدا کرنا جو سراسر اس کی طرف جھکا ہوا ہو۔ اور ایسی زبان حاصل کرنا جو اس کے بلائے بولتی ہو۔ یہ وہ مقام ہے جس پر تمام سلوک ختم ہو جاتے ہیں اور انسانی قویٰ اپنے ذمہ کا تمام کام کر چکتے ہیں۔

پھر استغفار کی دو قسموں کا ذکر فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

استغفار جس کے ساتھ ایمان کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں قرآن شریف میں دو معنی پر آیا ہے۔ ایک تو یہ کہ اپنے دل کو خدا کی محبت میں محکم کر کے گناہوں کے ظہور کو جو علیحدگی کی حالت میں جوش مارتے ہیں خدا تعالی کے تعلق کے ساتھ روکنا اور خدا میں پیوست ہو کر اس سے مدد چاہنا یہ استغفار تو مقربوں کا ہے اور دوسری قسم استغفار کی یہ ہے کہ گناہ سے نکل کر خدا کی طرف بھاگنا اور کوشش کرنا کہ جیسے درخت زمین میں لگ جاتا ہے ایسا ہی دل خدا کی محبت کا اسیر ہو جائے تا پاک نشوونما پا کر گناہ کی خشکی اور زوال سے بچ جائے اور ان دونوں صورتوں کا نام استغفار رکھا گیا ہے۔

قرب کے مدارج کی وضاحت فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ

چونکہ مدارج قرب اور تعلق حضرت احدیت کے مختلف ہیں (قرب اور تعلق کے درجے جو اللہ تعالیٰ سے ملنے کے ہیں وہ مختلف ہیں) اس لئے ایک شخص باوجود خدا کا مقرب ہونے کے جب ایسے شخص سے مقابلہ کرتا ہے جو قرب اور محبت کے مقام میں اس سے بہت بڑھ کر ہے تو آخر نتیجہ اس کا یہ ہوتا ہے کہ یہ شخص جو ادنی درجہ کا قرب الٰہی رکھتا ہے نہ صرف ہلاک ہوتا ہے بلکہ بے ایمان ہو کر مرتا ہے جیسا کہ موسیٰ کے مقابل پر بلعم باعور کا حال ہوا۔

پھر دعا جو قرب الٰہی کا ذریعہ ہے اس کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ دعا کی مثال ایک چشمہ شیرین کی طرح ہے جس پر مؤمن بیٹھا ہوا ہے وہ جب چاہے اس چشمہ سے اپنے آپ کو سیراب کر سکتا ہے جس طرح ایک مچھلی بغیر پانی کے زندہ نہیں رہ سکتی اسی طرح مؤمن کا پانی دعا ہے کہ جس کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس دعا کا ٹھیک محل نماز ہے۔ صحیح جگہ جو دعا کی ہے وہ نماز ہے۔ یہی حقیقت میں صحیح دعا ہو سکتی ہے۔ فرمایا نماز میں وہ راحت اور سرور مؤمن کو ملتا ہے کہ جس کے مقابل پر ایک عیاش کا کامل درجے کا سرور جو اسے کسی بدمعاشی میں میسر آسکتا ہے ہیچ ہے۔ بڑی بات جو دعا میں حاصل ہوتی ہے وہ قرب الٰہی ہے۔ دعا کے ذریعہ ہی انسان خدا تعالیٰ کے نزدیک ہو جاتا اور اسے اپنی طرف کھینچتا ہے۔

پس قرب الٰہی حاصل کرنے کے لئے نمازوں کا حق ادا کرنا بھی ضروری ہے۔ پھر قرب الٰہی کے حصول کے لئے عمومی طور پر اعمال صالحہ بجا لانے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ

عمل صالح بڑی ہی نعمت ہے۔ خداوند کریم عمل صالح سے راضی ہو جاتا ہے اور قرب حضرت احدیت حاصل ہوتا ہے۔ مگر جس طرح شراب کے آخری گھونٹ میں نشہ ہوتا ہے اسی طرح عمل صالح کی برکات اس کی آخری خیر میں مخفی ہوتے ہیں جو شخص آخر تک پہنچتا ہے اور عمل صالح کو اپنے کمال تک پہنچاتا ہے وہ ان برکات سے متمتع ہو جاتا ہے لیکن جو شخص درمیان سے ہر عمل صالح کو چھوڑ دیتا ہے اور اس کو اپنے کمال مطلوب تک نہیں پہنچاتا وہ ان برکات سے محروم رہ جاتا ہے۔ انسان کی عزت اسی میں ہے اور یہی سب سے بڑی دولت اور نعمت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو۔ جب وہ خدا کا مقرب ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہزاروں برکات اس پر نازل کرتا ہے۔ زمین سے بھی اور آسمان سے بھی اس پر برکات اترتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیخ کنی کے لئے قریش نے کس قدر زور لگایا۔ وہ ایک قوم تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تن تنہا تھے مگر دیکھو کون کامیاب ہوا اور کون نامراد رہے۔ نصرت اور تائید خدا تعالیٰ کے مقرب کا بہت بڑا نشان ہے۔ پھر ہمیں قرب حاصل کرنے کے معیار کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ

خدا کی لعنت سے بہت خائف رہو کہ وہ قدوس اور غیور ہے بدکار خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ متکبر اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ ظالم اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا خائن اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ اور ہر ایک جو اس کے نام کیلئے غیرت مند نہیں اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ وہ جو دنیا پر کتوں یا چیونٹیوں یا گدوں کی طرح گرتے ہیں اور دنیا سے آرام یافتہ ہیں وہ اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتے ہر ایک ناپاک آنکھ اس سے دور ہے ہر ایک ناپاک دل

(باقی صفحہ 31 پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

منیر احمد حافظ آبادی پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان